

ماہ صیام کے فضائل پر جلیل القدر محدثین کے رسائل کا مجموعہ

رسالہ رمضان در فضائل رمضان

الام ابو الیمن عبد الصمد بن عبد الوہاب ابن عساکر شافعی
۹۱۲ھ - ۹۸۲ھ

محدث کبیر الحافظ ابی بکر بن ابی الدنیا
۵۴۱ھ - ۶۰۰ھ

الحافظ تقي الدين ابی محمد عبد الغنی بن عبد الواحد المقدسی

تصنیف

ابن عساکر مقدسی، ابن ابی الدنیا

مستقیم

مفتی محمد عرفان قادری

پروگریسو بکس



خوشخبری

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں

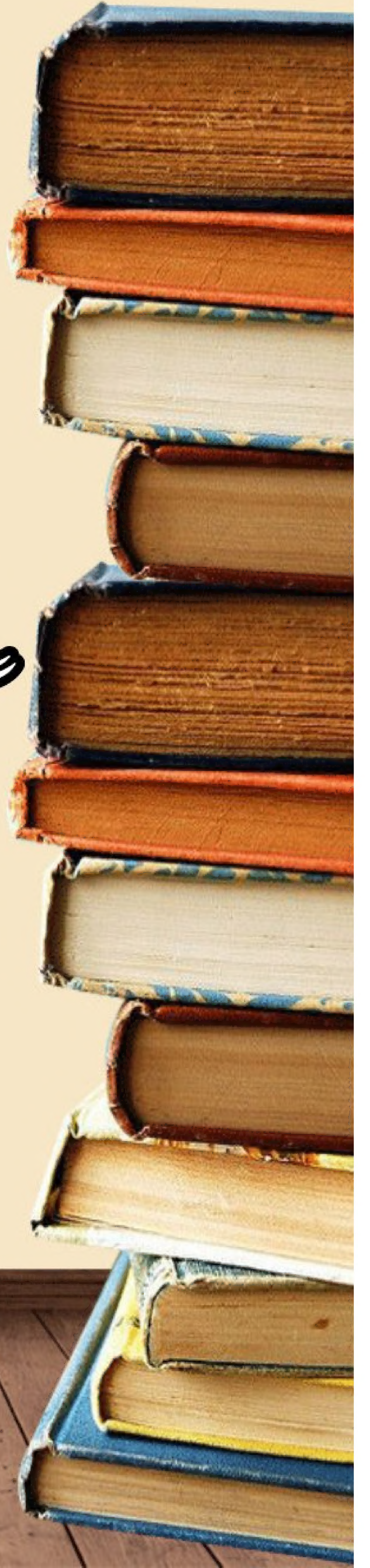
<https://t.me/tehqiqat>
گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لے

<https://>

archive.org/details/

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا زوہیب حسن عطاری



سائلِ رمضان در فضائلِ رمضان

تہذیب

ابن عساکر مقدسی، ابن ابی الدنیا

مترجم

مفتی محمد عرفان قادری



یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

پروگرام پبلشرز

جميع حقوق الطبع محفوظة للناسر
جميعه حقوق ناسر محفوظ هيس۔

سال مضار فضال مضار

ابن عساكر مقدسي، ابن ابى الدنيا
مفتي محمد عرفان قادري

بار اول	مئی 2016
پرنٹرز	آصف صديق، پرنٹرز
سردق	النافع گرافکس
تعداد	600/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	= / روپے

ملنے کے پتے

المسجد المتكبر
12۔ منج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941
0323-3436776

ملت چوبلی گیشٹرو

فصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

شروع ملت چوبلی گیشٹرو
دوکان نمبر 5۔ مکہ سنٹر نیوار دو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
بوسٹ مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
آرمو بازار لاہور
فون 042-37124354 فکس 042-37262766

حسنى قوتیہ

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
10	پہلا رسالہ	1
	الجزئیہ احادیث شہر رمضان	
11	مصنف پر ایک نظر	2
14	آغاز	3
14	جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں	4
16	روزے دار کے تمام گناہوں کا کفارہ	5
16	حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوشخبری سناتے	6
17	اس سے بہتر کوئی مہینہ نہیں	7
18	ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر	8
19	فضائل رمضان پر عظیم خطبہ	9
22	حضرت ابو ہریرہ و حضرت کعب رضی اللہ عنہما کا مکالمہ	10
23	پانچ چیزیں جو پہلی امتوں کو عطا نہیں ہوئیں	11
26	روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزاء دوں گا	12
26	روزہ میرے لئے ہے کے 10 نکات (حاشیہ)	13
28	روزہ ڈھال ہے کے نکات (حاشیہ)	14

29	ماہ رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا ممنوع ہے.....	15
30	میری امت کبھی رسوا نہیں ہوگی.....	16
31	حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاحیات اعتکاف فرمایا.....	17
32	شب قدر کی تلاش.....	18
34	راتوں میں عبادت جبکہ صوم وصال سے ممانعت.....	19
35	بیس رکعت تراویح.....	20
36	حضرت جبریل علیہ السلام قرآن مجید کا دور کرنے آتے	21
37	سب سے پہلا شخص جس نے حضرت عمر کو مشورہ دیا.....	22
38	روزے دار کا جنتی حوروں سے نکاح.....	23
41	اگر زمین آسمان بولتے تو کیا کہتے؟.....	24
42	سحری میں برکت ہے.....	25
43	ایک روزہ ترک کرنے کا گناہ.....	26
46	لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہے.....	27
49	ماہ رمضان تمام مہینوں کا سردار ہے.....	28
51	دوسرا رسالہ	29
	فضائل شہر رمضان	
52	امام ابن ابی الدنیا: ایک نظر میں.....	30
55	آغاز.....	31

55	رجب میں استقبال رمضان کی تیاریاں	32
55	شب برأت مغفرت اور بخشش کی رات	33
56	شب برأت کی حدیث پر محققانہ بحث (حاشیہ)	34
59	شب برأت بجٹ کی رات ہے	35
61	موت سے قبل جنت کی خوشخبری	36
61	ماہ رمضان اور اس کی فضیلت کا بیان	37
65	ماہ رمضان میں مومن اور منافق کا فرق	38
67	ماہ رمضان میں امت مصطفیٰ ﷺ کی پانچ خصوصیات	39
69	کچھ جنتیں خاص طور پر تیار کی گئیں	40
70	ماہ رمضان کی خاص دعا	41
73	جب رمضان کا چاند نظر آتا ہے	42
76	ماہ رمضان کی خصوصی برکات	43
77	ماہ رمضان میں مسجدوں کو معطر کرنا	44
79	اے عمر بن خطاب! اللہ تیری قبر کو روشن کرے	45
80	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطاب	46
81	حضرت کعب و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کی ملاقات	47
82	مہینوں کا سردار	48
84	رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی	49

85	کچھ روزے دار ایسے بھی ہیں.....؟	50
86	روزہ صرف پیٹ کا نہیں ہوتا.....	51
87	استقبال رمضان پر حضور ﷺ کا عظیم خطبہ.....	52
90	آخری عشرے کی طاق راتوں میں عبادات کی کثرت.....	53
91	حضرت علی رضی اللہ عنہ تراویح کی امامت کرواتے.....	54
94	تراویح بیس رکعت ہیں.....	55
95	تراویح پڑھنے کا ایک خوبصورت انداز.....	56
97	جو عبادت کی جائے، ہمیشہ کی جائے.....	57
99	روزہ افطار کرانے کی فضیلت.....	58
100	سحری میں برکت ہے.....	59
104	تیسرا دہ سالہ	60
	فضائل رمضان	
105	صاحب کتاب پر ایک نظر.....	61
110	آغاز.....	62
110	اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے.....	63
111	ایسا عمل جو جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے.....	64
113	اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں.....	65
114	سب سے اچھا مہینہ.....	66

115 اگلے پچھلے تمام گناہوں کی معافی	67
115 یوم ولادت کی طرح پاکیزگی	68
117 اگر لوگوں کو علم ہوتا.....؟	69
118 ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں	70
120 مومن کے لئے غنیمت اور منافق کے لئے بوجھ	71
124 پانچ خصوصی عطائیں	72
126 ایک رمضان، دوسرے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ	73
127 رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی	74
128 پہلی ہی رات میں اہل قبلہ کی بخشش	75
129 دو عظیم خطبے	76
133 ماہ رمضان کی برکات کا تفصیلی بیان	77
147 روزے دار کی جنت میں مہمان نوازی	78
149 روزے نور کا بادل بن کر آئیں گے	79
150 حضور ﷺ نے فرمایا: آمین	80
153 آسمان، زمین، پہاڑ، اور حشرات الارض دعائیں کرتے	81
154 کوئی آسمانی کتاب کونسے روزے میں نازل ہوئی	82
155 پوری زندگی کے روزے بھی قضا نہیں بن سکتے	83
156 ماہ رمضان، ماہ رحمت ہے	84

157 افطاری کا وقت، قبولیت دعا کا وقت ہے	85
158 ماہ رمضان کی دعا	86
158 قبولت کے تین اوقات	87
159 نیکی کا اجر اور برائی کا گناہ دگنا ہو جاتا ہے	88
160 سحری میں برکت ہے	89
162 سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے	90
163 افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے	91
164 لیلة القدر کس عشرے میں ہوتی ہے	92
167 لیلة القدر کی فضیلت	93
169 سمندر میٹھا ہو گیا	94
169 آخری طاق راتوں میں تلاش کریں	95
175 لیلة القدر ستائیسویں شب ہے	96



احتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنی

والدہ محترمہ مرحومہ مغفورہ

کے نام کرتا ہوں

جن کا ایک جملہ ہمارے تعلیمی سفر کی منزل ٹھہرا۔

جب جمعہ کے روز جامعہ سے چھٹی ہوتی تو وہ کہتیں

”بھلا پڑھائی دی وی کوئی چھٹی ہوندی اے“

اللہ کریم ہماری والدہ محترمہ کو

جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے۔

عبد ذی البین

ابوالحیاء محمد عرفان قادری

حیاء اسلامک سنٹر چائنہ سکیم لاہور

الجزء فيه

احادیث شهر رمضان

فی فضل صیامه و قیامه

تصنیف

الشیخ امین الدین ابوالیمین

عبد الصمد بن عبد الوهاب

المشقی المعروف بابن عساكر الشافعی، رحمه الله تعالى

مترجم

محمد عرفان طریقتی القادری

حیاء اسلامک سنٹر لاہور

☆.....مصنف پر ایک نظر.....☆

آپ کا نام عبدالصمد، والد کا نام عبدالوہاب ہے۔ کنیت ابو الیمن اور ”ابن عسا کر شافعی“ کے نام سے معروف ہیں۔ آپ کا پورا نام و نسب یہ ہے:

الشیخ امین الدین ابو الیمن عبدالصمد بن عبدالوہاب بن الحسن بن محمد بن الحسن ہبۃ اللہ دمشقی المعروف بابن عسا کر الشافعی، رحمہ اللہ تعالیٰ۔

آپ نے ۱۹ ربیع الاول بروز پیر ۶۱۲ھ میں عالم رنگ و بو کو رونق بخشی۔ آپ نے اپنے دادا زین الامناء ابو البرکات الحسن ابن عسا کر سے حدیث کی سماعت کی۔ ان کے علاوہ امام موفق الدین ابن قدامہ، مجد محمد بن الحسین القزوينی، ابو القاسم صصری، ابو محمد المنی سے بھی سماعت کی سعادت پائی۔ دمشق، قاہرہ، اسکندریہ اور بغداد میں بھی محدثین کی جماعت سے فیض حدیث حاصل کیا۔

مؤید بن محمد الطوسی، ابو روح عبد المعز بن محمد الہروی، ابو محمد القاسم بن عبد اللہ الصفار، اسماعیل بن عثمان القاری، عبد الرحیم بن ابی سعد السمعانی اور زینب بنت عبد الرحمن الشغری نے اجازت حدیث کی دولت سے نوازا۔

آپ کے شاگروں میں خلق کثیر شامل ہے، ان میں الرضی بن خلیل المکی، علاء الدین بن العطار، قطب الحلی، جمال المطری اور بدر الدین محمد بن احمد بن

خالد الفارقی جیسی شخصیات کے نام سرفہرست ہیں۔

بے شمار اعیان امت نے آپ کی توثیق کی اور تعریف میں رطب اللسان ہوئے۔ آپ کو جاننے والے ہر شخص نے آپ کی تعریف کی ہے اور زہد و ورع و بنداری اور عبادت و اخلاص میں آپ کی جدوجہد کو بیان کیا ہے۔ آپ اپنے وقت میں حجاز مقدس کے شیخ مانے جاتے تھے۔ علامہ ابن رشد نے موصوف کے متعلق قدرے تفصیل سے بیان کیا ہے، آپ رقمطراز ہیں:

آپ کے والد آپ کو ساتھ لے کر (۶۳۴ھ میں) عراق روانہ ہوئے اور آپ نے اپنے والد کے ساتھ وہاں پر حدیث کی سماعت کی، پھر بغداد سے (۶۳۵ھ میں) حج کے ارادے سے نکلے اور وہاں سے شام چلے گئے۔ شام میں اور پھر مصر میں آپ کو بلند مرتبہ حاصل ہوا اور سلطان کی نظر میں عزت و عظمت کا ستارہ بنے رہے۔ ۶۴۲ھ تک یہی حالت رہی حتیٰ کہ دشمن نے مصر پر حملہ کر دیا۔ آپ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ وہیں منصورہ محلے میں مقیم رہے۔ جب دشمن کی یلغار سخت ہوئی تو آپ اور آپ کا ساتھی اس بات پر متفق ہوئے کہ ہم اپنی جان کو اللہ کے سپرد کر کے جہاد کریں گے حتیٰ کہ راہِ خدا میں شہید ہو جائیں۔ دونوں نکلے اور جہاد کرتے رہے حتیٰ کہ آپ کا ساتھی مرتبہ شہادت پا گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا کیوں کہ آپ سے دین کی مزید خدمت لینا مقدر ہو چکا تھا۔ جب دشمن کا معاملہ ٹھنڈا ہوا تو آپ حرم خدا (مکہ مکرمہ) چلے گئے اور اس کو اپنا وطن بنا لیا۔ اس

کے بعد آپ کبھی بھی وہاں سے نہیں نکلے، بادشاہوں کے بلاوے اور شام و یمن کے وڈیروں کے وفود بھی آپ کو حرم شریف سے نہ نکال سکے، آپ صرف حضور نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت کیلئے جاتے اور حاضری دے کر واپس لوٹ آتے۔ (الرحلة، جلد: ۵، صفحہ: ۱۴۵-۲۳۱)

آپ نے متعدد قلمی نوادرات امت کے لئے یادگار چھوڑے ہیں، ان میں سے معدودے چند درج ذیل ہیں:

☆ فضائل الصلاة على الرسول ﷺ

☆ الجزء في جبل حراء

☆ احاديث عيد الفطر

☆ فضائل ام المؤمنين خديجة رضي الله عنها

☆ اتحاف الزائر و اطراف المقيم السائر

☆ تمثال نعل النبي ﷺ

☆ الجزء فيه احاديث السفر-

آپ کا وصال جمادی الاولیٰ کے وسط میں ۶۸۶ھ میں ہوا۔ اور دنیا ایک علم و حکمت کے تاجور سے محروم ہو گئی۔

☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَصَلَّى اللَّهُ
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ۔

جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں

۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ إِذَا جَاءَ
 رَمَضَانُ، فَتُحْتُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ
 الشَّيَاطِينُ۔ (۱)

۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 جب ماہ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے
 دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطان کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے۔

(۱)..... الفیلاتیات، لابی بکر الشافعی، حدیث نمبر: ۱۶۷..... الصحيح للبخاری،
 حدیث نمبر: ۱۷۹۹ و ۱۸۰۰..... والصحيح للمسلم، حدیث نمبر: ۱۰۷۹..... السنن
 للنسائی، جلد: ۴، صفحہ: ۱۲۷..... المسند للإمام احمد، جلد: ۲، صفحہ: ۳۷۸.....
 السنن للدارمی، جلد: ۱، صفحہ: ۳۵۷..... الصحيح لابن خزيمة، جلد: ۳، صفحہ:
 ۱۸۸..... السنن الكبرى للبيهقي، جلد: ۴، صفحہ: ۲۰۳..... شرح السنة للبقوي، جلد:
 ۶، صفحہ: ۲۱۴

۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ،
 قَالَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، صَفَدَتِ الشَّيَاطِينُ
 وَمَرَدَّةُ الْجِنِّ ، وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ - فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا
 بَابٌ - وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَانِ ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ - وَنَادَى مُنَادٌ :
 يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ ، وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ ،
 وَذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی
 ہے: جب ماہ رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور مردود جنوں کو قید کر
 دیا جاتا ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کسی
 دروازے کو کھولا نہیں جاتا۔ اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جن
 میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا ایک ندا کرنے والا پکارتا ہے اے خیر کے
 طالب آگے آ، اے شر کے طالب کمی کر اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا
 ہے۔ اور ایسا ماہ رمضان کی ہر رات میں ہوتا ہے۔

(۲)..... الجامع للترمذی ، حدیث نمبر: ۶۸۲ شرح السنة ، جلد: ۶ ، صفحہ:

۲۱۵ السنن لابن ماجہ ، حدیث نمبر: ۱۶۴۲ الصحيح لابن خزيمة ،

جلد: ۳ ، صفحہ: ۱۸۸ المستدرک للحاکم ، جلد: ۱ ، صفحہ: ۴۲۱ الامالی

للشحرى ، جلد: ۲ ، صفحہ: ۴۱ فضائل الاوقات للبيهقي ، حدیث نمبر: ۳۳

روزے دار کے تمام گناہوں کی معافی

۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا
وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبٍ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا
وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جس نے بحالت ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے
گذشتہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب
کی نیت سے لیلۃ القدر کو قیام کیا اس کے بھی پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

حضور ﷺ خوشخبری سناتے

۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ قَالَ: قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ قَدْ جَاءَكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ،
إِفْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ

(۳)..... الصحيح للبخاری، حدیث نمبر: ۲۰۱۴..... الصحيح للمسلم،

جلد: ۱، صفحہ: ۵۳۳..... المسند للحمیدی، حدیث نمبر: ۹۵۰.....

السنن للنسائی، حدیث نمبر: ۲۲۰۱..... المسند للامام احمد، حدیث

نمبر: ۷۲۸۴..... السنن لابی داؤد، حدیث نمبر: ۱۳۷۲..... الصحيح لابن

خزیمہ، حدیث نمبر: ۱۸۹۴

أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغْلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ،
مَنْ حَرَّمَ خَيْرَهَا، فَقَدْ حَرَّمَ- (٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ
اکرام کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:

تمہارے پاس ماہ رمضان آیا ہے جو باکرامت مہینہ ہے۔ اس کے
روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس مہینے میں جنتوں کے دروازے کھول
دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو قید
کر دیا جاتا ہے۔ اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس
کی بھلائی سے محروم رہ گیا۔ دراصل وہ ہی محروم ہے۔

مومنوں کے لئے اس سے بہتر کوئی مہینہ نہیں

۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَدْ أَظْلَكُكُمْ
شَهْرُكُمْ هَذَا، بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللَّهِ: مَا دَخَلَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ شَهْرُ

(٤)..... السنن للنسائي، حديث نمبر: ٢١٠٦..... المسند للامام احمد،

جلد: ٢، صفحہ: ٢٣٠..... المصنف لابن ابی شیبہ، جلد: ٣، صفحہ:

١..... المسند لعبد بن حميد مع المنتخب، حديث نمبر: ١٤٢٧..... فضائل

القرآن لابن ابی الدنيا، حديث نمبر: ١٣ و ١٥..... الشعب الايمان للبيهقي،

حديث نمبر: ٣٦٠٠..... فضائل الاوقات، حديث نمبر: ٣٤

خَيْرٌ لَهُمْ مِنْهُ، وَمَا دَخَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ شَهْرٌ شَرٌّ لَهُمْ مِنْهُ۔ (۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اے لوگو!) تم پر تمہارا یہ مہینہ (رحمت بن کر) چھایا ہے۔ اس خدا کی قسم

مومنوں پر اس مہینے سے بہتر کوئی مہینہ نہیں آیا۔ اور منافقوں پر اس سے سخت مہینہ کوئی نہیں آیا۔

ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر

۶۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: إِنَّ رَمَضَانَ اقْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ۔

صِيَامَهُ، وَإِلَيَّ سَنَنْتُ لِلْمُسْلِمِينَ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا

وَإِحْتِسَابًا، خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، وَمَنْ أَذَى فَرِيضَةٍ

(۵)..... الغيلانيات لابی بكر الشافعي، حديث نمبر: ۱۸۶..... الصحيح لابن

خزيمة، جلد: ۳، صفحہ: ۱۸۸..... المسند للإمام احمد، جلد: ۲، صفحہ:

۳۷۴..... المصنف لابن ابی شيبة، جلد: ۳، صفحہ: ۲-۳..... الضعفاء

للعقيلي، جلد: ۳، صفحہ: ۲۶۰..... الترغيب والترهيب للصبهاني، حديث

نمبر: ۱۷۵۵..... المعجم الاوسط، جلد: ۱۰، حديث نمبر: ۹۰۰۴.....

السنن الكبرى للبيهقي، جلد: ۴، صفحہ: ۳۰۴..... الشعب الايمان، حديث

نمبر: ۳۳۳۵

فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيمَا سِوَاهُ۔ (٦)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

بے شک ماہ رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے اور اس کی (راتوں میں) قیام (نوافل پڑھنا نماز تراویح) کرنا میں نے مسلمانوں کے لئے سنت قرار دیا۔ سو جس شخص نے اس مہینے کا روزہ رکھا اور (اس کی رات کو) قیام جبکہ وہ مومن اور ثواب کا طلبگار ہے تو وہ گناہوں سے یوں نکلا جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ جس نے اس مہینے میں ایک فرض ادا کیا ایسے ہے جیسے باقی مہینوں میں اس نے ستر (۷۰) فرض ادا کئے ہوں۔

فضائل رمضان المبارک پر عظیم خطبہ

٧۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ ، قَالَ خَطَبَنَا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ

أَيُّهَا النَّاسُ أَقَدْ أَظْلَكُكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ

(٦)..... السنن للنسائي، حديث نمبر: ٢٢١٠..... المسند للإمام احمد

، حديث نمبر: ١٦٦٠..... المسند لعبد بن حميد، حديث نمبر: ١٨٥.....

المسند للبزار، حديث نمبر: ١٠٤٨..... المسند لابي يعلى، حديث نمبر:

٨٦٣..... الصحيح لابن خزيمة، حديث نمبر: ٢٢٠١

لَيْلَةُ خَيْرٍ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ، كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِي مَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ، كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِي مَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمَوَاسَاةِ، وَشَهْرُ يُزَادُ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ، مَنْ أَفْطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ مِنْ ذُنُوبِهِ، وَعِتْقُ رَقَبَةٍ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرٍ وَشَى.

قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ كُلُّنَا بِجَدٍّ مَا يُفِطِرُ الصَّائِمَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فِطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ، أَوْ تَمْرَةٍ، أَوْ شُرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا، سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةٍ لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ. وَهُوَ شَهْرُ أَوَّلِهِ رَحْمَةٌ، أَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ، مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ. غَفَرَ اللَّهُ لَهُ. وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ، فَاسْتَكْثِرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُم - عَزَّوَجَلَّ - ، وَخَصْلَتَانِ لَا غِنَى بِكُم عَنْهُمَا، أَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُم: فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَتَسْتَغْفِرُونَهُ، وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنَى بِكُم عَنْهُمَا: فَتَسْأَلُونَ اللَّهَ

الْجَنَّةَ، وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ۔ (۷)

حضرت سلیمان فارسی رحمہ اللہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطبہ دیا اور فرمایا:

اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے، وہ مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض کئے اور اس کی رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا۔ جس نے اس مہینے میں بھلائی کی ایک خصلت کے ساتھ قرب حاصل کیا (یعنی ایک نفعی عبادت کی) وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا ہو۔ اور جس نے ماہ رمضان میں ایک فرض ادا کیا وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں ستر 70 فرض ادا کئے۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ایک دوسرے کا غم بانٹنے کا مہینہ ہے، اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروایا، اس کیلئے گناہوں کی بخشش ہے اور اس کی گردن دوزخ سے آزاد کر دی جائے گی۔ اور روزہ افطار کروانے والے کو روزے دار جتنا ثواب ملے گا اور اس کے ثواب میں

(۷)..... الشعب الايمان للبيهقي ، حديث نمبر: ۳۳۳۶..... الصحيح لابن

خزيمة ، حديث نمبر: ۱۸۸۷..... فضائل الاوقات، حديث نمبر:

۳۷..... الترغيب والترهيب للصبهاني ، حديث نمبر: ۱۷۵۳

کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر کسی کے پاس اتنا نہیں کہ وہ روزہ افطار کروا سکے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس آدمی کو بھی عطا فرمائے گا جو کسی کو دودھ کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور کے ساتھ یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کروائے۔ اور جو کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے سیراب کرے گا اور وہ پھر پیاسا نہ رہے گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے، درمیان مغفرت ہے اور آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جس نے اس مہینے میں اپنے غلام پر نرمی کی، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔ تم لوگ اس مہینے میں چار چیزوں کی کثرت کرو، دو کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کر لو گے اور دو ایسی ہیں جن سے تم بے نیاز نہیں رہ سکتے۔ پہلی دو ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور ”استغفار“ ہیں اور دوسری دو، جنت میں جانے کی دعا اور جہنم سے آزادی کی دعائیں۔

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت کعب کا مکالمہ

۸۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ، قَالَ: اجْتَمَعَ كَعْبٌ وَأَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لِكَعْبٍ أَتَجِدُونَ هَذَا الشَّهْرَ فِي كِتَابِ اللَّهِ۔ عَزَّ وَجَلَّ۔؟ فَقَالَ كَعْبٌ: بَلْ أَنْتَ، فَأَخْبَرْنَا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِيهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَصَدَقْتَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

ذَنْبِهِ۔ (۸)

محمد بن منکدر کہتے ہیں حضرت ابو ہریرہ اور کعب رضی اللہ عنہما ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو حضرت ابو ہریرہ نے کعب سے پوچھا کیا تم یہ مہینہ (رمضان) کتاب اللہ میں پاتے ہو؟ انہوں نے کہا آپ ہم سے بہتر جانتے ہیں۔ آپ خبر دیجئے کہ رسول اللہ ﷺ اسکے متعلق کیا فرمایا کرتے تھے۔ تو ابو ہریرہ نے کہا تم نے صحیح کہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

جس نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان المبارک کا روزہ رکھا اور اس (کی راتوں میں) قیام کیا تو اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیئے گئے۔

پانچ چیزیں جو پہلی امتوں کو عطا نہیں ہوئیں

۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

أُعْطِيَتْ أُمَّتِي فِي رَمَضَانَ خَمْسُ خِصَالٍ۔ لَمْ تُعْطِهِنَّ أُمَّةٌ كَانَتْ قَبْلَهُمْ۔: خُلُوفُ لِمِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللَّهِ، أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُفْطَرُوا، وَتُصَفَّدُ مُرَدَّةُ

(۸)..... مشکل الآثار للطحاوی، حدیث نمبر: ۲۳۵۲..... التاريخ الكبير للبخاری

، جلد: ۱، حدیث نمبر: ۳۸۱۱..... الشعب الايمان، حدیث نمبر: ۳۳۴۴

الشَّيَاطِينُ، فَلَا يَصِلُونَ إِلَى مَا كَانُوا يَصِلُونَ إِلَيْهِ، وَيُزَيِّنُ اللَّهُ جَنَّتَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ، فَيَقُولُ: يَوْشَكَ عِبَادِي الصَّالِحُونَ أَنْ يُلْقُوا عَنْهُمْ الْمَوْرُوءَةَ وَالْأَذَى، وَيَصْبِرُوا إِلَيْكَ، وَيَغْفِرُ لَهُمْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ- فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفَّى أَجْرَهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ عَمَلِهِ- (٩)

قَوْلُهُ: خُلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ - يَعْنِي: تَغْيِيرَ رَائِحَةِ فَمِهِ- يُقَالُ: خَلَفَ فُوهُ- إِذَا تَغَيَّرَ- اِيْخْلِفْ خُلُوفًا- وَمِنْهُ: نَوْمَةُ الضُّحَى مُخْلِفَةً لِلْفَمِ، أَيْ: مُغَيِّرَةً لَهُ- وَمِنْهُ حَدِيثُ عَلِيٍّ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- وَسُئِلَ عَنْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ-، فَقَالَ: مَا أَرَبَكَ إِلَى خُلُوفٍ فِيهَا- ١٩

يَعْنِي وَمَا حَاجَتَكَ إِلَى تَقْبِيلِ فِيهَا، وَرَائِحَتُهُ قَدْ تَغَيَّرَتْ بِالصَّوْمِ؟ أَوِ اللَّهُ أَعْلَمُ-

(٩).....المسند للإمام أحمد، حديث نمبر: ٧٩٠٤.....المسند للبزار، حديث نمبر: ٩٦٣.....الشعب الايمان، جلد: ٣، صفحہ: ٣٠٢..... فضائل الاوقات للبيهقي، حديث نمبر: ٣٥.....مشكل الآثار، جلد: ٤، صفحہ: ١٤٢.....الترغيب والترهيب، حديث نمبر: ١٧٥٧.....قيام رمضان للمروزي، حديث نمبر: ٤٨

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو اس سے پہلی امتوں کو عطا نہیں ہوئیں۔

(۱) روزہ داروں کے منہ کی خوشبو اللہ عزوجل کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

(۲) اور فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ روزہ نہ افطار کر لیں۔

(۳) سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکتے جہاں تک پہنچ جایا کرتے تھے۔

(۴) اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو سجاتا ہے، پھر فرماتا ہے:

قریب ہے کہ میرے صالح بندوں پر سے اذیت و تکلیف کو ہٹا دیا جائے اور وہ تجھ میں داخل ہوں۔

(۵) رمضان المبارک کی آخری رات کو ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ ”شب قدر“ ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ جب مزدور اپنا کام مکمل کرتا ہے تو اس کو اس کی مزدوری دی جاتی ہے۔ (یعنی ماہ رمضان کی آخری رات مزدوری لینے کی رات ہے، کیونکہ اس رات ماہ رمضان کی عبادات ختم ہوتی ہیں۔)

آپ کے فرمان ”خلف فم الصائم“ کا معنی ہے روزہ دار کے منہ کا ذائقہ متغیر ہونا: اسی سے ہے ”نومة الضحی مغلقة للفم“ صبح کے وقت کی نیند منہ کا

ذائقہ بدل دیتی ہے۔ اسی معنی میں حضرت علی کی حدیث ہے۔ ان سے روزے دار (کا اپنی بیوی کا) بوسہ لینے کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا: تجھے بدلی ہوئی بو والی کی کیا حاجت ہے؟ یعنی تجھے بوسہ لینے کی کیا ضرورت ہے جبکہ اس کے منہ کی بو بھی روزے کی وجہ سے متغیر ہو چکی ہوگی۔

روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا

۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

يَقُولُ اللَّهُ - عَزَّوَجَلَّ - : الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أُجْزِي بِهِ ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجَلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ - وَلِلصَّائِمِ لِرُحَّتَانِ : فَرَحَةٌ عِنْدَ افْطَارِهِ ، وَفَرَحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ - عَزَّوَجَلَّ - وَلِخُلُوفٍ فِيهِ ، أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَائِحَةِ الْمِسْكِ - (۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا (☆) بندے نے میری خاطر شہوت اور کھانے پینے کو ترک کیا۔

(۱۰)..... الصحيح للبخاری ، حدیث نمبر: ۷۴۹۲..... الصحيح للمسلم

، حدیث نمبر: ۱۱۵۱

(☆)..... اللہ تعالیٰ نے روزے کی اضافت اپنی طرف کی ہے اور فرمایا ”روزہ میرا ہے“ یا

”روزہ بالخصوص میرے لئے ہے“ حالانکہ تمام عبادات ہی اللہ تعالیٰ کیلئے ہوتی ہیں، اس خصوصیت کی علماء نے متعدد وجوہ بیان فرمائی ہیں۔

☆..... پہلی وجہ یہ ہے کہ روزے میں ریا کاری نہیں ہو سکتی اس لئے یہ عبادت خاص اللہ تعالیٰ کیلئے ہے بخلاف باقی عبادات کے کہ ان میں ریا کاری بھی ہو سکتی ہے۔

☆..... باقی عبادات ظاہرہ کو فرشتے لکھ لیتے ہیں لیکن روزے کو فرشتے نہیں لکھتے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”روزہ میرے لئے ہے۔“

☆..... روزہ رکھنے سے بندے کو دنیا میں کوئی ظاہری فائدہ حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کا اجر اللہ تعالیٰ بروز محشر خاص طور پر عطا فرمائے گا، اس لئے فرمایا ”روزہ میرے لئے ہے۔“

☆..... استغناء (بے پرواہ ہونا) اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے، جب بندہ دن بھر کھانے پینے اور جماع سے بے پرواہ رہتا ہے تو اللہ کی صفت استغناء کا مظہر بن جاتا ہے، اس لئے فرمایا ”روزہ میرے لئے ہے۔“

☆..... باطل اور جھوٹے خداؤں کی عبادت، رکوع، سجود، طواف اور نذر و نیاز وغیرہم طریقوں سے کی گئی لیکن کسی جھوٹے خدا کی عبادت روزہ رکھ کر نہیں کی گئی، اس لئے فرمایا ”روزہ میرے لئے ہے۔“

☆..... روزے کا خصوصی ثواب اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ کرم سے عطا فرمائے گا، اس لئے فرمایا ”روزہ میرے لئے ہے۔“

☆..... روزے کی جزاء اللہ تعالیٰ خود ہوگا یعنی روزے دار کو اللہ تعالیٰ اپنے دیدار

(حضور ﷺ نے فرمایا) روزہ ڈھال ہے (☆☆) اور روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی روزہ افطار کرتے وقت ملتی ہے دوسری خوشی اسے اپنے رب کے دیدار کے وقت ملے گی اور روزے دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ اور پاکیزہ ہے۔

سے مشرف فرمائے گا، اس لئے فرمایا ”روزہ میرے لئے ہے۔“

☆..... روزہ باقی عبادات میں سے زیادہ محبوب عمل ہے، اس لئے فرمایا ”روزہ میرے لئے ہے۔“

☆..... جس طرح ”ناقۃ اللہ“ اور ”بیت اللہ“ میں ناقہ (اونٹنی) اور بیت (گھر) کی نسبت اللہ کی طرف ہے جس سے ان کی بزرگی اور شرف ظاہر ہوتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روزہ کی اضافت اپنی طرف کی ہے تاکہ اس کی بزرگی اور شرف کا اظہار ہو سکے، ”روزہ میرے لئے ہے۔“

☆..... بروز قیامت جب لوگوں کے حقوق کی وجہ سے بندے کی نیکیاں حقداروں کو دے دی جائیں گی تو روزہ واحد عبادت ہوگی جو کسی کو نہ دی جائے گی، اس لئے فرمایا: ”روزہ میرے لئے ہے۔“

(☆☆)..... حضور سرور عالم ﷺ کا فرمان ”روزہ ڈھال ہے“، علماء کرام نے اس کی متعدد تشریحات بیان فرمائی ہیں۔

☆..... جب روزہ دار کو گالی دی جائے یا اس سے جھگڑا ہو تو وہ روزے دار کیلئے حکم ہے کہ وہ کہے ”میں روزے سے ہوں“ تو کو یا گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑے سے روزہ اس

ماہ رمضان سے ایک دن پہلے روزہ رکھنا ممنوع ہے

۱۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:

صُومُوا لِرُؤُوتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤُوتِهِ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَكُمْ
غَيْمٌ، أَوْ مَسْحَابٌ، أَوْ ظُلْمَةٌ، أَوْ هَبُوءَةٌ، فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔ لَا تَسْتَقْبِلُوا
الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا، وَلَا تَصِلُوا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ۔ (۱۱)

کیلئے ڈھال بن جاتا ہے۔

☆..... روزے دار کے سامنے جب کوئی ایسا کام آتا ہے جو اس کو گناہ پر ابھار
سکے تو روزہ اس کیلئے ڈھال بن جاتا ہے اور اسے گناہ سے بچا لیتا ہے۔

☆..... روزہ، روزے دار کیلئے جہنم سے ڈھال بن جاتا ہے اور اسے دوزخ کی
آگ سے بچا لیتا ہے اور اس کی بخشش کروا دیتا ہے۔

☆..... روزے کے سبب بندہ اپنے نفس کے شر سے بچتا ہے اور بدن اور زبان کو
گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(۱۱)..... المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۱۹۸۵..... السنن للدارمی،

حدیث نمبر: ۱۶۸۳..... السنن للنسائی، جلد: ۴، صفحہ: ۱۳۶..... السنن

الكبرى للبيهقي، جلد: ۴، صفحہ: ۲۰۷..... المسند طيالسي، حدیث نمبر:

۲۶۷۱..... المصنف لابن ابی شیبہ، جلد: ۳، صفحہ: ۲۰..... السنن

لترمذی، حدیث نمبر: ۶۸۸..... الصحيح لابن خزيمة، حدیث نمبر:

۱۹۱۲..... الصحيح لابن حبان، حدیث نمبر: ۳۵۹۰

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا:

چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی عید کرو اگر تمہارے اور چاند کے درمیان اندھیرا ہوا یا غبار وغیرہ حائل ہو جائے تو تمہیں کی گنتی پوری کرلو۔ مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزہ نہ رکھو اور رمضان سے ایک دن پہلے شعبان کا روزہ ساتھ نہ ملاؤ۔

میری امت کبھی رسوا نہیں ہوگی

۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أُمَّتِي

لَنْ يَخْزُوا أَبَدًا، مَا أَقَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ۔

وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَا حِزْبُهُمْ فِي إِضَاءِ عَتَمِهِمْ شَهْرَ

رَمَضَانَ؟ فَقَالَ:

إِنْتِهَاكَ الْمَحَارِمِ، مِنْ عَمَلٍ سَوْءٍ أَوْ زَنَى، أَوْ سَرَقَ، فَلَنْ

يُقْبَلَ مِنْهُ شَهْرُ رَمَضَانَ، وَلَعَنَهُ الرَّبُّ۔ عَزَّ وَجَلَّ۔

وَالْمَلَائِكَةُ إِلَىٰ مِثْلِهَا مِنَ الْحَوْلِ، فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ شَهْرِ

رَمَضَانَ فَلْيُبَشِّرْ بِالنَّارِ، فَاتَّقُوا شَهْرَ رَمَضَانَ، فَإِنَّ الْحَسَنَاتِ

تُضَاعَفُ فِيهِ، وَكَذَلِكَ السَّيِّئَاتِ۔ (۱۲)

(۱۲)..... جمع الحوامع، جلد: ۸، صفحہ: ۴۸۰..... تاریخ جرجان، صفحہ:

۲۹۹..... الدر المنثور، جلد: ۱، صفحہ: ۴۵۵۔ =

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کبھی رسوا نہ ہوگی جب تک رمضان کے مہینے کو قائم رکھے۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کو ضائع کرنے میں ان کی کیا رسوائی ہے؟ فرمایا:

محارم کے ساتھ چال چلن میں خرابی جس شخص نے برا عمل کیا۔ زنا کیا یا چوری کی تو اس سے ماہ رمضان (کی عبادت) قبول نہیں کی جائے گی۔ اور اس پر اگلا رمضان آنے تک اللہ اور فرشتوں کی لعنت ہے۔ اگر وہ آدمی ماہ رمضان آنے سے قبل مر گیا تو اسے جہنم کی خوشخبری ہو۔ ماہ رمضان سے ڈرو اس میں نیکیاں دگنی ہوتی ہیں تو ساتھ ساتھ گناہ بھی دگنے ہوتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاحیات اعتکاف فرمایا

۱۳۔ عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوْفَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

= مذکورہ روایت کو حضرت ام ہانی سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

المعجم الصغير للطبرانی، حدیث نمبر: ۶۹۷..... المعجم الاوسط،

حدیث نمبر: ۴۸۲۷..... تاریخ بغداد، جلد: ۱۰، صفحہ: ۴۲۹..... العلل

المتناہیة لابن الحوزی، جلد: ۲، صفحہ: ۴۷-۴۸،..... تاریخ جرجان،

صفحہ: ۲۹۳..... الكامل لابن عدی، جلد: ۵، صفحہ: ۱۸۹۶

وَكَانَ أَزْوَاجُهُ يَعْتَكِفْنَ بَعْدَهُ۔ (۱۳)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا اور آپ کے بعد آپ کی ازواج اعتکاف کرتی رہیں۔

شب قدر کی تلاش

۱۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَاِغْتَكَفَ عَامًا، حَتَّى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرَيْنَ۔ وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنْ اِغْتِكَافِهِ۔ فَقَالَ:

مَنْ كَانَ اِغْتَكَفَ مَعِيَ، فَلْيَعْتَكِفْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، وَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا اللَّيْلَةَ ثُمَّ اَنْسَيْتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِي اُسْجُدُ مِنْ صَبِيحَتِهَا فِي مَاهِ وَطَيْنِ، فَالْتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، وَالْتِمِسُوهَا فِي كُلِّ وَتَرٍ۔

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَأَمْطَرَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ، فَوَكَّفَ، فَأَبْصَرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

(۱۳)..... الصحيح للبخاری، حديث نمبر: ۲۰۲۶..... الصحيح للمسلم،

حديث نمبر: ۱۱۷۲

انْصَرَفَ، وَعَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صَبِيحَةِ إِحْدَى وَعِشْرِينَ۔ (۱۴)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کے درمیانی دس دنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال آپ نے اعتکاف فرمایا حتیٰ کے جب اکیسویں رات آئی (اس رات آپ اعتکاف سے اٹھا کرتے تھے) تو فرمایا: جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ آخری عشرے میں بھی اعتکاف کر لے بے شک میں نے اس رات (شب قدر) کو دیکھا تھا پھر میں بھول گیا اور میں نے خود کو اس رات کی صبح میں پانی اور کچھڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ سو تم اس رات کو آخری عشرے میں تلاش کرو اور طاق راتوں میں ڈھونڈو۔

حضرت ابوسعید فرماتے ہیں۔ اس رات بارش ہوئی تھی اور مسجد کی چھت گھاس پھوس کی تھی جو ٹپکنے لگی۔ پس میری آنکھوں نے اکیسویں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نفل پڑھتے دیکھا اور آپ کی پیشانی مبارک پر پانی اور مٹی (کچھڑ) لگا ہوا تھا۔

(۱۴)..... الصحيح للبخاری، حدیث نمبر: ۶۶۹..... الصحيح للمسلم،

حدیث نمبر: ۱۱۶۷..... الصحيح لابن خزيمة، حدیث نمبر: ۲۱۷۱.....

الامالی للمحاملي، باب: رواية ابن مهدي الفارسي

راتوں میں عبادت جبکہ صوم وصال سے ممانعت

۱۵ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ، فَبِجِئْتُ، فَقُمْتُ خَلْفَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَامَ إِلَى جَنْبِي، حَتَّى كُنَّا رَهْطًا، فَلَمَّا أَحَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّا خَلْفَهُ تَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ، فَصَلَّى صَلَاةً لَا يُصَلِّيَهَا مَعَنَا، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ افْطَنْتَ لَنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هُوَ - وَاللَّهِ - الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى مَا فَعَلْتُ، وَذَلِكَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ - ثُمَّ أَخَذَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يُوَاصِلُونَ، فَقَالَ ﷺ: مَا بَالُ رِجَالٍ يُوَاصِلُونَ؟ أَلَا أَنْتُمْ لَسْتُمْ مِثْلِي، أَمَا وَاللَّهِ لَوْ تَمَادَى بِي الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وَصَالًا يَدْعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ - (۱۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ (تو ایک مرتبہ) میں آیا اور آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ پھر ایک شخص آیا اور وہ میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا (لوگ اسی طرح آتے گئے) حتیٰ کہ ہم چند لوگوں پر مشتمل ایک جماعت بن گئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محسوس ہوا کہ ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو آپ نے نماز کو ہلکا کر دیا (یعنی جلدی جلدی

(۱۵)..... الصحيح للمسلم، حديث نمبر: ۱۱۰۴، اس حدیث کو امام بخاری نے

تعلیقا روایت کیا ہے۔ دیکھئے: الصحيح، حديث نمبر: ۷۲۴۱

پڑھ لیا) پھر آپ گھر تشریف لے گئے اور ایسی نماز ادا کی جو ہمارے ساتھ نہ کی تھی۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ہم کو جان گئے تھے؟ فرمایا: ہاں اللہ کی قسم یہ تمہارا فضل ہی تھا جس کے سبب میں نے کیا جو کیا۔ اور یہ مہینے کا آخر تھا۔ تو پھر کچھ صحابہ نے صوم وصال رکھنا شروع کر دیئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ان لوگوں کا کیا حال ہے۔ جو صوم وصال (بغیر افطار کئے لگا تار روزے) رکھ رہے ہیں۔ تم میری مثل نہیں ہو۔ سنو اللہ کی قسم اگر یہ مہینہ میرے لئے لمبا ہو جائے۔ تو میں وصال کے اتنے روزے رکھوں کہ ضدی لوگ اپنی ضد چھوڑ دیں۔

بیس رکعت تراویح

۱۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْشَرِينَ رَكْعَةً، وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ (۱۶)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان میں بیس رکعت (نماز تراویح) اور تین رکعت

(۱۶)..... المصنف لابن ابی شیبہ، جلد: ۲، صفحہ: ۳۹۴..... المعجم الكبير، حدیث نمبر: ۱۲۱۰۲..... المعجم الاوسط، جلد: ۱، صفحہ: ۴۶..... الکامل لابن عدی، جلد: ۱، صفحہ: ۲۴۰..... الموضح للخطیب، جلد: ۱، صفحہ: ۲۱۹..... السنن الكبرى، جلد: ۲، صفحہ: ۲۹۶

نماز و ترپڑھا کرتے تھے۔

۱۷۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ (۱۷)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے رمضان کا روزہ رکھا حالت ایمان میں ثواب پانے کی نیت سے، تو وہ گناہوں سے یوں صاف ہو گیا جیسا والدہ کے جنم دیتے ہوئے تھا۔

حضرت جبریل علیہ السلام قرآن مجید کا دور کرنے کیلئے حاضر ہوتے
۱۸۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَقِيَهِ جِبْرِيلُ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنْ

(۱۷).....المسند للإمام احمد، حديث نمبر: ۱۶۶۰.....السنن لابن ماجه،

حديث نمبر: ۱۳۲۸.....السنن للنسائي، جلد: ۴، صفحہ: ۱۵۸.....

الصحيح لابن خزيمة، حديث نمبر: ۲۲۰۱.....المصنف لابن أبي شيبة،

جلد: ۲، صفحہ: ۳۹۵.....المسند لأبي يعلى، حديث نمبر: ۸۶۳

الرَّيْحُ الْمُرْسَلَةُ - (۱۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور جب ماہ رمضان میں حضرت جبرائیل آپ سے ملاقات فرماتے تو آپ اور زیادہ سخاوت کرنے لگتے۔ حضرت جبرائیل ہر رات آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ علیہ السلام تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔

سب سے پہلا شخص جس نے حضرت عمر کو تراویح کیلئے تیار کیا

۱۹۔ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -، قَالَ:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَشَطَّ عُمَرُ لِقِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، لِحَدِيثِ حَدَّثَنِي

بِهِ، فَقِيلَ: مَا هُوَ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ فَقَالَ:

إِنَّ لِلَّهِ حَظِيرَةً فَوْقَ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ، يُقَالُ لَهَا: الْقُدْسُ،

فِيهَا خَلْقٌ كَخَلْقِ الْإِنْسَانِ رُوحًا يَتَوَلَّى، أُعْطُوا مِنْ حُسْنِ الْأَ

صَوَاتِ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ، فَإِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ أُذِنَ لَهُمْ فِي النُّزُولِ،

فَنَزَلُوا فِي طُرُقِ الْمُسْلِمِينَ، فَصَلُّوا فِي مَسَاجِدِ جَمَاعَتِهِمْ، مَنْ

مَسَّوَهُ أَوْ مَسَّوَهُ سَعْدَهُ.

(۱۸).....الصحيح للبخاری، حدیث نمبر: ۶، الصحيح لمسلم، حدیث نمبر: ۲۳۰۸

قَالَ أَفَلَا نُقِيمُ لِمَنْ لَا يَقْرَأُ وَلَا يُقْرَى إِمَامًا؟ قَالَ: بَلَى

فَفَعَلَ۔ (۱۹)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:

میں پہلا شخص ہوں جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ماہ رمضان میں تراویح کے لئے تیار کیا۔ اور اس کی بنیاد وہ حدیث مبارک تھی جو مجھ سے بیان کی گئی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا اے ابوالحسن! وہ کیا ہے؟ ساتوں آسمان سے اوپر اللہ تعالیٰ نے ایک خاص گوشہ تیار فرمایا ہے جس کو جنت القدس کہا جاتا ہے اس میں انسانوں کی طرح ایک روحانی مخلوق ہے انہیں خوبصورت آوازوں سے مزین کہا گیا ہے جو کسی اور کو عطا نہیں ہوئیں۔

جب لیلة القدر آتی ہے تو ان کو اترنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ مسلمانوں کے راستے میں اترتے ہیں۔ جن مسجدوں میں نماز ہوتی ہے وہاں نماز ادا کرتے ہیں جس بندے کو وہ چھو جائیں یا جو ان کو چھو جائے وہ سعادت مند ہو جاتا ہے۔ میں نے (حضرت عمر سے) کہا ہم ایسے لوگوں کے لئے امام مقرر نہ کر دیں جو تلاوت کلام نہیں کرتے یا نہیں کر سکتے؟ تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں پھر ایسا کر دیا گیا۔

روزے دار کا جنتی حوروں کے ساتھ نکاح

۲۰۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

إِذَا هَلْ رَمَضَانُ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ، فَصَفَقَتْ
وَرَقُ الْجَنَّةِ ، فَيَنْظُرُ الْحُورُ الْعَيْنُ إِلَى ذَلِكَ ، فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ
لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجًا تَقْرَأُ أَعْيُنُهُمْ بِنَا ، وَتَقْرَأُ أَعْيُنُنَا
بِهِمْ ، قَالَ : فَمِنْ عَبْدٍ صَامَ رَمَضَانَ ، إِلَّا زَوْجَهُ اللَّهُ مِنَ الْحُورِ
الْعَيْنِ ، مِمَّا نَعَتَ اللَّهُ - ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ [الرحمن :
٧٦] لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفٍ ، وَسَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفَةٍ
لِحَاجَتِهَا ، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ لَوْنٌ مِنَ الطَّيِّبِ ، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ
أَلْفُ وَصِيفٍ ، فِي يَدِ كُلِّ وَصِيفٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا لَوْنٌ مِنَ
الطَّعَامِ ، يَجِدُ لِأَخِرِ لُقْمَةٍ مِنْهَا مَا يَجِدُ لِأَوَّلِهَا ، وَيُعْطَى زَوْجُهَا مِثْلَ
ذَلِكَ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتٍ ، عَلَيْهِ أَكْلِيلٌ مِنْ يَاقُوتٍ ، فِي سَوَارِإٍ
مِنْ ذَهَبٍ ، هَذَا لِكُلِّ يَوْمٍ صَامَةٍ مِنْ رَمَضَانَ سِوَى مَا عَمِلَهُ مِنَ
الْحَسَنَاتِ - (٢٠)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا کہ:

(٢٠).....المسند لابی یعلیٰ حدیث نمبر: ٥٢٧٣.....الصحیح لابن خزیمة
، حدیث نمبر: ١٨٨٦..... فضائل الاوقات للبیہقی ، حدیث نمبر: ٤٦.....
التغیب والترہیب للاصبہانی ، حدیث نمبر: ١٧٦٥

جب ماہ رمضان المبارک کا چاند نظر آتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے اور جنت کے پتوں کو ہلاتی ہے تو بڑی آنکھوں والی حوریں اس کو دیکھ کر عرض کرتی ہیں، اے ہمارے رب! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے شوہر بنا جن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں اور ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں۔ (حضور ﷺ نے فرمایا) جو بھی بندہ ماہ رمضان المبارک کا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ ان حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا ہے جن کی تعریف خود اس نے بیان فرمائی ہے ﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ (بڑی آنکھوں والی حوریں جو خیموں میں پردہ نشین ہیں۔ سورۃ الرحمن، آیت: 72) ان میں سے ہر عورت کیلئے حاجت برآری کے واسطے ستر ہزار خدمت گزار لڑکے اور ستر ہزار خدمت گزار لڑکیاں ہیں۔ اور ان میں سے ہر عورت کیلئے مختلف قسم کی خوشبوئیں ہیں۔ اور ہر عورت کیلئے ایک ہزار خدمت گزار لڑکے ہیں جن میں سے ہر کسی کے ہاتھ میں سونے کا بڑا سا پیالہ ہے جس کے اندر مختلف قسم کے کھانے ہیں۔ آدمی اس میں سے آخری لقمے سے وہی (راحت و لذت) پائے گا جو پہلے لقمے سے پاتا ہے۔ اور ان عورتوں (حوروں) کے شوہر کو اسی کی مثل عطا کیا جائے گا، اور وہ یا قوت کے تخت پر ہوگا اور اس کے سر پر یا قوت کا تاج ہوگا اور اس کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہونگے۔ اور یہ سب کچھ ماہ رمضان کے ہر روزے کا بدلہ ہے اور روزے کے علاوہ جو نیکیاں وہ کرے گا وہ اس کے علاوہ اجر رکھتی ہیں۔

۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُرَغِّبُ فِي

قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ هُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ، وَيَقُولُ مَنْ صَامَ

رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ - فَتُوفِّي رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ مِنْ خِلَافَةِ
 أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ - (۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان میں
 سختی کئے بغیر قیام کی ترغیب دیا کرتے تھے اور فرماتے:

جس نے باحالت ایمان ثواب کی نیت سے ماہ رمضان کا روزہ رکھا اس
 کے پچھلے سب گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ رسول اکرم ﷺ وفات پا گئے
 ۔ اور یہ معاملہ اسی طرح رہا اور پھر حضرت ابو بکر صدیق کے زمانہ خلافت اور
 حضرت عمر کے زمانہ خلافت کا کچھ حصہ اس طرح رہا۔

اگر زمین و آسمان بولتے تو کیا کہتے؟

۲۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لَوْ أَنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِلسَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْ تَتَكَلَّمَا لبَشَرْنَا مَنْ
 صَامَ رَمَضَانَ بِالْجَنَّةِ - (۲۲)

(۲۱)..... الصحيح لمسلم، حديث نمبر: ۷۵۹

(۲۲)..... الكامل لابن عدي، جلد: ۱، صفحہ: ۲۱۲..... المشيخة لابن ابی

الصفري، حديث نمبر: ۳۴..... الامالي للشجري، جلد: ۲، صفحہ: ۴۱۔

اس حدیث کو دو اور طرق سے بھی حضرت انس سے روایت کیا گیا ہے۔ =

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اگر اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کو کلام کرنے کی اجازت عطا فرمائے تو وہ
رمضان کا روزہ رکھنے والوں کو جنت کی بشارت دیں۔

سحری میں برکت ہے

۲۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:
تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَاتًا۔ (۲۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سحری کھایا کرو بے شک سحری میں برکت ہے۔

۲۴۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ:
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ مَن صَامَ رَمَضَانَ، فَعَرَفَ
حُدُودَهُ، وَحَفِظَ لَهُ مَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَحَفَّظَ فِيهِ، كُفِّرَ مَا قَبْلَهُ۔ (۲۴)

(۱) نافع بن عبد اللہ عن انس: الكامل لابن عدي، جلد: ۷، صفحہ:
۴۹ الامالی للشجرى، جلد: ۱، صفحہ: ۲۶۸۔

(۲) ابو عمرو عن انس: الضعفاء للعقيلي، جلد: ۳، صفحہ:

۶۸ الموضوعات لابن الحوزي، جلد: ۲، صفحہ: ۱۹۲

(۲۳) الصحيح للبخاري، حديث نمبر: ۱۸۲۳ الصحيح لمسلم،

حديث نمبر: ۱۰۹۵ المسند البزار معه الكشف، حديث نمبر: ۹۷۶ <

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

جس نے ماہ رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور جہاں تک ممکن تھا اس میں (خود کو گناہوں سے) محفوظ رکھا تو اس کے پچھلے گناہوں کو مٹا دیا گیا۔

ایک روزہ ترک کرنے کا گناہ

۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ، لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ، وَإِنْ صَامَهُ۔ كَذَا وَرَدَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ - ذَكَرَ الْفِطْرَ فِي رَمَضَانَ مُطْلَقًا، مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعُذْرِ أَوْ لِرُخْصَةٍ - وَقَدْ رَوَيْنَاهُ مِنْ وَجْهِ آخَرَ مُفِيدًا، مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

(۲۴)..... السنن الكبرى، جلد: ۴، صفحہ: ۳۰۴..... الشعب الايمان،
حدیث نمبر: ۳۶۲۳..... فضائل الاوقات، حدیث نمبر: ۵۳..... المسند
للامام احمد، حدیث نمبر: ۱۱۵۲۴..... الصحيح لابن حبان، حدیث نمبر:
۲۴۳۳..... المسند لابی یعلیٰ حدیث نمبر: ۱۰۵۸..... الحلیۃ لابی نعیم،
جلد: ۸، صفحہ: ۱۸۰..... الزهد لابن المبارك، حدیث نمبر: ۹۸..... تاریخ
بغداد، جلد: ۸، صفحہ: ۳۹۲

مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ، مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِهِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ، وَإِنْ صَامَهُ - (٢٥)

وَهُوَ مَحْمُولٌ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ عَلَى تَعْظِيمِ اِثْمِ مَنْ أَفْطَرَ مُتَعَمِّدًا لِإِنْتِهَاكِ حُرْمَةِ الشَّهْرِ - وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ -

وَقَدْ رَوَى مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُدْرٍ وَلَا رُخْصَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمَيْنِ، كَانَ عَلَيْهِ سِتِّينَ يَوْمًا، وَمَنْ أَفْطَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، كَانَ عَلَيْهِ تِسْعِينَ يَوْمًا - (☆) وَهُوَ غَرِيبٌ - وَالْمَحْفُوظُ فِي هَذَا الْبَابِ مَا قَدْ مَنَّا ذِكْرَهُ - وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ أَعْلَمُ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس نے ماہ رمضان کا کوئی روزہ چھوڑ دیا تو ساری زندگی کے روزے

(٢٥)..... المسند للإمام أحمد، جلد: ٢، صفحہ: ٤٧٠..... السنن الکبریٰ

للنسائی، حدیث نمبر: ٣٢٧٩..... الجامع للترمذی، حدیث نمبر: ٧٢٣.....

السنن لابن داؤد، حدیث نمبر: ٢٣٩٧..... السنن للدارمی، حدیث نمبر:

١٧٢١..... شرح السنة للبغوی، جلد: ٦، صفحہ: ٢٨٩..... السنن لابن

ماجہ، حدیث نمبر: ١٦٧٢

(☆) السنن دارقطنی، جلد: ٢، صفحہ: ٢١١

بھی اس کی قضا کو پورا نہیں کر سکتے۔

اس روایت میں مطلقاً ماہ رمضان کے روزے کو چھوڑنے کا ذکر ہے، عذریہ رخصت کی قید نہیں ہے۔ ہم نے یہ روایت ایک اور سند سے بھی روایت کی ہے سفیان اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کا کوئی روزہ بغیر مرض اور رخصت کے قضاء کر دیا تو وہ ساری زندگی بھی روزے رکھے تو اس ایک روزے کا نقصان پورا نہیں کر سکتا۔ علماء کے نزدیک یہ روایت اس بات پر محمول ہے جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ اس سے رمضان کی بے آبروئی ہوتی ہے۔

واللہ اعلم

(اس حدیث کو) اس طرح بھی روایت کیا گیا ہے کہ جس نے رمضان کا ایک روزہ چھوڑا بغیر کسی عذر اور رخصت کے تو اس پر تین روزے رکھنا لازم ہیں اور جس نے تین روزے چھوڑ دیئے اس پر نو روزے رکھنے لازم ہیں۔

۲۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْشِرُ أَصْحَابَهُ إِذَا جَاءَهُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ، شَهْرُ مَبَارَكٍ، افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حَرَّمَ، خَيْرٌ هَذَا لَقَدْ حَرَّمَ۔ (۲۶)

(۲۶)..... دیکھئے حدیث نمبر: ۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ اکرام کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:

تمہارے پاس ماہ رمضان آیا ہے جو باکرامت مہینہ ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس مہینے میں جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس کی بھلائی سے محروم رہا۔ دراصل وہ ہی محروم ہے۔

لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہے

۲۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - :

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - جَلَسَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - مِنَ الْمُهَاجِرِينَ - فَذَكَرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، فَتَكَلَّمَ مِنْهُمْ مَنْ سَمِعَ فِيهَا شَيْئًا مِمَّا سَمِعَ بِهِ ، وَتَرَا جَعَ الْقَوْمُ فِيهَا الْكَلَامَ ، فَقَالَ عُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَا لَكَ صَامِتٌ لَا تَتَكَلَّمُ ؟ فَلَا تَمْنَعَكَ الْحَدَاثَةُ -

قال ابن عباس - فقلت - يا أمير المؤمنين إن الله عز وجل - وترى حب الوتر ، فجعل أيام الدنيا تدور على سبع ، وخلق إلا نسان من سبع ، وجعل أرزاقنا من سبع ، وخلق

فَوَقْنَا سَمَاوَاتٍ سَبْعًا، وَخَلَقَ تَحْتَنَا أَرْضِينَ سَبْعًا، أُعْطِيَ مِنَ
الْمَثَانِي سَبْعًا، وَنَهَى فِي كِتَابِهِ عَنْ نِكَاحِ الْآ قَرَبِينَ عَنْ سَبْعٍ، وَقَسَمَ
الْمِيرَاثَ فِي كِتَابِهِ عَلَى سَبْعٍ، وَيَقَعُ السُّجُودُ مِنْ أَجْسَادِنَا عَلَى
سَبْعٍ، وَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبْعًا، وَبَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا،
وَرَمَى الْجَحَارِ سَبْعٌ، لِإِقَامَةِ دِينِ اللَّهِ - عَزَّوَجَلَّ - مِمَّا ذَكَرَ اللَّهُ -
عَزَّوَجَلَّ - فِي كِتَابِهِ، فَأَرَاهَا فِي السَّبْعِ الْآ وَآخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ،
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

قَالَ فَعَجَبَ عُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - ، وَقَالَ بِمَا وَافَقَنِي فِيهَا أَحَدٌ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا هَذَا الْغُلَامُ، الَّذِي لَمْ تَسْتَوْرِ سُوْن رَاسُوهُ ، أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بِالتَّمِسُّوْا لَهَا فِي الْعَشْرِ الْآ وَآخِرِ - ثُمَّ قَالَ :
يَا هَؤُلَاءِ مَنْ يُؤَدِّي فِي هَذَا كَأَدَاءِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؟ ۱- (۲۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین صحابہ
کرام کے جہرمٹ میں تشریف فرما تھے کہ لیلۃ القدر کا ذکر چھڑ گیا تو جس نے بھی

(۲۷)..... حلیۃ الاولیاء ، جلد: ۱، صفحہ: ۳۱۶..... الدر المنثور ،

جلد: ۸، صفحہ: ۵۷۸..... الصحيح لابن خزيمة ، حدیث نمبر: ۲۱۷۲.....

السنن الکبریٰ للبیہقی ، حدیث نمبر: ۳۱۳..... المستدرک للحاکم

، جلد: ۱، صفحہ: ۴۳۷

کچھ سنا تھا اس نے گفتگو کی۔ لوگوں نے اس بارے میں بات کرتے ہوئے الٹ پھیر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن عباس آپ خاموش ہیں بات نہیں کر رہے۔ یہ بحث و مباحثہ آپ کو بات کرنے سے نہ روک دے۔

ابن عباس کہتے ہیں میں نے جواب دیا اے امیر المومنین! بے شک اللہ طاق ہے اور طاق عدد کو پسند فرماتا ہے (بے شک اللہ نے دنیا کے دن بنائے اور ان کا دور سات کے عدد پر مکمل ہوتا ہے) (سات کا عدد طاق ہے) بے شک اللہ نے ایام دنیا کو پیدا فرمایا تو وہ سات کے عدد پر ہی گھومتے رہتے ہیں۔ اور انسان کو سات سے پیدا فرمایا۔ ہمارے لئے سات چیزوں میں رزق پیدا فرمایا ہمارے اوپر سات آسمان بنائے اور سات ہی زمینیں بنائیں، ہمیں سبع مثنائی (سورۃ فاتحہ کی سات آیات) عطا فرمائی۔ اپنی کتاب میں سات قرابت داروں سے نکاح کرنے سے منع فرمایا۔ اپنی کتاب میں میراث کو سات حصوں میں تقسیم فرمایا۔ ہم اپنے جسم کے سات اعضاء پر سجدہ کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سات بار کعبہ معظمہ کا طواف کیا، اور صفا مروہ کے درمیان سات بار سعی کی، جہرات پر سات مرتبہ رمی کی جاتی ہے اقامت دین کے لئے، یہ ان میں سے ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ لہذا میں بھی لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری راتوں میں دیکھتا ہوں، باقی اللہ بہتر جانتا ہے حضرت عمر کو تعجب ہوا آپ نے فرمایا: اس مسئلہ میں میرے ساتھ اس کے علاوہ کسی نے موافقت نہیں کی جس کے سر کی

کھوپڑی کا ابھی جوڑا بھی مکمل نہیں ہوا۔

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر کو آخری عشرے میں تلاش

کرو۔ پھر فرمایا: اے لوگو! ابن عباس کی طرح اس کو کون بیان کر سکتا ہے؟

۲۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: التَّمَسُّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْبَاقِيَّاتِ مِنْ

رَمَضَانَ، فِي التَّاسِعَةِ، وَالسَّابِعَةِ، أَوِ الْخَامِسَةِ - (۲۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی اٹیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں

رات میں تلاش کرو۔

ماہ رمضان تمام مہینوں کا سردار ہے

۲۹۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

سَيِّدُ الشُّهُورِ رَمَضَانُ، وَسَيِّدُ الْيَوْمِ الْجُمُعَةِ - (۲۹)

(۲۸)..... الجزء للحسن بن عرفة، حديث نمبر: ۴۴ تاريخ بغداد،

جلد: ۱۲، صفحہ: ۲۵۲

(۲۹)..... الغيلانيات، حديث نمبر: ۱۸۴ الشعب الايمان، حديث نمبر:

۳۶۳۸ المصنف لابن ابی شيبة، حديث نمبر: ۵۵۰۹ المعجم

الكبير، جلد: ۹، صفحہ: ۲۳۲

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رمضان مہینوں کا اور جمعہ دنوں کا سردار ہے۔

۳۰۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ غَالِبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطِيَّةَ الْمُحَارَبِيِّ

لِنَفْسِهِ:

إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي السَّمْعِ مِنِّي تَصَامِمٌ
وَفِي بَصَرِي غَضٌّ وَفِي مَنْطِقِي صُمْتُ
فَحَظُّي إِذَا مِنْ صَوْمِي الْجَوْعُ وَالظَّمَا
وَإِنْ قُلْتُ أَنِّي صُمْتُ يَوْمًا فَمَا صُمْتُ

عبدالرحمن بن عطیہ محاربؓ نے اپنے لئے شعر کہے:

جب میرے کانوں میں بہرا پن نہ پیدا ہوا اور آنکھیں پٹی نہ ہوں اور

زبان خاموش نہ رہے تو میرے روزے سے میرا حصہ فقط بھوک اور پیاس ہے۔

اگرچہ میں خود کو روزہ دار کہتا رہوں۔

☆☆☆☆☆

فضائل شهر رمضان

تصنيف

محدث كبير الحافظ الامام ابى بكر
عبد الله بن محمد ابن ابى الدنيا رحمة الله عليه

ترجمہ۔ تخریج۔ تحقیق

ابو الحياء محمد عرفان طریقتی قادری

حياء اسلامك سنٹر جائنه سكيم لاهور

امام ابن ابی الدنیا ایک نظر میں (۱)

نام و نسب:

آپ کا اصل نام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان القرشی البغدادی ہے۔ لیکن آپ امام ابن ابی الدنیا کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی ولادت ۲۰۸ھ میں ہوئی۔

آپ کے اساتذہ کرام:

آپ نے اپنے والد، احمد بن ابراہیم الموصلی، احمد بن ابراہیم الدورقی، علی ابن الجعد، ابراہیم بن المنذر الحزامی، خلف بن ہشام، زہیر بن حرب، عبد اللہ بن عون الخزار، سرتج بن یونس، سعید بن سلیمان واسطی، کامل بن طلحہ الجحدری، امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام ابو داؤد البجستانی اور دیگر بے شمار علماء و محدثین سے احادیث روایت کی ہیں۔

آپ کے تلامذہ:

امام ابن ابی الدنیا سے، امام ابن ماجہ، ابراہیم بن الجبید، حارث بن ابی اسامہ (اور یہ امام کے شیوخ سے ہیں)، عبد الرحمن بن ابی حاتم، ابو علی بن خزیمہ،

(۱) سیر اعلام النبلاء، ۱۳/۳۹۷

ابوالعباس بن عقدہ، عبداللہ بن اسماعیل بن بریہ الهاشمی، ابوبشر الدولابی سمیت کثیر محدثین نے احادیث روایت کیں اور آپ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا۔

آپ کی تصانیف:

آپ کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ نے زیادہ تر اصلاحی موضوعات پر قلم چلایا اور ایک صوفی کے جیسی خدمت انجام دی۔ آپ کی تصانیف میں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں:

الادب، الاخوان، الامر بالمعروف، التعجد، التوبہ، التوکل، الجہاد، الجوع، الجیران، حسن الظن، الحکم، الحوائج، النحول والتواضع، دلائل النبوة، فضائل القرآن، الفرع بعد الشدة، فضل رمضان، قضاء الحوائج، مجابی الدعوة، محاسبة النفس، من عاش بعد الموت، النوادر، الهوائف، الوجمل، الورع، الیقین۔ وغیرہم۔

آپ کے متعلق علماء کے اقوال:

ابوحاتم نے کہا: بغدادی صدوق ہیں۔ (۲)

امام ابن جوزی نے کہا: آپ صاحب مروت، ثقہ اور صدوق ہیں۔ (۳)

امام مزی نے کہا: حافظ الحدیث، صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ (۴)

(۲)..... البحر والتعدیل ۱۶۳/۵ (۳)..... المنتظم ۱۲۸/۵

(۴)..... تہذیب الکمال، ق ۳۶۷

امام ذہبی نے کہا: محدث، عالم اور صدوق ہیں۔ انکی تصانیف کثیر ہیں جن میں تعجب خیز معلومات ہیں۔ (۵)

امام ابن کثیر نے کہا: حافظ الحدیث، ہر فن کے مصنف، نفع بخش مشہور و معروف کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۶)

امام ابن حجر نے کہا: صدوق، حافظ اور صاحب تصانیف ہیں۔ (۷)
علامہ ابن تغری بردی نے کہا: آپ عالم، زاہد، متقی اور عبادت گزار ہیں۔ ان کی بہترین تصنیفات ہیں، آپ نے ایسے ایسے فنون پر کتابیں تحریر کیں کہ بعد کے لوگ ان فنون میں ان کے خوشہ چین ہیں۔ خلق کثیر نے ان سے احادیث روایت کیں ہیں اور علماء کرام ان کے ثقاہت، سچائی اور امانت داری پر متفق ہیں۔ (۸)

وفات:

۲۸ھ میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور بغداد کے مغربی جانب شونیز یہ نامی جگہ پر مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

(۵) تاریخ الحفاظ ۲/۶۷۷ و سیر اعلام النبلاء، ۱۳/۳۹۹

(۶) البدایہ والنہایہ ۱۱/۷۱

(۷) التقریب ۳۵۹۱

(۸) النجوم الزاہرة ۳/۸۶

بسم الله الرحمن الرحيم

رجب میں استقبال رمضان کی تیاریاں

۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَجَبَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔ (۱)
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رجب المرجب کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرماتے:

اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان کو بابرکت کر دے اور ہمیں (ماہ) رمضان تک پہنچا۔

شب برأت مغفرت اور بخشش کی رات

۲۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِكُلِّ بَشَرٍ مَا خَلَا مُشْرِكًا أَوْ إِنْسَانًا فِي قَلْبِهِ شَحْنَاءُ۔ (۲)

(۱)..... المسند للإمام احمد ۲۳۴۶..... المسند للبزار ۹۶۱..... الدعاء

للطبرانی ۹۱۱..... المعجم الاوسط ۲۳۴/۱..... عمل اليوم واليلة

۶۵۹..... الحلية الاولياء ۲۶۹/۶..... فضائل الاوقات، حديث نمبر:

۱۴..... لطائف المعارف، صفحہ: ۲۳۴..... مجمع الزوائد ۱۶۵/۲

(۲)..... مسند بزار ۸۰..... كتاب السنة لابی عاصم، حديث نمبر: ۵۰۹..... <

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نصف شعبان (شب برأت) کو پہلے آسمان پر نزول اجلال فرماتا ہے اور مشرک اور کینہ پرور انسان کے علاوہ سب کو بخش دیتا ہے۔

مسند ابی بکر للمروزی، حدیث نمبر: ۱۰۴ الکامل لابن عدی، ۳۰۹/۵
ابن عدی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔

میں کہتا ہوں محدثین کرام کا اصول ہے کہ جب حدیث منکر کے شواہد مل جائیں تو اس کی نکارت زائل ہو جاتی ہے اور اس حدیث کے متعدد شواہد موجود ہیں۔

(۱) اس حدیث کو معاذ بن جبل سے روایت کیا گیا ہے۔

السنة لابن ابی عاصم، حدیث نمبر: ۵۱۲ المعجم الکبیر للطبرانی، جلد: ۲۰، صفحہ: ۱۰۸
..... الصحیح لابن حبان، حدیث نمبر: ۵۶۶۵ حلیۃ الاولیاء، جلد: ۵، صفحہ: ۱۹۱۔

(۲) حضرت ابو موسیٰ اشعری سے بھی مروی ہے۔

السنن لابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۳۹۰ السنة لابن عاصم، حدیث نمبر: ۵۱۰

(۳) حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا گیا ہے:

المسند البزار، حدیث نمبر: ۲۰۴۶

(۴) ابو ثعلبہ خثنی سے روایت کی گئی

السنة لابن ابی عاصم، حدیث نمبر: ۵۱۱

(۵) عوف بن مالک سے بھی مروی ہے۔

۳۔ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ، قَالَ: أَذْرَكْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أُنْسَهُ، إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ لِكُلِّ عَبْدٍ، إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔

حضرت کثیر بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول ﷺ و رضی اللہ عنہم کو ایسی حدیث بیان کرتے ہوئے پایا جسے میں بھولا نہیں (اور وہ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو ہر (مومن) بندے کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور بدعتی کے۔

المسند للإمام احمد، حدیث نمبر: ۶۶۵۳

(۶) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

الجامع للترمذی، حدیث نمبر: ۷۳۹..... السنن لابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۳۸۹

..... المسند للإمام احمد، حدیث نمبر: ۲۶۰۷۷

غیر مقلدین کے اب تک کے سب سے بڑے محدث شیخ ناصر الدین البانی رقمطراز ہیں:

و جملة القول ان الحديث بمجموع هذه الطرق صحيح بلا ريب

الصحة تثبت باقل منها عددا ما دامت سالمة من الضعف الشديد كما هو الشأن

في هذا الحديث۔ (سلسلة الاحاديث الصحيحة، زیر حدیث نمبر: ۱۱۴۴)

یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ ان طرق کے سبب بلا شک و ریب یہ حدیث صحیح ہے۔

صحت تو اس سے بہت کم طرق سے ثابت ہو جاتی ہے جب کہ حدیث شدید قسم کے ضعف سے

سلامت ہو جیسا کہ یہ حدیث سلامت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

۴۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: ذَكَرَ النِّصْفَ مِنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ الدُّنُوبَ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمٍ كُلِّبٍ۔ (۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پندرہویں شعبان کا ذکر کیا تو فرمایا:

اس رات اللہ تعالیٰ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

۵۔ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةٍ، قَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ فِيهِ مِنَ الدُّنُوبِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ، سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يُفَسِّرُ الْمَشَاحِنَ، فَقَالَ: كُلُّ صَاحِبٍ بِدْعَةٍ فَارَقَ عَلَيْهَا أُمَّتَهُ۔ (۵)

کثیر بن مرہ کہتے ہیں کہ اس رات اللہ تعالیٰ مشرک اور بدعتی کے سوا سب لوگوں کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ عبد اللہ کہتے ہیں میں نے امام اوزاعی کو مشاحن کا معنی بیان کرتے ہوئے سنا کہ مشاحن ہر وہ بدعتی ہے جس کی وجہ سے

(۴)..... السنن لابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۳۸۹..... المسند للامام احمد، حدیث

نمبر: ۲۶۰۷۷۔ حدیث صحیح ہے اس کی تحقیق ہم حدیث نمبر دو کے تحت کر آئے ہیں۔

(۵)..... امام دارقطنی نے اس اثر کو ”النزول“، حدیث نمبر: ۸۳ کے تحت روایت کیا ہے۔

یہ اثر کثیر بن مرہ پر موقوف ہے لیکن یہ روایت مرفعا پہلے گزر چکی ہے۔

امت میں افتراق پیدا ہو۔

شب برأت میں پورے سال کے امور لکھے جاتے ہیں

۶۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ بْنِ الْأَخْنَسِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بِمُقْطَعِ الْأَجَالِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى شَعْبَانَ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَنْكِحُ وَيُولِدُ لَهُ وَقَدْ خَرَجَ اسْمُهُ فِي الْمَوْتَى۔ (۶)

عثمان بن ابوالمغیرہ بن الاخنس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک کی اموات کو لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ ایک آدمی نکاح کرتا ہے، اس کے اولاد ہوتی ہے حالانکہ اس کا نام مردوں کی فہرست میں لکھا ہوتا ہے۔

۷۔ عَنْ عَكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾ قَالَ: لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يُدَبِّرُ أَمْرَ السَّنَةِ، وَيُنْسَخُ الْأُمُورَ مِنَ الْأَحْيَاءِ وَيُكْتَبُ الْحَاجُّ فَلَا يَنْقُصُ مِنْهُمْ وَلَا يَزِيدُ فِيهِمْ أَحَدٌ۔ (۷)

(۶)..... حدیث مرسل: تفسیر ابن کثیر: ۱۲۴/۴..... لطائف

المعارف لابن رجب، صفحہ: ۲۵۶..... تفسیر ابن جریر ۱۰۹/۱۳

..... الشعب الايمان، حدیث نمبر: ۳۸۳۹..... تفسیر بغوی، ۲۲۸/۷..... کنز

العمال ۴۲۷۸۰..... اتحاف السادة المتقين ۲۸۱/۱۰

(۷)..... تفسیر ابن جریر ۱۰۹/۱۳، الترغیب والترہیب للاصبہانی، حدیث نمبر: ۱۸۵۵

حضرت عکرمہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

شعبان کی پندرہویں رات میں پورے سال کے کاموں کی تدبیر کی جاتی ہے اور زندوں کی موت اور حاجیوں کی قسمت میں حج لکھ دیا جاتا ہے اور پھر اس میں کمی بیشی نہیں کی جاتی۔

۸۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي شَهْرِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ ، وَذَلِكَ لِأَنَّهُ يُنْسَخُ فِيهِ أَجَالُ مَنْ يَمُوتُ إِلَى الْعَامِ الْمُقْبِلِ - (۸)

عطا بن یسار کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (رمضان شریف کے علاوہ) شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے نہ رکھا کرتے تھے کیونکہ اس مہینے میں آئندہ سال مرنے والوں کی موت مقدر کر دی جاتی ہے۔

(۸).....المصنف لابن ابی شیبہ، حدیث نمبر: ۹۷۶۴

ابویعلیٰ نے مسند، حدیث نمبر ۴۹۱۱ کے تحت حضرت عائشہ صدیقہ سے ایک روایت کی ہے جو اس حدیث کی ہم معنی ہے۔ آپ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ روزے رکھنے کیلئے آپ کے نزدیک سب سے محبوب مہینہ شعبان ہے، (ایسا کیوں ہے؟) فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس سال (میں ہونے والی) اموات کو لکھ دیتا ہے لہذا مجھے یہ پسند ہے کہ جب میری وفات کا وقت لکھا جائے تو میں روزہ دار ہوں۔، واللہ اعلم

موت سے قبل جنت کی خوشخبری

۹۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَفَعَهُ، قَالَ: مَنْ صَلَّى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ رَمَضَانَ وَلَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِائَةً رَكْعَةً يَقْرَأُ فِيهَا ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ أَلْفَ مَرَّةٍ، لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُبَشَّرَ بِالْجَنَّةِ۔

حضرت محمد بن علی مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ جس نے رمضان المبارک اور شعبان المعظم کی پندرہویں رات کو سو رکعت نوافل ادا کئے اور ان میں ہزار مرتبہ ”قل هو الله احد“ (پوری سورت) تلاوت کی تو جب تک اسے جنت کی خوشخبری نہ مل جائے موت نہیں آئے گی۔

ماہ رمضان اور اس کی فضیلت کا بیان

۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (۱۰)

(۱۰).....المسند للإمام احمد، حديث نمبر: ۱۰۱۲۳.....المسند

الطحاوي، حديث نمبر: ۲۳۶۰.....الصحيح للبخاري، حديث

نمبر: ۱۹۰۱.....الصحيح لمسلم، حديث نمبر: ۷۶۰

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ ماہ رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ لیلة القدر میں قیام کیا (نماز تراویح اور نوافل ادا کئے) اس کے بھی گزشتہ تمام گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

۱۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَعَرَفَ حُدُودَهُ، وَحَفِظَ مَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَحَفَّظَ، كُفِّرَ مَا قَبْلَهُ۔ (۱۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے، اس کی حدود کو پہچانا اور جن کاموں سے محفوظ رہنا تھا ان سے محفوظ رہا تو اس کے پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیا گیا۔

۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا

(۱۱).....المسند للإمام احمد، حديث نمبر: ۱۱۵۲۴.....المسند لابی یعلیٰ

، حديث نمبر: ۱۰۵۸.....الصحیح لابن حبان، حديث نمبر: ۳۴۳۳.....

الحلیلة لابی نعیم، جلد: ۸، صفحہ: ۱۸۰.....الشعیب الایمان، حديث نمبر:

۳۶۲۳.....فضائل الاوقات، حديث نمبر: ۵۳

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ - (۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ ماہ رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ لیلة القدر میں قیام کیا (نماز تراویح اور نوافل ادا کئے) اس کے بھی گذشتہ تمام گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔

۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ: قَدْ جَاءَكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ، افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَيُغْلَقُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ فَهْرٍ، مَنْ حَرَّمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حَرَّمَ - (۱۳)

(۱۲)..... الصحيح للبخاری، حدیث نمبر: ۲۰۱۴..... المسند للحمیدی، حدیث نمبر: ۹۵۰..... السنن للنسائی، حدیث نمبر: ۲۲۰۱..... المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۷۶۸۴..... السنن لابن داود، حدیث نمبر: ۱۳۷۲..... الصحيح لابن خزيمة، حدیث نمبر: ۱۸۹۴

(۱۳)..... الترغیب والترہیب ۹۸/۲..... المصنف لابن ابی شیبہ، حدیث نمبر: ۸۸۶۷..... المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۷۱۵۱..... <

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ ماہ رمضان کا
روزہ رکھا تو اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے ایمان کی
حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ لیلة القدر میں قیام کیا (نماز تراویح اور نوافل
ادا کئے) اس کے بھی گذشتہ تمام گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

۱۱۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ
رَمَضَانَ، وَعَرَفَ حُدُودَهُ، وَحَفِظَ مَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَحَفَّظَ، كُفِّرَ
مَا قَبْلَهُ۔ (۱۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
جس نے رمضان کے روزے رکھے، اس کی حدود کو پہچانا اور جن کاموں
سے محفوظ رہنا تھا ان سے محفوظ رہا تو اس کے پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیا گیا۔
۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَ صَامِ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا

(۱۱)..... المسند للإمام احمد، حديث نمبر: ۱۱۵۲۴..... المسند لابی یعلیٰ

، حديث نمبر: ۱۰۵۸..... الصحيح لابن حبان، حديث نمبر: ۳۴۳۳.....

الحلیة لابی نعیم، جلد: ۸، صفحہ: ۱۸۰..... الشعیب الایمان، حديث نمبر:

۳۶۲۳..... فضائل الاوقات، حديث نمبر: ۵۳

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ ماہ رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ لیلة القدر میں قیام کیا (نماز تراویح اور نوافل ادا کئے) اس کے بھی گزشتہ تمام گناہوں کو معاف کر دیا گیا۔

۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ: قَدْ جَاءَكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ، افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَيُغْلَى فِيهِ الشَّيَاطِينُ، فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ فَهْرٍ، مَنْ حَرَّمَ نَحِيرَهَا فَقَدْ حَرَّمَ۔ (۱۳)

(۱۲)..... الصحيح للبخاری، حدیث نمبر: ۲۰۱۴..... المسند للحمیدی،

حدیث نمبر: ۹۵۰..... السنن للنسائی، حدیث نمبر: ۲۲۰۱..... المسند

للامام احمد، حدیث نمبر: ۷۶۸۴..... السنن لابن داود، حدیث نمبر:

۱۳۷۲..... الصحيح لابن خزيمة، حدیث نمبر: ۱۸۹۴

(۱۳)..... الترغیب والترہیب ۹۸/۲..... المصنف لابن ابی شیبہ، حدیث

نمبر: ۸۸۶۷..... المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۷۱۵۱..... <

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ماہ رمضان کی آمد پر خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تمہارے پاس ماہ رمضان آ رہا ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دیئے ہیں۔ اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔ اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی ہے۔

۱۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کی حالت میں فواید کی نیت کے ساتھ ماہ رمضان کا

السنن للنسائی، حدیث نمبر: ۷۱۰۵..... فضائل الاوقات، حدیث نمبر:

۳۴..... الشعب الايمان، حدیث نمبر: ۳۲۰۰

(۱۴)..... المصنف، حدیث نمبر: ۸۸۷۵..... المسند للامام احمد، حدیث

نمبر: ۷۱۷۳..... الصحيح للبخاری، حدیث نمبر: ۳۸..... السنن للنسائی،

حدیث نمبر: ۲۲۰۳..... السنن لابن ماجه، حدیث نمبر: ۲۶۴۱..... الصحيح

لابن حبان، حدیث نمبر: ۳۴۳۲۔

روزہ رکھا تو اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ: قَدْ جَاءَكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ، افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَيُغْلَقُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حَرَّمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حَرَّمَ- (۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو ماہ رمضان کی آمد پر خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس ماہ رمضان آ رہا ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دیئے ہیں۔ اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو باندھ دیا جاتا ہے۔ اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی ہے۔

ماہ رمضان میں مومن اور منافق کا فرق

۱۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ، لَقَدْ أَظْلَكُمْ شَهْرٌ مَا أَظْلَ شَهْرٌ قَطُّ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْهُ، وَلَا آتَى عَلَى الْمُنَافِقِينَ شَهْرٌ قَطُّ أَضْرُّ عَلَيْهِمْ مِنْهُ، إِنَّ اللَّهَ لَيَكْتُبُ نَوَافِلَهُ

(۱۵)..... دیکھئے حدیث نمبر: ۱۳ کی تخریج۔

وَأَجْرُهُ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَعْدُ فِيهِ الْقُوَّةُ لِلْعِبَادَةِ، وَإِنَّ
الْمُنَافِقَ لَيَعْدُ فِيهِ الْغَفْلَاتُ، فَهُوَ غَنَمٌ لِلْمُؤْمِنِ، وَوِزْرٌ عَلَى الْمُنَافِقِ
أَوْ كَلِمَةٌ نَحْوَهَا۔ (۱۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اس ذات کی قسم جو قسم کے لائق ہے، تم پر ایسا مہینہ (رحمت بن کر) چھایا
ہے جس سے بہتر کوئی مہینہ مومنوں پر نہیں آیا۔ اور منافقوں پر اس سے سخت مہینہ
کوئی نہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کے نوافل اور اس کے اجر کو شروع ہونے
سے پہلے ہی لکھ دیتا ہے۔ اور کوئی شک نہیں کہ مومن میں اس مہینے میں عبادت کی
قوت لوٹائی جاتی ہے اور منافق میں غفلت، اور مومن کیلئے یہ مہینہ غنیمت اور منافق
کیلئے بوجھ ہے۔ (راوی کہتے ہیں) یا اس سے ملتا جلتا کوئی جملہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۔ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ، قَالَ، قُلْتُ لَأَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ: حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ فَرَضَ عَلَيْكُمْ صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَسَنَ لَكُمْ
قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، خَرَجَ مِنَ الذُّنُوبِ كَيَوْمِ

(۱۶)..... المصنف لابن ابی شیبہ، حدیث نمبر: ۸۸۷۶..... المسند للامام

احمد، حدیث نمبر: ۸۸۷۹..... الصحيح لابن خزيمة، حدیث نمبر: ۱۸۸۴.....

فضائل رمضان ۲۴ و ۲۵..... فضائل الاوقات، ۵۴

وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (۱۷)

نضر بن شیبان بیان کرتے ہیں میں نے سلمہ بن عبد الرحمن سے کہا مجھے کوئی ایسی بات سناؤ جو تم نے اپنے والد سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو انہوں نے یہ حدیث بیان کی:

بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور اس میں قیام کو سنت قرار دیا ہے۔ جس نے اس ماہ مبارک کے روزے رکھے اور ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ اس میں قیام کیا تو وہ گناہوں سے یوں پاک ہو گیا جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

ماہ رمضان میں امت مصطفیٰ ﷺ کی پانچ خصوصیات

۱۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُعْطِيََتْ أُمَّتِي فِي رَمَضَانَ خَمْسُ خِصَالٍ۔ لَمْ تُعْطِهِنَّ أُمَّةٌ كَانَتْ قَبْلَهُمْ: خَلُوفٌ فَمِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللَّهِ، أَطِيبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُفْطَرُوا، وَتُصْفَدُ مُرْدَّةُ الشَّيَاطِينِ، فَلَا يَصِلُونَ إِلَى مَا كَانُوا يَصِلُونَ إِلَيْهِ، وَيُزَيَّنُ اللَّهُ جَنَّتَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ، فَيَقُولُ:

(۱۷)..... السنن للنسائی، حدیث نمبر: ۲۲۰۷..... السنن لابن ماجہ، حدیث

نمبر: ۱۳۲۸..... المسند للإمام احمد، حدیث نمبر: ۱۲۲۰..... الصحيح

لابن خزيمة، حدیث نمبر: ۲۲۰۱..... فضائل رمضان لابن شاہین، حدیث

نمبر: ۲۸..... فضائل اللوات للبيهقي، حدیث نمبر: ۴۲۔

يُؤْثِرُكَ عِبَادِي الصَّالِحُونَ أَنْ يُلْقُوا عَنْهُمْ الْمَوْئِدَةَ وَالْأَذَى،
وَيَصِيرُوا إِلَيْكَ، وَيَغْفِرُ لَهُمْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ۔
فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِمَّا لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ لَا، وَلَكِنْ
الْعَامِلَ إِنَّمَا يُؤْتَى أَجْرُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ عَمَلِهِ۔ (۱۸)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو اس
سے پہلی امتوں کو عطا نہیں ہوئیں۔

(۱) روزہ داروں کے منہ کی خوشبو اللہ عزوجل کے نزدیک کستوری سے
بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

(۲) اور فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک
کہ وہ روزہ نہ افطار کر لیں۔

(۳) سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکتے

(۱۸)..... المسند للإمام احمد، حدیث نمبر: ۷۹۲۲..... قیام رمضان
للمروزی معہ مختصرہ للمقریزی، حدیث نمبر: ۴۸..... المسند للبزار،
حدیث نمبر: ۹۶۳..... مشکل الآثار للطحاوی ۴/ ۱۴۶..... الترغیب
والترہیب للصبہانی، حدیث نمبر: ۱۷۵۷..... فضائل الاوقات للبیہقی،
حدیث نمبر: ۳۵

جہاں تک پہنچ جایا کرتے تھے۔

(۴) اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو سجاتا ہے، پھر فرماتا ہے: قریب ہے کہ

میرے صالح بندوں پر سے اذیت و تکلیف کو ہٹا دیا جائے اور وہ تجھ میں داخل ہوں۔

(۵) رمضان المبارک کی آخری رات کو ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ

”شب قدر“ ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ جب مزدور اپنا کام مکمل کرتا ہے تو اس کو اس کی

مزدوری دی جاتی ہے۔ (یعنی ماہ رمضان کی آخری رات مزدوری لینے کی رات

ہے، کیونکہ اس رات ماہ رمضان کی عبادات ختم ہوتی ہیں۔)

کچھ جنتیں خاص طور پر تیار کی گئی ہیں

۱۹۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ

اللَّهَ - تَبَارَكَ وَتَعَالَى - بَنَى جَنَّاتٍ كُلُّهَا مِنْ يَاقُوتٍ أَحْمَرَ، أَسَاسُهَا

وَأَعَالِيهَا سَبْكَتٌ بِالذَّهَبِ، هَلْجَتُهَا سُتُورُ السُّنْدُسِ وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَكُلُّ

جَنَّةٍ طُولُهَا مِائَةُ عَامٍ وَعَرْضُهَا مِائَةُ عَامٍ، فِي كُلِّ جَنَّةٍ مِائَةُ أَلْفِ قَصْرِ،

فِي كُلِّ قَصْرِ قُبَّةٌ بَيْضَاءُ، سَمَازُهَا زَبَرُ جَدِّ الْأَخْضَرِ، إِلَّا نَهَارُ تَطَرُّدٍ فِي

حَيْطَانِهَا، وَالْأَشْجَارُ دَائِيَةٌ عَلَيْهَا، يَقُولُ: هَذِهِ الْجَنَّةُ صَاحِبُهَا يَنْعَمُ فَلَا

يَأْسَ، وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ، لَا تَبْلَى لِيَابُكَ، وَلَا يَفْنَى شَبَابُكَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: تِلْكَ جَنَّاتُ بُنِيَتْ لِمَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ، يَهْبِهَا اللَّهُ لَا هِلَهَا

يَوْمَ الْفِطْرِ - (۱۹)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی جنتیں تیار فرمائی ہیں جو تمام کی تمام سرخ یا قوت سے بنی ہیں، ان کی بنیادوں اور دیواروں پر سونا چڑھایا گیا ہے، ان کی چھتیں سندس اور استبرق کی بنی ہیں۔ ہر جنت کی لمبائی سو سال کی مسافت جتنی ہے۔ ہر جنت میں ایک لاکھ محلات ہیں اور ہر محل میں نورانی منبر ہے۔ ان کی چھتیں سبز زبرجد کی بنی ہیں۔ ان کے صحنوں میں نہریں بہتی ہیں اور ان پر درختوں نے سایے کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”یہ جنتیں ہیں جن میں داخل ہونے والا آسائشوں میں رہے گا کبھی مایوس نہ ہوگا، ہمیشہ رہے گا کبھی موت نہ آئے گی“ نہ تیرے کپڑے پھٹیں گے اور نہ تیری جوانی زائل ہوگی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جنتیں ماہ رمضان کا روزہ رکھنے والے کیلئے بنائی گئی ہیں۔ فطر کے روز اللہ تعالیٰ یہ روزے داروں کو ہبہ کر دیتا ہے۔

ماہ رمضان کی خاص دعا

۲۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا اسْتَهَلَ هِلَالَ شَهْرِ رَمَضَانَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالْعَافِيَةِ الْجَلَّةِ،

وَرَفَعَ الْأَسْقَامَ، وَالْعَوْنِ عَلَى الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ،
 اللَّهُمَّ سَلِّمْنَا لِرَمَضَانَ وَسَلِّمَهُ لَنَا، وَتُسَلِّمُهُ مِنَّا حَتَّى يَخْرُجَ رَمَضَانُ
 وَقَدْ غَفَرْتَ لَنَا وَرَحِمْتَنَا وَعَفَوْتَ عَنَّا ثُمَّ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ بَوَّجُهُ،
 فَيَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ هَذَا أَبْوَابَ الْجَنَانِ، وَنَادَى مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ: هَلْ
 مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرُ لَهُ؟ اللَّهُمَّ أَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ
 خَلْفًا وَعَجِّلْ لِكُلِّ مُمَسِّكِ تَلْفًا، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ نَادَى مُنَادٍ
 مِنَ السَّمَاءِ: الْيَوْمُ يَوْمُ الْجَائِزَةِ، فَأَغْدُوا فَبَادِرُوا خُذُوا جَوَائِزَ
 كُمْ۔ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: جَوَائِزُ۔ لَا تُشَبَّهُ جَوَائِزَ إِلَّا مَرَاءِ۔ (۲۰)

(۲۰)..... کنز العمال، حدیث نمبر: ۲۴۲۸۸

اس حدیث کے بعض اجزاء کے شواہد موجود ہیں جن سے اس کا حسن ہونا ثابت ہے۔ صحیح ابن حبان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند دیکھتے تو دعا فرماتے ”اے اللہ! اس چاند کو ہمارے لئے امن اور ایمان والا، سلامتی اور اسلام والا بنا دے۔“

دوسرا فقرہ امام طبرانی نے ”الدعاء“ میں روایت کیا ہے، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ان کرتے ہیں کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ کلمات تعلیم فرماتے:

”اے اللہ! مجھے رمضان (میں عبادات کرنے کیلئے) سلامتی عطا فرما۔ اور رمضان کو میرے لئے سلامتی والا بنا اور میری طرف سے اسے قبول فرما۔.....“

حضرت امام ابو جعفر (امام محمد باقر) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رمضان کا مبارک مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے: اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے امن و امان، سلامتی، اسلام، عافیت، بیماریاں رفع کرنے والا، نماز اور تلاوت پر مددگار بنا دے۔ اے اللہ ہمیں رمضان کیلئے اور اس کو ہمارے لئے سلامت رکھ۔ اور اس کے گزر جانے تک ہمیں تندرستی نصیب فرما۔ بے شک تو نے ہمیں بخشا، ہم پر رحمت کی اور درگزر فرمایا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف چہرے کر کے فرماتے۔ اے لوگو! یہ جنتوں کے دروازے ہیں اور ایک منادی ندادے رہا ہے۔ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اسے عطا کیا جائے، ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اسے بخش دیا جائے۔ اے اللہ ہر خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ عطا فرما اور ہر روک لینے والے کے (اجر کو) تلف کرنے میں جلدی فرما۔

حتیٰ کہ جب عید کا دن ہوتا ہے تو آسمان سے ندادینے والا ندادیتا ہے اور کہتا ہے آج مہمان نوازی کا دن ہے پس تم صبح سویرے اٹھو اور مہمانی میں جلدی کرو۔ ابو جعفر کہتے ہیں یہ امراء کی مہمانی کی طرح نہیں ہے۔

۲۱۔ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَتَى عَلَيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ صَحِيحًا مُسْلِمًا صَامَ نَهَارَهُ، وَصَلَّى وَرَدًا مِنْ

اور تیسرا فقرہ جنت کے دروازے کھلنے، جہنم کے بند ہونے اور شیاطین کے جکڑے جانے کے متعلق حدیث صحیح سے ثابت اور معروف و مشہور ہے۔

لَيْلِهِ، وَغَضُّ بَصَرِهِ، وَحِفْظُ فَرْجِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَحَافِظُ عَلَى صَلَاتِهِ مَجْمُوعَةً، وَبَكْرٍ إِلَى جَمْعِهِ، فَقَدْ صَامَ الشَّهْرَ وَاسْتَكْمَلَ الْآجَرَ، وَأَذْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَفَازَ بِجَائِزَةِ الرَّبِّ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: جَائِزَةُ لَا تُشَبَّهُ جَوَائِزَ الْآمَرَاءِ۔ (۲۱)

حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص نے اسلام اور تندرستی کی حالت میں رمضان کا مہینہ پایا پھر اس کے دن میں روزہ رکھا اور رات میں قیام کیا (نماز پڑھی) اپنی آنکھوں کو جھکا کر رکھا اپنی شرمگاہ، زبان اور ہاتھوں کی حفاظت کی اور تمام نمازوں کی حفاظت کی اور نیکیاں اکٹھی کرنے میں جلد بازی کی تو اس نے پورے مہینے کا روزہ رکھا اور پورا پورا اجر پایا اور لیلۃ القدر کو پایا اور اپنے رب کی مہمان نوازی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ ابو جعفر کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی مہمان نوازی امراء کی مہمان نوازی کی طرح نہیں ہے۔

جب رمضان کا چاند نظر آتا ہے تو

۲۲۔ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ:

إِذَا هَلَّ رَمَضَانُ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَصَفَقَتْ وَرَقُ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ الْحُورُ الْعَيْنُ إِلَى ذَلِكَ، فَيَقُلْنَ أَيُّ رَبِّ اجْعَلْ

لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجًا تَقْرَأُ عَنْهُمْ بِنَا، وَتَقْرَأُ عَنْهُمْ
 بِهِمْ، قَالَ: فَمِنْ عَبْدٍ صَامٍ رَمَضَانَ، إِلَّا زَوْجَهُ اللَّهُ مِنَ الْحُورِ
 الْعَيْنِ، مِمَّا نَعَتَ اللَّهُ. ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ [الرحمن:
 ۷۶]، لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفٍ، وَسَبْعُونَ أَلْفَ
 وَصِيفَةٍ لِحَاجَتِهَا، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ لَوْنٌ مِنَ الطِّيبِ، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ
 مِنْهُنَّ أَلْفُ وَصِيفٍ، فِي يَدِ كُلِّ وَصِيفٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا لَوْنٌ
 مِنَ الطَّعَامِ، يَجِدُ لِأَخِرِ لُقْمَةٍ مِنْهَا مَا يَجِدُ لِأَوَّلِهَا، وَيُعْطَى زَوْجُهَا
 مِثْلَ ذَلِكَ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتٍ، عَلَيْهِ أَكْلِيلٌ مِنْ يَاقُوتٍ، فِي
 سُورَانٍ مِنْ ذَهَبٍ، هَذَا لِكُلِّ يَوْمٍ صَامَةٍ مِنْ رَمَضَانَ سِوَى مَا عَمِلَهُ
 مِنَ الْحَسَنَاتِ - (۲۲)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرماتے ہوئے سنا کہ:

جب ماہ رمضان المبارک کا چاند نظر آتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک

(۲۲).....المسند لابى يعلى، حديث نمبر: ۵۲۷۳.....الصحیح لابن خزيمة،

حديث نمبر: ۱۸۸۶.....الترغيب والترهيب للافهاني، حديث نمبر:

۱۷۶۵.....الموضوعات لابن الجوزي ۱۸۸/۲.....المطالب العالة

۲۷۳/۱.....المعجم الكبير ۹۶۷/۲۲.....اسد الغابة ۲۸۷/۶

ہوا چلتی ہے اور جنت کے پتوں کو ہلاتی ہے تو بڑی آنکھوں والی حوریں اس کو دیکھ کر عرض کرتی ہیں، اے ہمارے رب! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے شوہر بنا جن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں اور ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں۔ (حضور ﷺ نے فرمایا) پس جو بھی بندہ ماہِ رمضان المبارک کا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ ان حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا ہے جن کی تعریف خود اس نے بیان فرمائی ہے:

”حور مقصورات فی العہام“

بڑی آنکھوں والی حوریں جو عیموں میں باپردہ ہیں۔

ان میں سے ہر عورت کیلئے حاجت برآری کے واسطے ستر ہزار خدمت گزار لڑکے اور ستر ہزار خدمت گزار لڑکیاں ہیں۔ اور ان میں سے ہر عورت کیلئے مختلف قسم کی عویشیں ہیں۔ اور ہر عورت کیلئے ایک ہزار خدمت گزار لڑکے ہیں جن میں سے ہر کسی کے ہاتھ میں سونے کا بڑا سا پیالہ ہے جس کے اندر مختلف قسم کے کھانے ہیں۔ آدمی اس میں سے آخری لقمے سے وہی (راحت و لذت) پائے گا جو پہلے لقمے سے پاتا ہے۔ اور ان عورتوں (حوروں) کے شوہر کو اسی کی مثل عطا کیا جائے گا، اور وہ یا قوت کے تخت پر ہوگا اور اس کے سر پر یا قوت کا تاج ہوگا اور اس کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہوں گے۔ اور یہ سب کچھ ماہِ رمضان کے ہر روزے کا بدلہ ہے اور روزے کے علاوہ جو نیکیاں کرے گا وہ اس کے علاوہ اجر

رکھتی ہیں۔

ماہ رمضان کی خصوصی برکات

۲۳ عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: تَسْبِيحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ

تَسْبِيحَةٍ فِي غَيْرِهِ۔ (۲۳)

امام زہری فرماتے ہیں:

ماہ رمضان میں ایک مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہنا غیر رمضان میں ہزار بار

سبحان اللہ کہنے سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔

۲۴۔ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، وَرَاحِدِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ

ﷺ قَالَ: ابْسِطُوا فِي النُّفَقَةِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَإِنَّ النُّفَقَةَ فِيهِ

كَالنُّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ (۲۴)

ضمیرہ بن حبیب اور راشد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ماہ رمضان میں خرچ کرو بے شک اس میں خرچ کرنا راہِ خدا میں خرچ کرنے کی مثل ہے۔

۲۵۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَشِيخَتَنَا

يَقُولُونَ: إِذَا حَضَرَ شَهْرُ رَمَضَانَ، قَدْ حَضَرَ مُطَهَّرٌ، وَيَقُولُونَ:

(۲۳)..... الترغيب والترهيب للاصبهانی ، حدیث نمبر: ۱۷۶۰

(۲۴)..... کنز العمال ، حدیث نمبر: ۲۳۶۷۲

اَنْبَسَطُوا بِالنَّفَقَةِ فِيهِ، فَإِنَّهَا تُضَاعَفُ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ،
وَيَقُولُونَ: التَّسْبِيحَةُ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فِي غَيْرِهِ۔

ابو بکر بن ابی مریم بیان کرتے ہیں، میں نے میرے مشائخ کو کہتے

ہوئے سنا:

جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو بے شک پاک کر دینے والا مہینہ آ گیا۔
اور وہ (مشائخ کرام) فرماتے ہیں اس مہینے میں خوشدلی سے خرچ کرو کیونکہ راہِ
خدا میں خرچ کرنے کی طرح اس کا اجر بھی دگنا کر کے عطا کیا جاتا ہے۔ اور اس مہینے
میں ایک تسبیح پڑھنا دوسرے مہینوں میں ہزار تسبیح پڑھنے سے افضل ہے۔

۲۶۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: إِنَّ كُلَّ يَوْمٍ يَصُومُهُ
الْعَبْدُ فِي رَمَضَانَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي غَمَامَةٍ مِنْ نُورٍ، فِي تِلْكَ
الْغَمَامِ قَصْرٌ مِنْ دُرٍّ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ بَابٍ مِنْ يَاقُوتٍ حُمْرَاءَ۔
قیس بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں:

ماہ رمضان کے جس دن میں ہمہ روزہ رکھے گا تو بروز قیامت وہ نور
کے بادل کی صورت میں آئے گا جس میں موتیوں کا بنا ہوا محل ہوگا اور اس کے
سرخ یاقوت کے ستر ہزار دروازے ہوں گے۔

اور فضائل میں مسجدوں کو معطر کرنا

۲۷۔ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ، وَحَمِيدُ

الطَّوِيلُ - رَحِمَهُمَا اللَّهُ - يَتَطَيَّبَانِ وَيَغْتَسِلَانِ لَا رُبْعَ وَعِشْرِينَ،
وَثَلَاثَ وَعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَيُحِبَّانِ أَنْ يُطِيبَ الْمَسْجِدَ
بِنُضُوحٍ - (۲۷)

حماد بن سلمہ بیان کرتے ہیں: ثابت بنانی اور حمید الطویل رحمہما اللہ تعالیٰ
رمضان المبارک کی چوبیسویں اور تیسویں کو غسل کرتے اور خوشبو لگاتے۔ اور
مسجدوں کو خوشبو سے معطر کرنا ان کو محبوب تھا۔

۲۸ - عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ وَخَيْثَمَةَ، قَالَا: كَانَ
يُقَالُ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ مِنْ عَامِهِ ذَلِكَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ -

علاء بن مسیب اپنے والد اور حضرت خثیمہ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا
جاتا تھا جس نے ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر اس سال اس کا
وصال ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔

۲۹ - عَنْ مَرْوَانَ الْمُقَفِّعِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
فَطَرَ قَالَ: ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَبَكَتِ الْأَجْرَانُ شَاءَ
اللَّهُ - (۲۹)

(۲۷)..... الترغيب والترهيب للاصبهاني، حديث نمبر: ۱۸۰۱

(۲۹)..... السنن لابی داود، حديث نمبر: ۲۳۵۷..... عمل اليوم واليلة

للنسائي، حديث نمبر: ۲۹۹..... عمل اليوم واليلة لابن السني.....

مروان المقفع بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ روزہ افطار کرتے تو فرماتے: پیاس چلی گئی، پینے خشک ہو گئے اور ان شاء اللہ اجر ثابت ہو گیا۔

اے عمر بن خطاب! اللہ تعالیٰ تیری قبر کو روشن کرے

۳۰۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: خَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْقَنَادِيلُ تَزْهَرُ، وَكِتَابُ اللَّهِ يُتْلَى فِي الْمَسَاجِدِ، فَقَالَ: نَوَّرَ اللَّهُ لَكَ يَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي قَبْرِكَ كَمَا نَوَّرْتَ مَسَاجِدَ اللَّهِ بِالْقُرْآنِ۔ (۳۰)

ابو اسحاق ہمدانی کہتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رمضان المبارک کی پہلی رات نکلے تو دیکھا کہ شمعیں روشن ہیں اور مساجد میں کتاب اللہ کی تلاوت کی جا رہی ہے، آپ نے فرمایا: اے عمر بن خطاب! اللہ تعالیٰ تیری قبر کو روشن کرے جیسے تو نے اللہ کی مسجدوں کو قرآن مجید سے روشن کر دیا۔

>..... حدیث نمبر: ۴۷۸..... السنن لدار قطنی ۶/ ۱۸۰..... المستدرک للحاکم

۴۲۲/۱..... السنین الکبریٰ للبیہقی، ۴/ ۲۳۹..... شرح السنة للبلغوی،

حدیث نمبر: ۱۷۴۰

(۳۰)..... الترغیب والترہیب، حدیث نمبر: ۱۷۹۲..... مختصر قیام اللیل

للمقریزی صفحہ: ۳۸

ماہ رمضان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطاب

۳۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَكِيمٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ : أَلَا إِنَّ هَذَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَلَمْ يَكْتُبْ عَلَيْكُمْ قِيَامَهُ ، فَمَنْ قَامَ مِنْكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ نَوَافِلِ الْخَيْرِ الْبَرِّ قَالَ اللَّهُ "وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ" وَمَنْ لَا فَلَيْتُمْ عَلَى فِرَاشِهِ ، وَلَيْتِي أَحَدُكُمْ أَنْ يَقُولَ : أَصُومُ إِنْ صَامَ فُلَانٌ ، وَأَقُومُ إِنْ قَامَ فُلَانٌ ، مَنْ صَامَ أَوْ قَامَ فَلْيَجْعَلْ ذَلِكَ لِلَّهِ ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ ، فَقَالَ : أَلَا لَا يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ ، ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ ، فَإِنْ أَهْمَى عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ، وَأَقِلُّوا اللَّغْوَ فِي مَسَاجِدِ اللَّهِ ، وَلْيَعْلَمْ أَحَدُكُمْ أَنَّهُ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَهَرَ الصَّلَاةَ ، أَلَا وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْا اللَّيْلَ يَفْسِقُ عَلَى الطَّرَافِ - (۳۱)

حضرت عبداللہ بن حکیم بیان کرتے ہیں جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس طرح سے خطاب فرماتے:

سنو یہی مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کئے اور اس کا قیام (نوافل) تم پر فرض نہیں کیا۔ سو جس نے اس مہینے میں قیام کیا تو یہ بہترین نفل

(۳۱).....المصنف لعبد الرزاق ، حدیث نمبر: ۷۷۴۸.....المصنف لابن ابی

شیبة ، حدیث نمبر: ۸۸۷۳.....فضائل اللوات للبیہقی ، حدیث نمبر: ۶۰

عبادت ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے ”وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ“ جس نے نفلی عبادت کی تو اس کیلئے بہتر ہے۔ اور جس نے قیام نہیں کرنا وہ اپنے بستر پر سو جائے۔ اور ہر شخص یہ کہنے سے بچے کہ فلاں روزہ رکھے گا تو میں بھی روزہ رکھوں گا اور فلاں قیام کرے گا تو میں بھی قیام کروں گا۔ جو بھی روزہ رکھے یا قیام کرے تو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے یہ عمل کرے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہاتھ کو بلند کیا اور فرمایا: تم میں کوئی رمضان المبارک سے پہلے روزہ نہ رکھے، سنو! تم چاند دیکھ کر ہی روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے ختم کرو۔ اگر آسمان صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو اور مساجد میں شور کم کیا کرو تم میں سے ہر شخص جان لے کہ جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے تو گویا وہ نماز میں ہی ہوتا ہے اور سن لو کہ جب تک پہاڑوں پر رات نہ دیکھ لو روزہ افطار نہ کیا کرو۔

حضرت کعب اور حضرت ابو ہریرہ کی ملاقات

۳۲۔ عَنْ [عَبْدِ اللَّهِ بْنِ] خَرَّاشٍ الْكُفَيْيِّ، قَالَ: التَّقَى أَبُو هُرَيْرَةَ وَكَعْبُ الْأَخْبَارِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: يَا كَعْبُ! كَيْفَ تَجِدُ هَذَا الشَّهْرَ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ - يَعْنِي: رَمَضَانَ - فَقَالَ كَعْبُ: لَا أُخْبِرُكَ حَتَّى تُخْبِرَ بِي مَا قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَقُومُ أَحَدٌ رَمَضَانَ وَيَصُومُهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، إِلَّا غُفِرَ لَهُ فَقَالَ كَعْبُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ

”حِطَّةُ“۔ (۳۲)

حضرت عبداللہ بن خراش کعمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہما کی ملاقات ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ نے کعب الاحبار سے پوچھا: اے کعب آپ اس مہینے (رمضان المبارک) کو کتاب اللہ میں کیسا پاتے ہو؟ تو حضرت کعب نے کہا نہیں بلکہ آپ فرمائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان المبارک کا روزہ رکھتا ہے، اس کی بخشش فرمادی جاتی ہے۔ تو کعب نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک کتاب اللہ میں ”حِطَّةُ“ یعنی مغفرت کا ذکر موجود ہے۔

مہینوں کا سردار

۳۳۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَيِّدُ الشُّهُورِ

شَهْرُ رَمَضَانَ، وَسَيِّدُ الْأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔ (۳۳)

(۳۲)..... التاريخ الكبير للبخاري ۱/۱ ۳۸۱..... الشعب الايمان، حديث

نمبر: ۳۶۱۶

(۳۳)..... الشعب الايمان، حديث نمبر: ۳۶۳۸..... المصنف لابن ابی شیبہ،

حديث نمبر: ۵۵۰۹..... مجمع الزوائد ۳/۱۴۰

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رمضان المبارک تمام مہینے اور جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے۔

۳۴: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ كَعْبٌ: أَلَا تُحَدِّثُنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الشَّهْرِ - يَعْنِي رَمَضَانَ - ؟ قَالَ كَعْبٌ: أَخْبَرَنِي أَنْتَ - قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَصُومُهُ أَحَدٌ وَيَقُومُهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، إِلَّا غُفِرَ لَهُ فَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: صَدَقَ اللَّهُ، إِنَّهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ لِحِطَّةٌ۔

حضرت عبداللہ بن حراش کعمی بیان کرے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہما کی ملاقات ہوئی تو حضرت ابو ہریرہ نے کعب الاحبار سے پوچھا: اے کعب آپ اس مہینے (رمضان المبارک) کو کتاب اللہ میں کیسا پاتے ہو؟ تو حضرت کعب نے کہا نہیں بلکہ آپ فرمائیے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت کے ساتھ رمضان المبارک کا روزہ رکھتا ہے، اس کی بخشش فرمادی جاتی ہے۔ تو کعب نے کہا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک کتاب اللہ میں ”حطۃ“ یعنی مغفرت کا ذکر موجود ہے۔

۳۵۔ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ وَخَيْثَمَةَ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ مِنْ عَامِهِ ذَلِكَ ، دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

علاء بن مسیب اپنے والد اور حضرت خثیمہ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا کہ جس نے ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر اس سال اس کا وصال ہو گیا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔

۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : شَهْرُ رَمَضَانَ يُكَفِّرُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِلَى شَهْرِ رَمَضَانَ الْمُقْبِلِ۔ (۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان (میں روزے رکھنا) اس رمضان سے اگلے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی

۳۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۳۶)..... اس حدیث کا معنی درست ہے لیکن الفاظ میں ضعف ہے، صحیح مسلم ۲۰۹/۱ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک رمضان دوسرے رمضان کے مابین ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے جب کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

ﷺ: أَوَّلُ شَهْرِ رَمَضَانَ رَحْمَةٌ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ۔ (۳۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
رمضان المبارک کا اول رحمت، درمیان مغفرت اور آخر جہنم سے آزادی ہے۔

کچھ روزے دار ایسے بھی ہیں

۳۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رُبُّ قَائِمٍ حِظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ الشَّهْرِ، وَرُبَّ صَائِمٍ حِظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْعَطَشُ۔ (۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
بہت سے قیام کرنے والوں کے حصے میں صرف تھکاوٹ اور بہت سے

(۳۷)..... الکامل لابن عدی، ۳/۱۱۳..... موضح اوہام الجمع والتفريق
للخطیب ۱۴۹/۲

(۳۸)..... المسند للامام احمد ۲/۲۷۳..... السنن لابن ماجہ، حدیث نمبر:
۱۶۹۰..... الصحيح لابن خزيمة، حدیث نمبر: ۱۹۹۷..... الصحيح لابن
حبان، حدیث نمبر: ۳۴۸۱۔

یہ حدیث حضرت ابن عمر سے بھی مروی ہے دیکھئے:

المعجم الكبير، حدیث نمبر: ۱۳۴۱۳..... مجمع الزوائد ۲/۳۰۲

روزہ داروں کے حھے میں صرف پیاس آتی ہے۔

۳۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَايَةً قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ يَوْمًا صَائِمًا فَلَا يَرِفْتُ وَلَا يَجْهَلُ، فَإِنْ أَمْرَزَ شَائِمُهُ أَوْ قَاتِلُهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ۔ (۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی شخص روزے کی حالت میں صبح کرے تو اپنی بیوی سے جماع نہ کرے اور نہ جہالت کا کوئی کام کرے اور جب کوئی شخص اسے گالی دینے لگے یا اسے قتل کرنے لگے تو کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔

روزہ صرف پیٹ کا نہیں ہوتا

۴۰۔ عَنْ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ، قَالَ: لِيَصُمْ مَعَكَ وَبَصْرُكَ وَلِسَانُكَ وَبَدَنُكَ، فَلَا تَجْعَلَ يَوْمَ فِطْرِكَ مِثْلَ يَوْمِ صَوْمِكَ، وَاتَّقِ أَدَى الْخَادِمِ۔

ابن الحنفیہ بیان کرتے ہیں کہ تمہارے کان، آنکھ، زبان اور بدن کو بھی روزہ دار بنانا چاہئے اور تم اپنے افطار کے دن کو روزہ کے دن جیسا نہ بناؤ اور خادم

(۳۹).....المسند للامام احمد، حدیث نمبر: ۷۳۴۴.....المسند للحمیدی،

حدیث نمبر: ۱۰۱۴.....الصحيح للبخاری، حدیث نمبر: ۱۸۹۴.....

الصحيح لمسلم، حدیث نمبر: ۱۱۵۱

کو اذیت دینے سے بچو۔

استقبال رمضان پر حضور ﷺ کا خطبہ

۱۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - ، قَالَ : خَطَبَنَا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ ، فَقَالَ :

أَيُّهَا النَّاسُ أَقَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ ، شَهْرٌ فِيهِ

لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً ، وَقِيَامَ لَيْلِهِ

تَطَوُّعًا ، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخُصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ ، كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً

فِيمَا سِوَاهُ ، وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ ، كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً

فِيمَا سِوَاهُ ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ ، وَشَهْرُ

الْمُوَاسَاةِ ، وَشَهْرٌ يُزَادُ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ ، مَنْ أَفْطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ

لَهُ مَغْفِرَةٌ مِنْ ذُنُوبِهِ ، وَعِتَقُ رَقَبَةٍ مِنَ النَّارِ ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرٍ مِنْ

غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ -

قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ ؟ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فْطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةٍ لَبَنٍ ، أَوْ

تَمْرَةٍ ، أَوْ شُرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا ، سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي

شُرْبَةٍ لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ -

وَهُوَ شَهْرُ أَوَّلِهِ رَحْمَةٌ، أَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ، مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ - غَفَرَ اللَّهُ لَهُ - وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ، فَاسْتَكْثِرُوا فِيهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: خَصْلَتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ - عَزَّوَجَلَّ - ، وَخَصْلَتَانِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا، أَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ: فَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَتَسْتَغْفِرُونَ، وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا: فَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الْجَنَّةَ، وَتَعُوذُونَ بِهِ مِنَ النَّارِ - (٤١)

حضرت سلیمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے، وہ مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض کئے اور اس کی رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا۔ جس نے اس مہینے میں بھلائی کی ایک خصلت کے ساتھ قرب حاصل کیا (یعنی ایک نفعی عبادت کی) وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا ہو۔ اور جس نے ماہ رمضان میں ایک

(٤١)..... الصحيح لابن خزيمة ١٩١/٣ فضائل الاوقات، حدیث نمبر:

٣٧..... الشعب الايمان، حدیث نمبر: ٣٦٠٨..... الترغيب والترهيب

للأصبهاني، حدیث نمبر: ١٧٥٣

فرض ادا کیا وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں ستر 70 فرض ادا کئے۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ایک دوسرے کا غم بانٹنے کا مہینہ ہے، اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینے میں کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروایا، اس کیلئے گناہوں کی بخشش ہے اور اس کی گردن دوزخ سے آزاد کر دی جائے گی۔ اور روزہ افطار کروانے والے کو روزے دار جتنا ثواب ملے گا اور اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر کسی کے پاس اتنا نہیں کہ وہ روزہ افطار کروا سکے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس آدمی کو بھی عطا فرمائے گا جو کسی کو دودھ کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور کے ساتھ یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کروائے۔ اور جو کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض سے سیراب کرے گا اور وہ پھر پیاسا نہ رہے گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے، درمیان مغفرت ہے اور آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جس نے اس مہینے میں اپنے غلام پر نرمی کی، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔ تم لوگ اس مہینے میں چار چیزوں کی کثرت کرو، دو کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کر لو گے اور دو ایسی ہیں جن سے تم بے نیاز نہیں رہ سکتے۔ پہلی دو ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور ”استغفار“ ہیں اور دوسری دو، جنت میں جانے کی دعا اور جہنم سے آزادی کی دعا ہیں۔

آخری عشرہ کی طاق راتوں میں عبادات کی کثرت

۴۲۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فِي شَيْءٍ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى كَانَ لَيْلَةَ سَابِعَةِ بَقِيَّتْ، قَالَ: فَقَامَ بِنَا إِلَى نَحْوِ مِنْ ثَلَاثِ اللَّيْلِ، قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَقُمْ لَيْلَةَ سَادِسَةِ بَقِيَّتْ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ خَامِسَةِ بَقِيَّتْ قَامَ إِلَى نَحْوِ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ نَفَلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ، قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا لَيْلَةَ رَابِعَةِ بَقِيَّتْ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ ثَالِثَةِ بَقِيَّتْ قَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ، قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السُّحُورُ، قَالَ: وَأَيُّقِظُ أَهْلَهُ وَبَنَاتَهُ وَنِسَاءَهُ۔ (۴۲)

حضرت جبیر بن نفیر حضرمی حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ماہ رمضان گزارنے کا موقع نصیب ہوا تو آپ ﷺ نے نفل قیام نہ فرمایا حتیٰ کہ سات راتیں باقی رہ گئیں

(۴۲)..... الجامع للترمذی، حدیث نمبر: ۸۰۶..... السنن للنسائی، حدیث

نمبر: ۱۶۰۴..... السنن لابن داود، حدیث نمبر: ۱۳۷۵..... السنن لابن ماجہ

، حدیث نمبر: ۱۳۲۷

تب آپ ﷺ ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے اور رات کے تہائی حصے تک قیام فرمایا۔ پھر چوبیسویں رات کو قیام نہ فرمایا اور جب پچیسویں رات آئی تو آدمی رات تک قیام فرمایا۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا آپ ﷺ نے ساری رات نماز کیوں نہ پڑھائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص امام کے ساتھ (باجماعت عشاء کی) نماز مکمل کرے تو اس کیلئے پوری رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے چھبیسویں رات کو قیام نہ فرمایا اور جب تین راتیں باقی رہ گئیں (یعنی ستائیسویں شب آئی) تو آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ اس قدر قیام فرمایا کہ ہمیں فلاح کے فوت ہو جانے کا خوف ہوا، راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا فلاح کیا ہے، فرمایا: سحری۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں، اپنی بیٹیوں اور بیویوں کو جگایا کرتے تھے۔

حضرت علی تراویح کی امامت کرواتے

۴۳۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَوْمُهُمْ فِي شَهْرِ

رَمَضَانَ۔ (۴۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رمضان المبارک میں لوگوں کو (نماز تراویح وغیرہ کی) امامت کرواتے تھے۔

(۴۳)..... المصنف لابن ابی شیبہ، حدیث نمبر: ۷۷۰۱

۴۴۔ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ: غَزَوْتُ عَلَى عَهْدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَلَاثَ غَزَوَاتٍ، وَلَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَهُ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ تَطَوُّعًا، وَكَانَ إِذَا فَرَغَ الْقَارِئُ، خَرَجَ فَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔

حضرت ابواشعث جدلی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؑ کے دور میں تین جنگوں میں شرکت کی اور میں نے ان کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نفلی قیام کیا۔ اور جب قاری نماز سے فارغ ہو جاتا تو آپؐ نکل جاتے اور تین وتر ادا کرتے۔

۴۵۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ: أَقَامَ بِهِمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَهْرَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: يَأْخُذُ بِكَلَامِ الصَّبِيَّانِ، وَاللَّهِ لَقَدْ قَامَ بِهِمْ۔

ابو بکر بن عیاش بیان کرتے ہیں، عطاء بن سائب سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ کیا حضرت علیؑ ماہ رمضان میں لوگوں کو قیام کرواتے تھے؟ تو آپؑ نے فرمایا: کیا بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو بخدا وہ لوگوں کو قیام کرواتے تھے (یعنی نوافل پڑھاتے تھے)

۴۶۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَامَ بِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ۔

حضرت عطاء بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ

ﷺ ماہ رمضان میں ان کو قیام کرواتے۔

۴۷۔ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: كَانَ يَوْمُنَا فِي

رَمَضَانَ فَيَقْرَأُ بِنَا عَشَرَ آيَاتٍ۔

ابو عبد الرحمن السلمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان

میں ہمیں نماز پڑھاتے اور اس میں دس آیات کی تلاوت فرماتے۔

۴۸۔ عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ

عِشْرِينَ لَيْلَةً مِنَ الشَّهْرِ، وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الثَّانِي،

فَإِذَا كَانَتْ الْعَشْرُ إِلَّا وَآخِرُ، تَخَلَّفَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ، فَكَانُوا

يَقُولُونَ: أَبَقَ أَبِي۔ (۴۸)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں

کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع کیا، وہ لوگوں کو (رمضان المبارک کی) بیس راتیں

نماز پڑھاتے تھے اور ان میں قنوت نہ پڑھتے سوائے نصف ثانی میں، اور جب

آخری عشرہ آتا تو اپنے گھر میں نماز پڑھنے لگتے اور لوگ کہتے کہ ابی دوڑ گئے ہیں۔

(۴۸)..... السنن لابن داود، حدیث نمبر: ۱۴۲۹..... المصنف لابن ابی

شیبہ، حدیث نمبر: ۶۹۳۵..... المعجم الاوسط ۵/۲۰۶..... السنن الکبری

للبيهقي ۴۹۸/۲

تراویح میں رکعت ہیں

۴۹۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: كَانُوا يُصَلُّونَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عَشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوُتْرُ ثَلَاثًا۔ (۴۹)

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ لوگ ماہ رمضان المبارک میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔

۵۰۔ عَنْ يُونُسَ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّاسَ قَبْلَ وَقْعَةِ ابْنِ الْأَشْعَثِ وَهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَكَانَ يَوْمُهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ، وَعِمْرَانُ الْعَبْدِيُّ، فَكَانُوا يُصَلُّونَ بِهِمْ عَشْرِينَ رَكْعَةً، وَلَا يَقْنُتُونَ إِلَّا فِي النِّصْفِ الثَّانِي، وَكَانُوا يَخْتَمُونَ الْقُرْآنَ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ماہ رمضان میں ابن الاشعث کے گھر کی جانب اکٹھے ہوتے ہیں اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق صحابی رسول ﷺ، سعید بن ابی الحسن، عمران العبدی ان کی امامت کرواتے۔ وہ لوگوں کو بیس رکعات تراویح پڑھاتے اور صرف نصف ثانی میں قنوت پڑھتے اور دو مرتبہ قرآن مجید کو ختم کرتے۔

(۴۹).....المصنف لابن ابی شیبہ، حدیث نمبر: ۷۶۸۸

تراویح پڑھنے کا ایک خوبصورت انداز

۵۱۔ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، قَالَ: كَانَ أَيُّوبُ السَّخْتْيَانِيُّ يَوْمُ أَهْلِ مَسْجِدِهِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَكَانَ يُصَلِّي فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِينَ آيَةً، وَيَقُومُ فِيمَا بَيْنَ التَّرْوِيحَتَيْنِ لِسَعَةِ بِثَلَاثِينَ آيَةً، يَقُولُ لَهُمُ: الصَّلَاةُ۔ الصَّلَاةُ، وَكَانَ إِذَا أَوْتَرَ دَعَا بِدُعَاءِ الْقُرْآنِ، وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ وَهُمْ سُكُوتٌ، وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ، يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِهِ، وَأَوْزِعْنَا بِهَدْيِهِ، وَاجْعَلْنَا --- تَوْبِيهِ لِلْأَحْرَامِ الَّذِي أَحْرَمَ فِيهِمَا [يَا لَف] فَكَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ دَعَا بِدُعَوَاتٍ، قَالَ: فَالتَّقَى حَمِيدٌ، وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَأَيُّوبُ، قَالَ حَمِيدُ الطَّوِيلُ لِيُونُسَ بِمَا عَلِمْتَ أَنَّ أَيُّوبَ قَدْ صَارَ يَقُصُّ، فَتَبَسَّمُوا۔ (۵۱)

ابن حوشب سے مروی ہے کہ حضرت ایوب سختیانی ماہ رمضان میں اپنی مسجد میں لوگوں کی امامت کرواتے اور ہر رکعت میں تیس آیات کی تلاوت فرماتے دو ترویحوں کے مابین تیس آیات کی مقدار بیٹھتے، لوگوں سے کہتے نماز، نماز۔ اور جب آپ وتر پڑھتے تو قرآنی دعائیں پڑھتے اور آپ کے پیچھے کھڑا آدمی آمین

(۵۱).....امام بیہقی نے اسے مختصر روایت کیا ہے۔ الشعب الایمان، حدیث نمبر: ۳۲۸۵

کہتا اور لوگ خاموش کھڑے رہتے۔ اور آپ کا آخری کلام رسول اللہ ﷺ پر درود شریف ہوتا، پھر یوں دعا کرتے: اے اللہ! ہمیں نبی کریم ﷺ کی سنت پر عامل بنا اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت کی طرف ہماری راہنمائی فرما اور ہمیں متقین کا پیشوا بنا۔ پھر آپ سجدے میں گر جاتے۔

جب عید الفطر کا دن آتا تو غسل کرتے اور احرام کے کپڑے دھوتے جن کو آپ احرام کیلئے استعمال کرتے تھے۔ اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو متعدد دعائیں پڑھتے۔

ایک مرتبہ حمید، یونس بن عبید اور ایوب کی ملاقات ہوئی تو حمید الطویل نے یونس سے کہا کیا تم جانتے ہو ایوب قصہ گو ہو گئے ہیں؟ پھر سب مسکرانے لگے۔
 ۵۲۔ عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُونُسَ حِينَ دَخَلَ شَهْرَ رَمَضَانَ، يَقُولُ: مَا أَعْلَمُ كُمْ يَقُولُ: اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ، فَإِذَا جَاءَتْ لَيْلَةُ أُخْرَى، قَالَ: اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔

حضرت ایوب کہتے ہیں جب ماہ رمضان شروع ہوا تو میں نے حجاج بن یوسف کو کہتے ہوئے سنا: مجھے تم میں سے کسی کے بارے علم نہ ہو کہ وہ کہتا ہے یہ رات لیلۃ القدر ہے اور جب دوسری رات آئے تو کہے یہ رات لیلۃ القدر ہے۔

۵۳۔ عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: كَانُوا يُصَلُّونَ عِشْرِينَ رَكْعَةً، فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْوَاخِرُ زَادَ تَرْوِيحَةً شُفْعَيْنِ۔

حضرت حسن کہتے ہیں لوگ بیس رکعتیں تراویح پڑھا کرتے تھے اور جب آخری عشرہ آتا تو ایک ترویجہ زیادہ کرتے۔

جو عبادت کی جائے ہمیشہ کی جائے اگرچہ تھوڑی ہو

۵۴۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - قَالَ حَدَّثْتُمْ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَلَمْ يَكُتَبْ عَلَيْكُمْ، إِنَّمَا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ، فَذُومُوا عَلَى الْقِيَامِ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ، وَلَا تَتْرُكُوهُ، فَإِنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ابْتَدَعُوا بِدْعَةً لَمْ يَكُتِبْهَا اللَّهُ بِتَرْكِهَا، قَالَ ﴿وَرُهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كُتِبَتْهَا عَلَيْهِمْ﴾ اِلَى آخِرِ الْآيَةِ - (۵۴)

صحابی رسول حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے (لوگوں سے) فرمایا: تم ماہ رمضان میں قیام کے متعلق باتیں کر رہے ہو حالانکہ وہ تم پر فرض نہیں کیا گیا اور تم پر صرف اس مہینے کے روزے فرض ہیں۔ اور اگر تم نے قیام کرنا ہی ہے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرو اور پھر اسے ترک نہ کرو۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ایسی عبادت خود پر لازم کر لی تھی جو اللہ تعالیٰ نے ان پر لازم نہ کی تھی اور انہوں نے یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کیا تھا لیکن وہ اس کی کما حقہ رعایت نہ کر

(۵۴)..... قیام رمضان للمروزی (مختصر للمقریزی) صفحہ: ۳۷)

سکے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ترک پر انہیں سزا دی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے،
﴿وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ﴾ الى آخر الآية۔

۵۵۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يُرَوِّحُنَا فِي رَمَضَانَ مَا يَذْهَبُ رَجُلٌ إِلَى سَلْعٍ مِنَ الْمَسْجِدِ۔ (۵۵)
حضرت زید بن وہب کہتے ہیں ماہ رمضان میں (تراویح کے دوران)
حضرت عمرؓ ہمیں (آرام کیلئے) اتنا وقت دیتے تھے کہ ایک آدمی مقام سلع تک جا
سکتا تھا۔

۵۶۔ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : كَانَ الْمُتَهَجِّدُونَ يُصَلُّونَ فِي
شَهْرِ رَمَضَانَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يُصَلُّونَ لَا نَفْسِهِمْ ، لَا يَأْتُمُونَ
بِإِمَامٍ۔ (۵۶)

(۵۵)..... السنن الكبرى للبيهقي ۴۹۷/۲

(۵۶)..... المصنف لابن أبي شيبة ، حديث نمبر: ۷۷۲۳..... شرح معاني

الاثار للطحاوي ۳۵۱/۱

(حضرت ابن سیرین کا سیدہ عائشہ سے سماع ثابت نہیں لیکن یہ اثر صحیح ہے۔ محدثین نے
حضرت عروہ کے طریق سے سیدہ عائشہ سے روایت کیا ہے۔

دیکھئے: الموطا للامام مالك ۱۱۶/۱..... السنن الكبرى ۸۸/۳

..... فضائل الاوقات ، حديث نمبر: ۱۳۰

حضرت ابراہیم بیان کرتے ہیں تہجد گزار لوگ ماہ رمضان میں مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھتے تھے۔ وہ اکیلے ہی نماز پڑھتے تھے کسی امام کی اقتداء نہ کرتے۔

۵۷۔ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَتْ تَأْمُرُ غَلَامًا لَهَا فَيُصَلِّي فِي رَمَضَانَ، يَقْرَأُ فِي الْمُصْحَفِ۔

ابن سیرین کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ایک غلام کو حکم دیتیں تو وہ رمضان المبارک میں نماز پڑھتا اور قرآن مجید کی تلاوت کرتا۔

روزہ افطار کرانے کی فضیلت

۵۷۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ فَطَرَ صَائِمًا فِي رَمَضَانَ مِنْ كَسْبٍ حَلَالٍ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ لَيْلِي رَمَضَانَ كُلَّهَا، وَصَافَحَهُ جِبْرِيلُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَمَنْ صَافَحَهُ جِبْرِيلُ يَرُقُّ قَلْبُهُ وَتَكَثَّرَ دُمُوعُهُ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ عِنْدَهُ؟ قَالَ: بِقُبْضَةٍ مِنْ طَعَامٍ قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ عِنْدَهُ؟ قَالَ: فَفُلْقَةٌ خُبْزٍ قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ عِنْدَهُ؟ قَالَ: فَمُدَّقَةٌ مِنْ لَبَنٍ قَالَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ ذَاكَ عِنْدَهُ؟ قَالَ: فَشُرْبَةٌ مِنْ مَاءٍ۔ (۵۷)

(۵۷)..... الکامل لابن عدی ۲۲۱/۲..... المحروحين لابن حبان ۱/۲۴۷

..... الموضوعات لابن الجوزی..... ۱۹۲/۲..... <

حضرت سلمان فارسی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 جو حلال کی کمائی سے ماہ رمضان کا روزہ افطار کراتا ہے تو فرشتے رمضان
 المبارک کی تمام راتوں میں اس کیلئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور لیلة القدر میں
 جبریل امین علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جس سے جبریل مصافحہ
 کریں اس کا دل نرم ہو جاتا ہے اور اسکی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں۔
 ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کے بارے میں کیا
 رائے ہے جس کے پاس یہ (مال و دولت) نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: چلو بھر
 کھانے سے کروادے، عرض کیا اگر کسی کے پاس اتنا بھی نہ ہو؟ فرمایا: روٹی کے
 ایک لقمے سے کروادے، عرض کیا اگر اتنا بھی نہ ہو، فرمایا دودھ کا ایک گھونٹ
 پلا دے، عرض کیا اگر یہ بھی نہ ہو تو؟ فرمایا: پانی کا ایک گھونٹ پلا کر روزہ افطار
 کروانے والے کیلئے بھی یہی اجر ہے۔

سحری میں برکت ہے

۵۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَاتٍ (۵۹)

>..... فضائل الاوقات للبيهقي، ۷۲..... الترغيب والترهيب للصبهاني،

حدیث نمبر: ۱۷۶۳

(۵۹)..... الصحيح للبخاری، حدیث نمبر: ۱۹۲۳..... <

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سحری کھایا کرو بے شک سحری میں برکت ہے۔

۶۰۔ عَنْ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ جَدِّهِ شَيْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاسْتَأْذَنْتُ وَتَنَحَّيْتُ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم
يَتَسَحَّرُ، فَقَالَ: هَلُمَّ أَبَا يَحْيَى الْغَدَاءَ قُلْتُ: إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ۔ قَالَ:
وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ، لَكِنْ مُؤَذِّنَا فِي بَصَرِهِ شَيْءٌ، فَأَذَّنَ قَبْلَ أَنْ يُطْلَعَ
الْفَجْرُ۔ (۶۰)

ابن ہبیرہ اپنے دادا حضرت شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ
فرماتے ہیں میں مسجد نبوی میں گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی اور کھانسی
کی، دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سحری تناول فرما رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آؤ ابویحییٰ
کھانا کھالو، میں نے عرض کیا میرا روزے کا ارادہ ہے، فرمایا: میرا بھی روزے کا
ارادہ ہے لیکن ہمارے مؤذن کی آنکھ میں کچھ ہے کہ اس نے طلوع فجر سے پہلے
ہی اذان پڑھ دی ہے۔

>.....الصحيح لمسلم، حديث نمبر: ۱۰۹۵.....المسند للبزار، حديث نمبر:

۹۷۶

(۶۰).....المعجم الكبير للطبراني، جلد: ۷، صفحہ: ۳۱۱.....حديث

نمبر: ۷۲۲۸.....مجمع الزوائد، ۳/۱۵۳

۶۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: نِعَمَ غَدَاءٍ الْمُؤْمِنِ السُّحُورُ، إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ۔ (۶۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کا اچھا کھانا، سحری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

۶۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْإِسْكَندَرَانِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْجَمَاعَةُ بَرَكَةٌ، وَالثَّرِيدُ بَرَكَةٌ، وَالسُّحُورُ بَرَكَةٌ، تَسَحَّرُوا فَإِنَّهُ يَزِيدُ فِي الْقُوَّةِ، تَسَحَّرُوا وَلَوْ عَلَى جُرْعَةٍ مِنْ مَاءٍ، صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَى الْمُتَسَحِّرِينَ۔ (۶۲)

حضرت ابوسعید الاسکندرانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۶۱)..... کنز العمال ، حدیث نمبر: ۲۳۹۸۴..... مجمع البحرین، حدیث

نمبر: ۱۵..... الصحيح لابن حبان ، حدیث نمبر: ۴۳۶۷

(۶۲)..... المعجم الكبير للطبرانی ، حدیث نمبر: ۶۱۲۷..... الشعب الايمان

، حدیث نمبر: ۷۵۲۰..... مجمع الزوائد ۱۵۱/۳،..... الترغيب

والترهيب، ۱۳۷/۲

جماعت میں برکت ہے، ٹرید میں برکت ہے، سحری میں برکت ہے۔ تم لوگ سحری کیا کرو بے شک یہ قوت میں اضافہ کرتی ہے۔ سحری کرو اگرچہ پانی کے ایک گھونٹ سے ہی کرو، سحری کرنے والوں پر اللہ کی رحمتیں ہیں۔

۶۳۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اسْتَعِينُوا بِقَائِلَةِ النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ، وَاسْتَعِينُوا بِأَكْلَةِ السَّحْرِ عَلَى الصِّيَامِ۔ (۶۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن کے وقت قیلولہ کر کے رات کے قیام میں مدد لیا کرو اور سحری کھا کر روزہ رکھنے پر مدد حاصل کیا کرو



(۶۳)..... السنن لابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۶۹۳..... قیام اللیل للمروزی، حدیث نمبر: ۹۴..... الصحيح لابن خزيمة، حدیث نمبر: ۲۹۳۰..... المعجم الكبير، حدیث نمبر: ۱۱۶۲۵..... المستدرک للحاکم، ۱/۴۲۵..... الترغیب والترہیب للاصبہانی، حدیث نمبر: ۱۷۹۶

فضائل رمضان

تالیف

الامام الحافظ تقي الدين ابو محمد

عبد الغني بن عبد الواحد

الجماعيلي المقدسي الدمشقي الصالحی

ترجمہ۔ تخریج۔ تحقیق

محمد عرفان طریقتی قادری

مدیر ماہنامہ بہار اسلام، بہار اسلام اسلامک ریسرچ سنٹر

صاحب کتاب پر ایک نظر

آپ کا نام عبدالغنی، کنیت ابو محمد، لقب تقی الدین اور والد کا نام عبدالواحد ہے۔ سلسلہ نسب یہ ہے:

الامام الحافظ تقی الدین ابو محمد عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور الجماعیلی المقدسی دمشقی الصالحی رحمۃ اللہ علیہ۔

نابلس کی ایک بستی ”جماعیل“ میں ۳۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور بچپن کے دن وہیں بسر کئے۔ پھر ۵۵۵ھ میں اپنی قوم کے ساتھ دمشق کی طرف ہجرت کی اور کم سنی میں ہی علمی کمال حاصل کیا اور حدیث کی سماعت کی۔

۵۵۵ھ میں پہلا علمی سفر اختیار کیا اور اپنے خالہ زاد بھائی امام الموفق بن قدامہ علیہ الرحمہ کے ساتھ بغداد پہنچے اور سند الاولیاء امام الاصفیاء الحافظ الفقیہ شیخ عبدالقادر بن عبداللہ الجبلی (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ) کی زندگی کی آخری پچاس راتیں ان کے ساتھ گزارنے کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی علمی و روحانی فیض کے جام بھر بھر کر نوش کئے اور خوب سیراب ہوئے۔ ان کے علاوہ بغداد کے دیگر مشائخ سے بھی علمی میراث حاصل کی اور چار سال کا عرصہ وہیں بسر کیا۔

اس کے بعد ۵۶۶ھ میں اسکندریہ کا سفر کیا اور الحافظ ابو طاہر احمد بن محمد

السلفی سے ملاقات کی اور ان کی صحبت اختیار کی اور حدیث کی سماعت کی۔ آپ نے حافظ موصوف سے بہت سے اجزائے حدیث کی کتابت کی حتیٰ کہ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ایک ہزار کے قریب اجزاء لکھے۔

علامہ مقدسی اسی طرح مختلف شہروں اور بستیوں میں پھرتے رہے اور علم حدیث کی تحصیل میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔ پھر واپس دمشق آ گئے اور حدیث کی تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے بغداد اور مصر کے بعد، الجزیرہ، اصمھان، ہمدان اور موصل کا سفر کیا۔ اور اسی علمی مسافرت کا نتیجہ ہے کہ آپ کے شیوخ حدیث بکثرت ہیں اور مسوعات و مرویات کی تعداد اعداد و شمار سے متجاوز ہے۔

دمشق میں علم حدیث کے فروغ و اشاعت میں امام عبدالغنی المقدسی کا کردار مرکز کی حیثیت کا حامل ہے۔ خاص طور سے آپ کی علمی مجالس جو جامع دمشق میں منعقد ہوتی تھیں علم حدیث کے فروغ کا مؤثر ذریعہ ہیں اور اس کی وجہ سے آپ کے تلامذہ کی تعداد حد شمار سے باہر ہے۔

حافظ ابراہیم بن محمد المصری کہتے ہیں:

میں نے ملک شام میں علم حدیث کا پھیلاؤ محض حافظ عبدالغنی کی برکت کے سبب ہی دیکھا، میں نے جس سے بھی سوال کیا اس نے پہلا جملہ یہی کہا ”میں نے امام الحافظ عبدالغنی سے حدیث سنی“ اور انہی نے مجھے طلب علم پر ابھارا۔

حافظ مقدسی کے مشہور تلامذہ میں سے چند یہ ہیں:

ابوبکر احمد بن عبدالداؤم المقدسی

ابومحمد عبدالقادر بن عبداللہ الراوی

ابوالحجاج یوسف بن خلیل الدمشقی

ابوالوفاء فضائل بن علی المصری

اور علامہ مقدسی کے صاحبزادے ابوالفتح محمد، ابوموسیٰ عبداللہ، ابوسلیمان

عبدالرحمن رحمہم اللہ تعالیٰ آپ کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔

آپ اپنے ہم عصر علماء میں قائد کی حیثیت رکھتے تھے، اور نہ صرف دیگر

علماء بلکہ آپ کے اساتذہ بھی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ کے شیخ

حافظ ابوموسیٰ المدینی فرماتے ہیں:

ہمارے پاس بہت کم شاگرد آئے ہیں جن کا فہم و ذکاؤ شیخ ضیاء الدین ابو

محمد عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی کے فہم جیسا تھا۔

تاج الدین ابوالیمین زین بن الحسن کندی فرماتے ہیں:

امام دارقطنی کے بعد حافظ عبدالغنی جیسا کوئی نہیں ہوا۔

حافظ عماد الدین بن کثیر فرماتے ہیں:

علم حدیث اور حفظ حدیث میں یگانہ روزگار شخصیت تھے۔

امام شمس الدین الذہبی فرماتے ہیں:

آپ متن و سند کے لحاظ سے حفظ حدیث کا منتہی تھے اور اس فن کی

معرفت میں یدِ طولی رکھتے تھے اس کے ساتھ ساتھ تقویٰ، عبادت اور صالحین کے معمولات پر عمل کرنے میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔

حافظ مقدسی سیرت میں نابغہ عصر تھے، اخلاقِ حسنہ کے زیور سے آراستہ، جود و سخا میں بے مثل، کریم النفس اور واسع الصدر شخصیت کے مالک تھے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آپ کا خاصہ تھا اس میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا کوئی ڈر اور خوف آپ کو متزلزل نہیں کر سکا بلکہ اس کے سبب اللہ تعالیٰ نے آپ کی شخصیت میں ایک رعب اور وقار پیدا فرما دیا تھا۔

تدریسِ حدیث کے ساتھ ساتھ قلم و قرطاس کے ساتھ بھی لگاؤ قابلِ قدر رہا، آپ کی قلمی میراث میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

☆..... عمدة الاحکام من کلام خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

☆..... الاقتصاد فی الاعتقاد

☆..... مختصر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ العشرة

☆..... الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

☆..... ذکر النار

☆..... التوحید للہ عزوجل

☆..... الترغیب فی الدعاء والحث علیہ

آپ کی بعض تصانیف ابھی تک مخطوطات کے پردے میں پڑی ہیں جن

میں سے کچھ یہ ہیں:

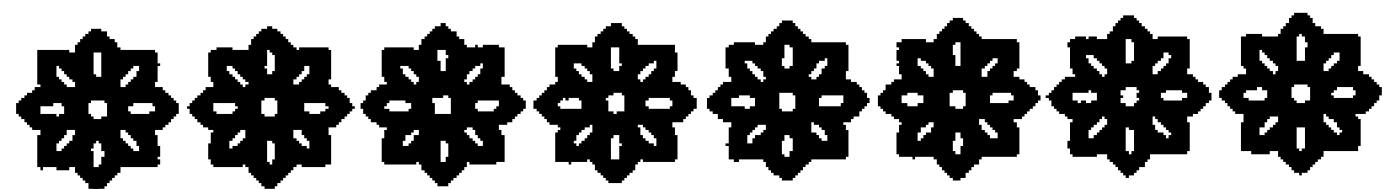
☆..... الکمال فی اسماء الرجال

☆..... المصباح فی عیون الصحاح

☆..... من احادیث الانبیاء علیہم السلام

☆..... کتاب العلم من نہایۃ المراد من کلام خیر العباد

آپ کا وصال ماہ سرور ربیع النور کے آخر میں ۶۰۰ھ میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر انسٹھ 59 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر پر رحمتیں نازل فرمائے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے

۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ، فَإِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، هَاجَرَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وَلَدَ فِيهَا تَحَالُوا بِرَسُولِ اللَّهِ، أَفَلَا نُنَبِّئُ النَّاسَ بِذَلِكَ؟ قَالَ: إِنْ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ جَلَّ ثَنَاهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ تَعَالَى فَسَلُّوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ نماز قائم کی اور رمضان

(۱)..... الصحيح للبخاری، کتاب الجہاد، حدیث نمبر: ۲۷۹۰..... المسند

للامام احمد، جلد: ۲، صفحہ: ۳۳۹ و ۳۳۵..... الصحيح لابن حبان معہ

الاحسان،، حدیث نمبر: ۱۷۴۷..... السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:

۹، صفحہ: ۱۵۸-۱۵۹

کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا جس نے ہجرت کی اللہ تعالیٰ کی راہ میں یا وہ ایسی زمین پر بیٹھا جس پر اسے پیدا کیا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ خبر ہم لوگوں تک پہنچا دیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک جنت کے سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں دو درجوں کے درمیان زمین آسمان کے جتنا فاصلہ ہے پس تم جب اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو تو جنت الفردوس مانگو کیوں کہ یہ درمیانی جنت ہے اور اس کے اوپر عرش عظیم ہے اور اس سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔

ایسا عمل جو جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے

۲: عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْأَخْرَمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ عَنْ عَمِّهِ، الْأَعْمَشِ يَشْكُ - قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ، فَقِيلَ لِي: هُوَ بَعْرَفَةٌ، فَاسْتَقْبَلْتُهُ فَأَخَذْتُ بِرِزْمِ النَّاقَةِ، قَالَ: فَصَاحَ بِي نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: دُعُوهُ، فَارَبَ مَا جَاءَ بِهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتُ أَوْجَزْتُ فِي الْخُطْبَةِ، لَقَدْ أَعْظَمْتُ وَأَطَوَّلْتُ الْمَسْأَلَةَ فَسَكَّتُ سَاعَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَنَظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، وَتُحِبُّ، لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ أَنْ يُؤْتِيَ إِلَيْكَ،

وَمَا كَرِهْتَ لِنَفْسِكَ فَذَعَ النَّاسَ مِنْهُ ، خَلَّ عَنْ سَبِيلِ النَّاقَةِ - (۲)

حضرت مغیرہ بن سعد بن اخرم اپنے باپ یا چچا سے روایت کرتے ہیں (اعمش راوی کو شک ہے) میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا تو مجھے بتایا گیا کہ آپ ﷺ عرفہ میں تشریف فرما ہیں میں عرفہ کی طرف چل پڑا اور آپ کی سواری کے سامنے آ کر اس کی مہار پکڑ لی۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ کے صحابہ چیخ اٹھے (کہ چھوڑو چھوڑو) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو اسے کوئی حاجت یہاں تک لائی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں اپنا خطبہ مختصر کرتا تو تو تفصیل کیساتھ مسئلہ بیان کر لیتا، پھر کچھ دیر خاموش رہے پھر اپنا سر مبارک اٹھایا اور آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا نماز ادا کر، زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، بیت اللہ کا حج کر لوگوں کے لئے وہ ہی چیز پسند کر جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جو تو خود پسند کرتا ہے اسے لوگوں کے لئے بھی پسند کر اور اونٹنی کے سامنے نہ چل۔

(۲)..... الامالی لابی القاسم بن بشران ، حدیث نمبر: ۶۹۱..... فضائل

الصحابة لابی نعیم ، جلد: ۳، صفحہ: ۱۲۷۴..... زیادات المسند، جلد:

۴، صفحہ: ۷۷-۷۸

۳: عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ وَ رَجُلٌ مِنْ قُضَاعَةَ، فَقَالَ: شَهِدْتُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَصَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَصُمْتُ الشَّهْرَ، وَقُمْتُ رَمَضَانَ، وَآتَيْتُ الزَّكَاةَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مِنَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ۔ (۳)

حضرت عمرو بن مرہ جہنی روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ قضاء سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، بے شک آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہوں رمضان میں قیام کرتا ہوں اور نماز ادا کرتا ہوں اور زکوٰۃ ادا کرتا ہوں تو نبی علیہ السلام نے اسے فرمایا:

”جو ایسی حالت میں مر گیا وہ صدیقین اور شہداء میں سے ہوگا۔“

اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں

۴: عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةُ أَنْ

(۳).....التاریخ الكبير للبخاری، جلد: ۶، صفحہ: ۳۰۸.....المسند البزار معہ الكشف، جلد: ۱، حدیث نمبر: ۲۵.....الاحاد والمثنائی لابن ابی عاصم، جلد: ۵، صفحہ: ۲۳.....المعرفة والتاریخ للفسوی، جلد: ۱، صفحہ: ۳۳۳

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاقَامُ الصَّلَاةَ، وَآيَتَاءُ الزَّكَاةِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ فَقَالَ: الْجِهَادُ حَسَنٌ، هَكَذَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - (۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں۔ یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، نماز ادا کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا، راوی کہتے ہیں اس شخص نے جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں پوچھا؟ یعنی کیا یہ بھی اسلام کی بنیاد ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جہاد حسن ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا۔

سب سے اچھا مہینہ

۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نِعَمَ الشَّهْرُ شَهْرُ رَمَضَانَ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ، وَتُصْفَدُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، وَيُغْفَرُ فِيهِ إِلَّا لِمَنْ أَبِي قَالُوا: وَمَنْ يَا أَبَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الَّذِي لَا يَسْتَغْفِرُ - (۵)

(۴).....المسند للإمام احمد، جلد: ۲، صفحہ: ۲۶..... تاریخ دمشق، جلد:

۶۵، صفحہ: ۱۳۰-۱۳۱

(۵).....تاریخ بغداد، جلد: ۵، صفحہ: ۳۱۸، فضائل رمضان لابن شاہین، حلیث نمبر: ۱۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 سب سے اچھا مہینہ رمضان المبارک ہے، اس میں جنت کے دروازے
 کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو
 قید کر دیا جاتا ہے اور ہر شخص کو بخش دیا جاتا ہے سوائے اس کے جو انکار کرے صحابہ
 کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا انکار کرنے والا کون ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو بخشش نہ مانگے۔

اگلے پچھلے تمام گناہوں کی معافی

۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ، وَثَابِتٌ، عَنْ
 الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
 مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔ (۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 جس نے بحالت ایمان نیکی کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس
 کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

یوم ولادت کی طرح پاکیزگی

۷: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(۶)..... اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الْأَشْهُرِ بِمَا فَضَّلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ وَقَالَ: إِنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ فَرَضَ اللَّهُ صِيَامَهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَسَنَنْتُ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ (۷)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر فرمایا اور اسکی وہ فضیلت بیان کی جو اللہ تعالیٰ نے دوسرے مہینوں پر عطا فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کے روزے مسلمان پر فرض کئے اور میں نے اس کے قیام کو سنت قرار دیا ہے پس جو شخص بحالت ایمان نیکی کی نیت سے روزے رکھے اور قیام کرے تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے جنم لیا ہے۔

۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَوْضَعُ مَا يُصِيبُ صَاحِبَ شَهْرِ رَمَضَانَ إِذَا أَحْسَنَ صِيَامَهُ وَقِيَامَهُ، أَنْ يَخْرُجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ (۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اس کے روزے رکھے اور قیام اچھے طریقے سے ادا کیا وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا گویا اس کی ماں نے آج ہی اسے جنم دیا ہے۔

(۷)..... اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

(۸)..... اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

اگر لوگوں کو علم ہو

۹: عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَدَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فَقَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا لَهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ تَكُونَ السَّنَةُ كُلُّهَا شَهْرَ رَمَضَانَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ - (۹)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگ جان لیں کہ رمضان میں کتنی برکت ہے تو میری امت سارا سال رمضان رہنے کی تمنا کرے۔

۱۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ شَهْرُ رَمَضَانَ صَفَدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمُرَدَّةُ الْجِنِّ، وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يَفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلَّهِ عِتْقَاءُ مِنَ النَّارِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ - (۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ماہ رمضان کی پہلی شب ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں اور جہنم کے

(۹)..... اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

(۱۰)..... اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا۔ اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے ”اے طالبِ خیر! آگے آ، اے شر کے متلاشی! رک جا، اور (اس رات) اللہ تعالیٰ کئی لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے، اور ایسا ساری رات ہوتا رہتا ہے۔

۱۱: عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: قَدْ جَاءَكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ، افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ۔ (۱۱)

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تحقیق تمہارے پاس ماہ رمضان آیا ہے اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کئے ہیں، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں

۱۲: عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

(۱۱)..... اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَانِ تُفْتَحُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ إِلَى آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْهُ فَلَا يُغْلَقُ مِنْهَا بَابٌ، وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ مِنْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ إِلَى آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْهُ فَلَا يَفْتَحُ مِنْهَا بَابٌ، وَتُغْلَقُ فِيهِ مَرَدَّةُ الشَّيَاطِينِ لِحَقِّ رَمَضَانَ وَحُرْمَتِهِ، وَيَبْعَثُ اللَّهُ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ، يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلَمْ، مَنْ دَاعٍ يُسْتَجَابُ لَهُ؟ مَنْ سَائِلٌ يُعْطَى سُؤَالُهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُ يُغْفَرُ لَهُ؟ مَنْ تَائِبٌ يُتَبَّ عَلَيْهِ؟ وَلِلَّهِ تَعَالَى عِتْقَاءُ عِنْدَ وَقْتِ فِطْرِ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، عِبَادُ وَإِمَاءُ۔ (۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

ہوئے سنا:

رمضان المبارک کی پہلی رات سے آخری رات تک جنتوں کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسی طرح رمضان المبارک کی پہلی رات سے آخری رات تک جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور سرکش شیاطین کو رمضان المبارک کے حق اور حرمت کی وجہ سے قید کر دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایک منادی کو پہلے آسمان پر بھیجتا ہے وہ ہر رات غروب شمس سے طلوع فجر تک اعلان کرتا ہے ”اے بھلائی سے بغاوت کرنے والے جلدی کر (لوٹ آ)

ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا کو قبول کیا جائے، ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اس کو عطا کیا جائے، ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اس کو بخش دیا جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اسکی توبہ قبول کر لی جائے۔ ماہ رمضان میں ہر رات افطار کے وقت اللہ تعالیٰ غلاموں اور باندیوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔

۱۳: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا أَنَّ لَيْلِي رَمَضَانَ وَنَهَارَهَا تَفْتَحُ

فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَيُنَادِي كُلُّ لَيْلَةٍ مُنَادٍ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى سَوْلُهُ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرُ لَهُ وَكَانَ يُقَالُ مَنْ لَمْ يَغْفِرْ لَهُ فِي رَمَضَانَ فَلَنْ يُغْفَرَ لَهُ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہمیں بتایا گیا کہ رمضان المبارک کے دن رات میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ رات کے شروع ہوتے ہی اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے، ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے، ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اسے عطا کیا جائے، ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اس کو بخش دیا جائے۔ اور کہا جاتا تھا کہ جسے رمضان المبارک میں نہیں بخشا گیا تو پھر اسے نہیں بخشا جائے گا۔

مومن کیلئے غنیمت اور منافق کے لئے بوجھ

۱۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَظْلَكُكُمْ شَهْرُ

كُمُ هَذَا، بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَامَرًا عَلَى الْمُسْلِمِينَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَهُمْ

[مِنْهُ]، وَلَا يَأْتِي عَلَى الْمُنَافِقِينَ شَهْرٌ شَرٌّ لَهُمْ مِنْهُ، بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَكْتُبُ أَجْرَهُ وَثَوَابَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَدْخُلَ، وَذَلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَعُدُّ فِيهِ النِّفْقَةَ لِلْقُوَّةِ فِي الْعِبَادَةِ، وَيَعُدُّ الْمُنَافِقُ فِيهِ اغْتِيَابَ الْمُؤْمِنِينَ وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ، فَهُوَ غَنَمٌ لِلْمُؤْمِنِ وَمَعْصِيَةٌ لِلْفَاجِرِ۔
يَعْنِي: شَهْرَ رَمَضَانَ۔ (۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جو قسم کے لائق ہے، تم پر ایسا مہینہ (رحمت بن کر) چھایا ہے جس سے بہتر کوئی مہینہ مومنوں پر نہیں آیا۔ اور منافقوں پر اس سے سخت مہینہ کوئی نہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کے نوافل اور اس کے اجر کو شروع ہونے سے پہلے ہی لکھ دیتا ہے۔ اور کوئی شک نہیں کہ مومن میں اس مہینے میں عبادت کی قوت لوٹائی جاتی ہے اور منافق میں غفلت، اور مومن کیلئے یہ مہینہ غنیمت اور منافق کیلئے بوجھ ہے۔

۱۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتَحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَأُغْلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلِسَتْ الشَّيَاطِينُ۔ (۱۵)

(۱۴)..... الشعب الايمان، جلد: ۳، صفحہ: ۳۰۴..... المسند للامام احمد،

جلد: ۲، صفحہ: ۵۲۴..... المعجم الاوسط، حدیث نمبر: ۹۰۰۸

(۱۵)..... تخریج گزر چکی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب ماہ رمضان المبارک آتا ہے تو جنتوں کے دروازے کھول دیئے
جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ
دیا جاتا ہے۔

۱۶: عَنْ عَمْرِو بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَنَا رَمَضَانُ: قَدْ أَظْلَكُمُ شَهْرُ
رَمَضَانَ فَاعْتَنِمُوهُ، بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا دَخَلَ عَلَى
الْمُسْلِمِينَ شَهْرٌ قَطُّ خَيْرٌ مِنْهُ وَلَا دَخَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ قَطُّ شَرٌّ مِنْهُ
بِمَحْلُوفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَكْتُبُ لِلْمُؤْمِنِ أَجْرَهُ
وَنَوَافِلَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَدْخُلَهُ وَيَكْتُبُ لِلْمُنَافِقِ شِقَاءَهُ وَزُرَّهُ مِنْ قَبْلِ
أَنْ يَدْخُلَهُ وَذَلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَعُدُّ فِيهِ الْقُوَّةَ عَلَى الْعِبَادَةِ وَالْكَفَّ عَنْ
الْأَذَى وَالْإِنْبِسَاطَ فِي النِّفْقَةِ، وَيَعُدُّ فِيهِ الْمُنَافِقُ اتِّبَاعَ غَفَلَاتِ
الْمُؤْمِنِينَ وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ وَالتَّفَرُّغَ لِأَذَى الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ غَنَمٌ
لِلْمُؤْمِنِ وَنِقْمَةٌ لِلْفَاجِرِ۔ (۱۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ
قریب آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

(۱۶)..... تخریج گزر چکی ہے۔

بے شک تم پر ماہِ رمضان چھانے والا ہے، اسے غنیمت سمجھو۔

رسول اللہ ﷺ نے حلفاً فرمایا: مومنوں پر اس سے بہتر مہینہ کبھی نہیں آیا اور منافقوں پر اس سے سخت مہینہ کبھی نہیں آیا۔

رسول اللہ ﷺ نے حلفاً فرمایا:

بے شک اس ماہِ مبارک میں اللہ تعالیٰ مومن کا اجر اس کے نوافل شروع کرنے سے پہلے ہی لکھ دیتا ہے۔ اور منافق کی بد بختی اور اس کا بوجھ اس میں داخل ہونے سے پہلے لکھ دیتا ہے۔ اور مومن کو عبادت کرنے کی قوت عطا کی جاتی ہے اور تکلیف دینے سے روک دیا جاتا ہے اور وہ خوشی سے خرچ کرتا ہے۔ اور منافق مومنوں کی غفلتوں اور ان کے رازوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے اور مسلمانوں کو تکلیف دینے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ مومن کیلئے غنیمت اور فاجر کیلئے سزا ہے۔

۱۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَدْ جَاءَكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ مُبَارَكٌ، افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ. (۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب

(۱۷)..... تخریج گزر چکی ہے۔

کو خوشخبری سناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

بے شک تمہارے پاس رمضان المبارک کا مہینہ آرہا ہے یہ ایک بابرکت مہینہ ہے، جس کا روزہ رکھنا اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کیا ہے۔ اس میں جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے۔ اس مہینے میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو اس کے خیر سے محروم ہوا تو وہ (ہر خیر سے) محروم ہو گیا۔

پانچ خصوصی عطائیں

۱۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُعْطِيََتْ أُمَّتِي فِي رَمَضَانَ خَمْسُ خِصَالٍ۔ لَمْ تُعْطِهِنَّ أُمَّةٌ كَانَتْ قَبْلَهُمْ: خَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللَّهِ، أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُفْطَرُوا، وَتُصَفَّدُ مَرَدَّةُ الشَّيَاطِينِ، فَلَا يَصِلُونَ إِلَى مَا كَانُوا يَصِلُونَ إِلَيْهِ، وَيُزَيَّنُ اللَّهُ جَنَّتَهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ، فَيَقُولُ: يَوْشَكَ عِبَادِي الصَّالِحُونَ أَنْ يُلْقُوا عَنْهُمْ الْمَوْؤَنَةَ وَالْأَذَى، وَيَصِيرُوا إِلَيْكَ، وَيَغْفِرَ لَهُمْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ۔

فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنَّ الْعَامِلَ إِنْ يَوْفَى أَجْرَهُ عِنْدَ الْقِضَاءِ عَمِلَهُ۔ (۱۸)

(۱۸)..... تخریج گزر چکی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو اس
سے پہلی امتوں کو عطا نہیں ہوئیں۔

(۱) روزہ داروں کے منہ کی خوشبو اللہ عزوجل کے نزدیک کستوری سے
بھی زیادہ خوشبودار ہے۔

(۲) اور فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک
کہ وہ روزہ نہ افطار کر لیں۔

(۳) سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکتے
جہاں تک پہنچ جایا کرتے تھے۔

(۴) اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو سجاتا ہے، پھر فرماتا ہے: قریب ہے کہ
میرے صالح بندوں پر سے اذیت و تکلیف کو ہٹا دیا جائے اور وہ تجھ میں داخل
ہوں۔

(۵) رمضان المبارک کی آخری رات ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ
”شب قدر“ ہے؟ فرمایا، نہیں بلکہ جب مزدور اپنا کام مکمل کرتا ہے تو اس کو اس کی
مزدوری دی جاتی ہے۔ (یعنی ماہ رمضان کی آخری رات مزدوری لینے کی رات
ہے، کیونکہ اس رات ماہ رمضان کی عبادات ختم ہوتی ہیں۔)

۱۹: عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيحَةُ لَيْلَةٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ أَفْضَلُ

مِنْ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فِي غَيْرِهِ۔ (۱۹)

حضرت امام زہری بیان کرتے ہیں: رمضان المبارک کی رات میں

ایک بار سبحان اللہ کہنا غیر رمضان میں ہزار بار سبحان اللہ کہنے سے افضل ہے۔

ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ

۲۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الصَّلَاةُ

الْمَكْتُوبَةُ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ الَّتِي بَعْدَهَا كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا،

وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالشَّهْرُ إِلَى الشَّهْرِ - يَعْنِي: شَهْرَ رَمَضَانَ۔

كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ فَعَرَفْتُ بَعْدَ أَنَّ

ذَلِكَ لَأَمْرٌ حَدَثَ، قَالَ: إِلَّا مِنَ الْإِشْرَاقِ بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، وَنَكْثِ

الصَّفْقَةِ، وَتَرْكِ السُّنَّةِ، قَالَ: أَمَّا نَكْثُ الصَّفْقَةِ: بُيَاعُ رَجُلٍ

بِیْمَانِكَ، ثُمَّ تَخَالَفَ إِلَيْهِ فَتُقَاتِلُهُ بِیْمَانِكَ، وَأَمَّا تَرْكُ السُّنَّةِ،

فَالْخُرُوجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ۔ (۲۰)

(۱۹)..... الترغیب والترہیب، جلد: ۲، حدیث نمبر: ۱۷۶۰

(۲۰)..... المسند للإمام احمد، جلد: ۲، صفحہ: ۲۲۹..... الامالی للحرفی،

باب: ضمن مجموع، ق: ۲۲۵..... الشعب الايمان، جلد: ۴، حدیث نمبر:

۳۶۲۰..... المستدرک للحاکم، جلد: ۴، صفحہ: ۲۵۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک فرض نماز کے بعد دوسری فرض نماز پڑھنا درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے اور ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے اور ایک ماہ (رمضان) دوسرے ماہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے سوائے تین قسم کے گناہوں کے۔ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں اس کے بعد (میرے شیخ کو) کوئی کام عارض آگیا پھر آپ نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے، عہد توڑنے اور سنت کو چھوڑنے کے علاوہ تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ عہد توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ تو قسم اٹھا کر کسی آدمی سے بیع کرے پھر اس کے خلاف کرے تو تو نے اپنی قسم سے اس کا قتل کیا اور سنت کو چھوڑ دینے کا مطلب یہ ہے کہ جماعت سے نکل جانا۔

رحمت مغفرت اور جہنم سے آزادی

۲۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ رَحْمَةٌ، وَوَسْطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ۔ (۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان المبارک کا اول رحمت، درمیان مغفرت اور آخر جہنم سے آزادی ہے۔

(۲۱)..... تخریج گزر چکی ہے۔

پہلی ہی رات اہل قبلہ کی بخشش

۲۲: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا حَضَرَهُ رَمَضَانُ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، مَاذَا تَسْتَقْبِلُونَ، وَمَاذَا يَسْتَقْبِلُ بِكُمْ قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَحَى أَنْزَلَ، أَوْ عَدُوٌّ حَضَرَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَغْفِرُ فِي أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِكُلِّ أَهْلِ هَذِهِ الْقِبْلَةِ قَالَ: وَفِي نَاحِيَةِ الْقَوْمِ رَجُلٌ يَهْزُ رَأْسَهُ قَالَ: بَخٍ بَخٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنَّكَ ضَاقَ صَدْرُكَ بِمَا سَمِعْتَ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ ذَكَرْتُ الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الْمُنَافِقَ كَافِرٌ وَلَيْسَ لِكَافِرٍ فِي ذَا شَيْءٍ (۲۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (ایک دفعہ) رمضان المبارک شروع ہونے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سبحان اللہ کیا ہی اچھا ہے جس کا تم استقبال کرنے والے ہو اور وہ تمہارا استقبال کرنے والا ہے؟ یہ جملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا حضرت عمر بن خطاب نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی وحی نازل ہوئی ہے یا کوئی دشمن آنی والا

(۲۲)..... المعجم الاوسط ، حدیث نمبر: ۴۹۳۵ الصحيح لابن خزيمة ،

جلد: ۳، حدیث نمبر: ۱۸۸۵ الشعب الايمان ، جلد: ۴ ، حدیث نمبر:

ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں بے شک اللہ رمضان المبارک کی پہلی رات اس قبلہ والے تمام لوگوں کو بخش دے گا کونے میں سے ایک شخص جو سر ہلا رہا تھا اس نے کہا واہ واہ نبی علیہ السلام نے اسے فرمایا گویا جو تو نے سنا ہے اس سے تیرا سینہ تنگ ہوا ہے اس نے عرض کی نہیں! اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ مجھے منافقین یاد آتے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک منافق کافر ہے اور کافر کا اس میں کچھ حصہ نہیں۔

دو عظیم البرکت خطبے

۲۳: عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

إِذَا هَلَكَ رَمَضَانُ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَصَفَقَتْ وَرَقُ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ الْحُورُ الْعَيْنُ إِلَى ذَلِكَ، فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجًا تَقْرَأُ عَنْهُمْ بِنَا، وَتَقْرَأُ أَعْيُنُنَا بِهِمْ، قَالَ: - فَمَا مِنْ عَبْدٍ صَامَ رَمَضَانَ، إِلَّا زَوَّجَهُ اللَّهُ مِنَ الْحُورِ الْعَيْنِ، مِمَّا نَعَتَ اللَّهُ - ﴿حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْبِحَامِ﴾ [الرحمن: ۷۶]، لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفٍ، وَسَبْعُونَ أَلْفَ وَصِيفَةٍ لِحَاجَتِهَا، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ لَوْنٌ مِنَ الطِّيبِ، وَلِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَلْفُ وَصِيفٍ، فِي يَدِ كُلِّ وَصِيفٍ صَحْفَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا لَوْنٌ مِنَ الطَّعَامِ، يَجِدُ لِأَخِرِ لُقْمَةٍ مِنْهَا مَا يَجِدُ لِأَوَّلِهَا، وَيُعْطَى زَوْجَهَا

مِثْلَ ذَلِكَ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتٍ، عَلَيْهِ أَكْلِيلٌ مِنْ يَاقُوتٍ، فِي سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، هَذَا لِكُلِّ يَوْمٍ صَامَةٍ مِنْ رَمَضَانَ سِوَى مَا عَمِلَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ۔ (۲۳)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

جب ماہ رمضان المبارک کا چاند نظر آتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے اور جنت کے پتوں کو ہلاتی ہے تو بڑی آنکھوں والی حوریں اس کو دیکھ کر عرض کرتی ہیں، اے ہمارے رب! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے شوہر بنا جن کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں اور ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) پس جو بھی بندہ ماہ رمضان المبارک کا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ ان حوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا ہے جن کی تعریف خود اس نے بیان فرمائی ہے:

”حور مقصورات فی النہام“

(بڑی آنکھوں والی حوریں جو خیموں میں باپردہ ہیں۔)

ان میں سے ہر عورت کیلئے حاجت برآری کے واسطے ستر ہزار خدمت گزار لڑکے اور ستر ہزار خدمت گزار لڑکیاں ہیں۔ اور ان میں سے ہر عورت کیلئے

(۲۳)..... تخریج گزر چکی ہے۔

مختلف قسم کی خوشبوئیں ہیں۔ اور ہر عورت کیلئے ایک ہزار خدمت گزار لڑکے ہیں جن میں سے ہر کسی کے ہاتھ میں سونے کا بڑا سا پیالہ ہے جس کے اندر مختلف قسم کے کھانے ہیں آدمی اس میں سے آخری لقمے سے وہی (راحت و لذت) پائے گا جو پہلے لقمے سے پاتا ہے۔ اور ان عورتوں (حوروں) کے شوہر کو اسی کی مثل عطا کیا جائے گا، اور وہ یا قوت کے تحت پر ہوگا اور اس کے سر پر یا قوت کا تاج ہوگا اور اس کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہونگے۔ اور یہ سب کچھ ماہ رمضان کے ہر روز کے بدلہ ہے اور روزے کے علاوہ جو نیکیاں کرے گا وہ اس کے علاوہ اجر رکھتی ہیں۔

۲۴: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - ، قَالَ : خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ ، فَقَالَ :
 أَيُّهَا النَّاسُ أَقَدْ أَظْلَكُكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ ، شَهْرٌ مُبَارَكٌ ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً ، وَقِيَامَ لَيْلِهِ نَطْوَعًا ، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ ، كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيَمَا سِوَاهُ ، وَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهِ ، كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيَمَا سِوَاهُ ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ ، وَشَهْرُ الْمَوَاسَاةِ ، وَشَهْرٌ يُزَادُ فِي رِزْقِ الْمُؤْمِنِ ، مَنْ أَفْطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ مِنْ ذُنُوبِهِ ، وَعِتَقُ رَقَبَةٍ مِنَ النَّارِ ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرٍ وَشَى -

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَسَّ كُلُّنَا يَجِدُ مَا يُفْطِرُ الصَّائِمَ؟ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةٍ لَبَنٍ، أَوْ
تَمْرَةٍ، أَوْ شُرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا، سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ حَوْضِي
شَرْبَةٍ لَا يَظْمَأُ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔ (۲۴)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے، وہ مبارک مہینہ ہے
اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے
روزے فرض کئے اور اس کی رات کو قیام کرنا نفل قرار دیا۔ جس نے اس مہینے میں
بھلائی کی ایک خصلت کے ساتھ قرب حاصل کیا (یعنی ایک نفعی عبادت کی) وہ اس
آدمی کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں فرض ادا کیا ہو۔ اور جس نے ماہ رمضان
میں ایک فرض ادا کیا وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے غیر رمضان میں ستر 70 فرض
ادا کئے۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ اور یہ ایک دوسرے کا غم
بانٹنے کا مہینہ ہے، اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے
اس مہینے میں کسی روزہ دار کو روزہ افطار کروایا، اس کیلئے گناہوں کی بخشش ہے اور اس

(۲۴)..... تخریج گزر چکی ہے۔

کی گردن دوزخ سے آزاد کر دی جائے گی۔ اور روزہ افطار کروانے والے کو روزے دار جتنا ثواب ملے گا اور اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر کسی کے پاس اتنا نہیں کہ وہ روزہ افطار کروا سکے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس آدمی کو بھی عطا فرمائے گا جو کسی کو دودھ کے ایک گھونٹ یا ایک کھجور کے ساتھ یا ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کروائے۔ اور جو کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو میرپے حوض سے سیراب کرے گا اور وہ پھر پیاسا نہ رہے گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ مہینہ ہے جس کا اول رحمت ہے، درمیان مغفرت ہے اور آخر جہنم سے آزادی ہے۔ جس نے اس مہینے میں اپنے غلام پر نرمی کی، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اس کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔ تم لوگ اس مہینے میں چار چیزوں کی کثرت کرو، دو کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کر لو گے اور دواہی ہیں جن سے تم بے نیاز نہیں رہ سکتے۔ پہلی دو ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور ”استغفار“ ہیں اور دوسری دو، جنت میں جانے کی دعا اور جہنم سے آزادی کی دعا ہیں۔

ماہ رمضان کی برکات کا تفصیلی بیان

۲۵: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ الْجَنَّةَ لَتُنَجَّدُ وَتُزَيَّنُ مِنَ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ لِدُخُولِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَإِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهَا الْمُبِيرَةُ، فَتَصْطَفِقُ وَرَقَ أَشْجَارِ الْجَنَّةِ وَحِلَقَ الْمَصَارِيحِ،

فَيُسْمَعُ لِدَلِكَ طَنِينٌ لَمْ يَسْمَعْ السَّامِعُونَ أَحْسَنَ مِنْهُ فَيُشْرِفُ
 الْحُورُ الْعَيْنُ حَتَّى يَقِفْنَ عَلَى شَجَرِ الْجَنَانِ ، فَيُنَادِيَنَّ : هَلْ مِنْ
 خَاطِبٍ إِلَى اللَّهِ فَيُزَوِّجُهُ؟ ثُمَّ يَقُلْنَ : يَا رِضْوَانُ مَا هَذِهِ اللَّيْلَةُ؟
 فَيُجِيبُهُنَّ بِالتَّلْبِيَةِ ، ثُمَّ يَقُولُ : يَا خَيْرَاتِ حَسَنَ هَذِهِ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ
 شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَتُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ الْجَنَانِ لِلصَّائِمِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ ،
 وَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ : يَا رِضْوَانُ افْتَحْ أَبْوَابَ الْجَنَانِ ، يَا
 مَالِكُ أَغْلِقْ أَبْوَابَ الْجَحِيمِ عَنِ الصَّائِمِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ ،
 يَا جَبْرِيلُ اهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ فَصَفِّدْ مَرَدَّةَ الشَّيَاطِينِ وَغُلِّمْ فِي الْأَ
 غْلَالِ ، ثُمَّ اقْدِفْ بِهِمْ فِي لُجَجِ الْبَحَارِ حَتَّى لَا يَفْسُدُوا عَلَى أُمَّةٍ
 حَبِيبِي۔ قَالَ : ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
 ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيهِ سُؤْلَهُ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ فَأَتُوبَ
 عَلَيْهِ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأُغْفِرَ لَهُ؟ مَنْ يُقْرِضُ الْمَلِيَّ غَيْرَ الْمُعْدَمِ ،
 الْوَفَى غَيْرَ الظُّلُومِ۔ قَالَ۔ وَلِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ
 رَمَضَانَ أَلْفُ أَلْفٍ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ ، فَإِذَا كَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ۔ أَوْ
 يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔ أَعْتَقَ فِي كُلِّ سَاعَةٍ مِنْهَا أَلْفَ أَلْفٍ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ ،
 كُلُّهُمْ قَدْ اسْتَوْجَبَ الْعَذَابَ ، فَإِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ
 ، أَعْتَقَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ بَعْدَ مَا أَعْتَقَ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ إِلَى آخِرِ

هـ، فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ أَمَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ، فَيَهْبِطُ فِي كُبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَمَعَهُ لَوَاءٌ أَخْضَرُ، فَيُرْ
كِّزُ اللُّوَاءِ عَلَى أَظْهَرِ الْكُعْبَةِ وَلَهُ سِتْمِائَةٌ جَنَاحٍ، مِنْهَا جَنَاحَانِ
لَا يَنْشُرُهُمَا إِلَّا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَيَنْشُرُهُمَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَيُجَاوِزَانِ
الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ - قَالَ: - وَيَبُتُّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَلَائِكَةَ
فِي هَذِهِ الْأَمَّةِ، فَيُسَلِّمُونَ عَلَى كُلِّ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ وَمُصَلٍّ وَذَاكِرٍ،
فَيَصَافِحُونَهُمْ وَيُؤَمِّنُونَ عَلَى دُعَائِهِمْ، حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، فَإِذَا طَلَعَ
الْفَجْرُ نَادَى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ الرَّحِيلَ
الرَّحِيلَ، فَيَقُولُونَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ نَظَرَ إِلَيْهِمْ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ
فَعَفَى عَنْهُمْ وَغَفِرَ لَهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةً - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَهَؤُلَاءِ
الْأَرْبَعَةُ: رَجُلٌ مَذْمُونٌ خَمِرٍ، وَعَقَاقُ لَوَالِدِيهِ، وَقَاطِعُ رَحِمٍ،
وَمُشَاحِنٌ - فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْمُشَاحِنُ؟ - قَالَ: هُوَ
الصَّارِمُ، فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ سُمِّيَتْ لَيْلَةُ الْجَائِزَةِ، فَإِذَا كَانَ
غَدَاةُ الْفِطْرِ يُبْعَثُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمَلَائِكَةَ فِي كُلِّ بَلَدٍ،
فَيَهْبِطُونَ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَقُومُونَ عَلَى أَفْوَاهِ السِّبْكِ، فَيُنَادُونَ
بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ جَمِيعُ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ، فَيَقُولُونَ: يَا
أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، أَخْرُجُوا إِلَى رَبِّ كَرِيمٍ يَغْفِرُ الْعَظِيمَ، فَإِذَا بَرَزُوا فِي

مُصَلَّاهُمْ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا مَلَائِكَتِي، مَا جَزَاءُ الْأَجِيرِ إِذَا عَمِلَ عَمَلَهُ؟ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: إِلَهِنَا وَسَيِّدُنَا، جَزَاؤُهُ أَنْ تُوفِّيَهُ أَجْرَهُ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَشْهَدُكُمْ يَا مَلَائِكَتِي إِنَّي قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِمْ رَضَائِي وَمَغْفِرَتِي، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: سَلُونِي، فَوَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئًا فِي جَمْعِكُمْ هَذَا إِلَّا خَيْرَتِكُمْ إِلَّا أُعْطِيَتْكُمْ، وَلِدُنْيَاكُمْ إِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ، وَعِزَّتِي لَا أُسْتَرَنَّ عَلَيْكُمْ عَثَرَاتِكُمْ مَا رَأَيْتُمُونِي، وَعِزَّتِي لَا أُخْزِيكُمْ وَلَا أَفْضَحُكُمْ بَيْنَ أَصْحَابِ الْخُدُودِ - أَوْ: الْخُدُودِ، شَكَّ أَبُو عَمْرٍو -، أَنْصَرَفُوا مَغْفُورًا لَكُمْ، قَدْ أَرْضَيْتُمُونِي وَرَضِيتُ عَنْكُمْ، قَالَ: فَتَفْرَحُ الْمَلَائِكَةُ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِمَا يُعْطَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ إِذَا أَفْطَرُوا - (٢٥)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم ﷺ کو

فرماتے ہوئے سنا:

بیشک جنت کو رمضان المبارک کی آمد کے لئے ایک سال سے دوسرے

(٢٥)..... الشعب الايمان، جلد: ٣،، حديث نمبر: ٣٦٩٥..... الترغيب

والترهيب، جلد: ٢،، حديث نمبر: ١٧٦٨..... العلل المتناهية، جلد:

سال تک سجایا جاتا ہے۔ اس میں تجدید کی جاتی ہے۔ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش عظیم کے نیچے ایک ہوا چلتی ہے۔ جسے مثيرہ کہا جاتا ہے جس سے جنتی درختوں کے پتے اور دروازے کے پٹ ہلنے لگتے ہیں اور ان میں اتنی خوبصورت آواز پیدا ہوتی ہے جس سے اچھی آواز آج تک کسی نے نہیں سنی پس جنتی حوریں درختوں پر آ کر ٹھہر جاتی ہیں اور ندادیتی ہیں ہے کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف نکاح کا پیغام بھیجنے والا تا کہ اس کا نکاح کر دیا جائے پھر وہ کہتی ہیں اے رضوان! یہ کونسی رات ہے تو رضوان الجنت انہیں لبیک کہتے ہوئے جواب دیتا ہے، اے خیرات حسان! یہ رمضان المبارک کی پہلی رات ہے اس میں امت محمدیہ کے روزے داروں کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے رضواں جنت جنتوں کے دروازے کھول دے اور اے جہنم کے داروغہ امت محمدیہ ﷺ کے روزے داروں کے لئے جہنم کے دروازے بند کر دے، اے جبریل زمین پر جاؤ اور شیطان مردودوں کو باندھ دو، پیروں میں بیڑیاں ڈال دو اور انہیں سمندر کی تہوں میں پھینک دو تا کہ وہ میرے حبیب ﷺ کی امت میں فساد نہ کریں پھر اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر رات تین مرتبہ ارشاد فرماتا ہے۔

ہے کوئی سوال کرنے والا؟ میں اس کے سوال کو پورا کروں۔

ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ میں اسکی توبہ قبول کروں۔

ہے کوئی بخشش طلب کر نیوالا؟ کہ میں اسے بخش دوں۔

اور ہے کوئی قرض سے خلاصی چاہنے والا؟ تاکہ میں اسے بغیر ظلم کے قرض سے نجات دوں۔

اور فرمایا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر رات ہزار ہزار بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے جب جمعہ المبارک کی رات ہوتی ہے یا جمعہ المبارک کا دن ہوتا ہے ہر گھڑی ہزار ہزار بندوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے تمام کے تمام وہ ہوتے ہیں جن پر عذاب واجب ہو چکا ہوتا ہے جب رمضان المبارک کی آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن اتنے انسانوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے جتنے پہلے پورے ماہ میں آزاد کر چکا ہوتا ہے۔

جب لیلة القدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل امین علیہ السلام سے فرماتا ہے فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ جائے ان کے پاس سبز جھنڈا ہوتا ہے وہ جھنڈا لے کر خانہ کعبہ کی چھت پر گاڑ دیتے ہیں حضرت جبریل امین کے سو پر ہیں ان میں سے دو پر صرف لیلة القدر کو ہی کھلتے ہیں اور ان دونوں کو اس رات پھیلانے میں وہ مشرق سے مغرب تک کو گھیر لیتے ہیں اور جبریل امین تمام فرشتوں کو پوری امت میں پھیلا دیتے ہیں اور وہ ہر قیام کرنے والے، بیٹھ کر ذکر کرنے والے، نماز پڑھنے والے، اور ذکر کرنے والوں پر سلامتی بھیجتے رہتے ہیں۔ ان سے ہاتھ ملاتے ہیں اور اور ان کے دعائے مانگنے پر آمین کہتے ہیں یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔

جب فجر ہوتی ہے تو حضرت جبریل آمین کہتے ہیں اے فرشتوں کے گروہ اپنی سواریاں لو تو فرشتے حضرت جبریل سے پوچھتے ہیں اے جبریل اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے مومنین کے حوائج کا کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ تو حضرت جبریل آمین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر نظر رحمت فرمائی ہے ان سے درگزر فرمایا ہے اور انہیں بخش دیا ہے سوائے چار قسم کے آدمیوں کے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وہ چار قسم کے بندے یہ ہیں شراب پینے والا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، قطع تعلقی کرنے والا، اور مشاحن، پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ مشاحن کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ڈاکو، جب عید الفطر کی رات آتی ہے اور اسے لیلۃ الجائزہ (یعنی بدلہ کی رات) بھی کہتے ہیں جب عید الفطر کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتوں کو ہر شہر میں بھیجتا ہے وہ زمین پر اترتے ہیں اور قطار بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آوازیں دیتے ہیں جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے وہ کہتے ہیں اے امت محمدیہ رب کریم کی طرف آؤ وہ بڑی بخشش عطا فرماتا ہے۔ جب وہ اپنی جگہ پر پہنچ جاتے ہیں (یعنی اپنی نماز کی جگہ پر) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! مزدور کی اجرت کیا ہے جب وہ اپنا کام پورا کر لے؟ تو فرشتے عرض گزار ہوتے ہیں اے ہمارے معبود ہمارے سردار اسکی اجرت یہ ہے کہ تو اسے پورا اجر عطا فرما تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے

میرے فرشتو میرے گواہ ہو جاؤ میں نے اس کے قیام اور روزوں کا ثواب، اپنی رضا اور اپنی طرف سے مغفرت کے طور پر عطا فرمایا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مجھ سے مانگو مجھے میری عزت و جلالت کی قسم آج تم مجھ سے آخرت کے بارے میں جو بھی سوال کرو گے میں تمہیں عطا کروں گا اور دنیا کا سوال کرو تو میں نظر رحمت فرماؤں گا اور مجھے میری عزت کی قسم میں ضرور تمہارے رازوں کو پوشیدہ رکھوں گا۔ اور جو تم مجھ سے ڈرتے رہے اور مجھے میری عزت کی قسم میں تمہیں اصحاب حدود کے درمیان رسوا نہیں کروں گا۔ (ابو عمرو راوی کو شک ہے ”حدود“ کہا یا ”حدود“ کہا۔) جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے راضی ہو گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا فرشتے خوش ہو جاتے ہیں اور جو عطا کیا جاتا ہے اس پر خوشخبری دیتے ہیں اس امت کو جب وہ افطار کرتے ہیں۔

۲۶: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَيَّنُ وَتُجَدُّ مِنَ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ لِدُخُولِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهَا الْمُثِيرَةُ، فَتُصَفِّقُ أَوْرَاقُ أَشْجَارِ الْجَنَّةِ وَحِلَقُ مَصَارِيحِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَيُسْمَعُ لِدَلِكِ طِينٌ لَمْ يَسْمَعْ السَّامِعُونَ أَحْسَنَ مِنْهُ وَكُزَيْنُ الْحُورِ الْعَيْنُ حَتَّى يَقْفَنَ عَلَى شُرَفِ الْجَنَّةِ، فَيُنَادِينَ:

هَلْ مِنْ خَاطِبٍ إِلَى اللَّهِ فَيُزَوِّجُهُ؟ ثُمَّ يَقْلُنَ: يَا رِضْوَانُ! مَا هَذِهِ
 اللَّيْلَةُ؟ فَيُجِيبُهُنَّ بِالتَّلْبِيَةِ: يَا خَيْرَاتِ حَسَانِ هَذِهِ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ
 رَمَضَانَ، وَتُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ الْجَنَانِ لِلصَّائِمِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ
 ﷺ، يَا جَبْرِيلُ اهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ فَصِفْ مَرَدَّةَ الشَّيَاطِينِ وَغُلَّهِمْ
 فِي الْأَغْلَالِ، ثُمَّ اقْدِفْ بِهِمْ فِي لُجَجِ الْبَحَارِ حَتَّى لَا يَفْسُدُوا عَلَى
 أُمَّةٍ جِيبِي صِيَامَهُمْ، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ
 شَهْرِ رَمَضَانَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِيهِ سُؤْلَهُ؟ هَلْ مِنْ
 تَائِبٍ فَأَتُوبَ عَلَيْهِ؟ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ مَنْ يَقْرِضُ الْمَلِيَّ
 غَيْرَ الْمُعْدَمِ، الْوَفَى غَيْرَ الظُّلُمِ؟ - قَالَ: وَلِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي كُلِّ
 يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ أَلْفُ أَلْفٍ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ، وَإِذَا
 كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ - أَوْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ - أَعْتَقَ اللَّهُ فِي كُلِّ سَاعَةٍ مِنْهَا
 أَلْفَ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ كُلُّهُمْ قَدْ اسْتَرْجَبَ الْعَذَابَ، فَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ
 يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَعْتَقَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ بَعْدَ مَنْ أَعْتَقَ مِنْ أَوَّلِ
 الشَّهْرِ إِلَى آخِرِهِ، فَإِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ جَبْرِيلَ،
 فَهَبِطْ فِي كُبْكَبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَعَهُ لَوَاءٌ أَخْضَرُ،
 فَيُرَكِّزُ اللَّوَاءَ عَلَى ظَهْرِ الْكُعْبَةِ وَلَهُ سِتْمِائَةُ جَنَاحٍ، مِنْهَا جَنَاحَانِ
 لَا يَنْشُرُهُمَا إِلَّا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ قَدَرٍ فَيَنْشُرُهُمَا فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ،

فَبَجَاوِزَانَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، وَيَبْتَكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 الْمَلَائِكَةَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ ، فَيَسَلِّمُونَ عَلَى كُلِّ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ وَمُصَلٍّ
 وَذَاكِرٍ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ ، فَيَصَافِحُونَهُمْ وَيُؤَمِّنُونَ عَلَى دُعَائِهِمْ حَتَّى
 يَطْلُعَ الْفَجْرُ ، فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَادَى جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مَعْشَرَ
 الْمَلَائِكَةِ الرَّحِيلِ الرَّحِيلِ ، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ : يَا جَبْرِيلُ ، مَا صَنَعَ
 اللَّهُ فِي حَوَائِجِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ ؟ فَيَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ
 عَزَّوَجَلَّ نَظَرَ إِلَيْهِمْ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَعَفَى عَنْهُمْ وَغَفَرَ لَهُمْ إِلَّا أَرْبَعَةً -
 قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ ؟ قَالَ : رَجُلٌ مُدْمِنٌ خَمْرٍ
 ، وَعَاقٍ لِوَالِدَيْهِ ، وَقَاطِعُ رَحِمٍ وَمُشَاحِنٌ - قَالُوا : هُوَ الصَّارِمُ ، فَإِذَا
 كَانَتْ لَيْلَةُ الْفِطْرِ سَمِيتَ بِكَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةَ الْجَائِزَةِ ، فَإِذَا كَانَتْ
 غَدَاةُ الْفِطْرِ بَعَثَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ فَيَهْبِطُونَ فِي كُلِّ بَلَادٍ الْأَرْضِ ،
 وَيَقُولُونَ عَلَى أَفْوَاهِ السَّكَّكِ ، فَيَنَادُونَ ، بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ جَمِيعُ مَنْ
 خَلَقَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ ، فَيَقُولُونَ : يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ،
 أَخْرَجُوا إِلَى رَبِّ كَرِيمٍ يُعْطَى الْجَزِيلَ وَيَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ ، فَإِذَا
 بَرَزُوا فِي مَصَلَّاهُمْ ، يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ : يَا مَلَائِكَتِي ا
 مَا جَزَاءُ الْآجِرِ إِذَا عَمِلَ عَمَلَهُ ؟ - قَالَ : فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ : إِلَهِنَا
 وَسَيِّدُنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُؤْفَى أَجْرُهُ ، - قَالَ : - فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ : قَائِلِي

أَشْهَدُكُمْ يَا مَلَائِكَتِي إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَهُمْ مِنْ صِيَامِهِمْ رَمَضَانَ رِضَائِي وَمَغْفِرَتِي، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا عِبَادِي سَلُونِي، فَوَعِزَّتِي لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ شَيْئًا فِي جَمْعِكُمْ هَذَا لِأُخْرَاكُمْ إِلَّا أَعْطَيْتُكُمْ، وَلَا لِدُنْيَاكُمْ إِلَّا نَظَرْتُ لَكُمْ، وَعِزَّتِي لَا سُرْنَ عَلَيْكُمْ مَا رَأَيْتُمُونِي، وَعِزَّتِي لَا فَضَحَنَّاكُمْ بَيْنَ أَصْحَابِ الدُّنُوبِ، انْصَرِفُوا مَغْفُورًا لَكُمْ، فَقَدْ أَرْضَيْتُمُونِي وَرَضِيتُ عَنْكُمْ، قَالَ: فَتَفَرَّحَ الْمَلَائِكَةُ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِمَا يُعْطَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ إِذَا أَفْطَرُوا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ - (٢٦)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

بیشک جنت کو رمضان المبارک کی آمد کے لئے ایک سال سے دوسرے سال تک سجایا جاتا ہے۔ اس میں تجدید کی جاتی ہے۔ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش عظیم کے نیچے ایک ہوا چلتی ہے۔ جسے مٹیرہ کہا جاتا ہے جس سے جنتی درختوں کے پتے اور دروازے کے پٹ ہلنے لگتے ہیں اور ان میں اتنی خوبصورت آواز پیدا ہوتی ہے جس سے اچھی آواز آج تک کسی نے نہیں سنی پس جنتی حوریں درختوں پر آکر ٹھہر جاتی ہیں اور ندا دیتی ہیں ہے کوئی اللہ تعالیٰ کی

طرف نکاح کا پیغام بھیجنے والا تاکہ اس کا نکاح کر دیا جائے پھر وہ کہتی ہیں اے رضوان الجنت یہ کونسی رات ہے تو رضوان الجنت انہیں لبیک کہتا ہے، پھر کہتا ہے اے خیرات حسان! یہ رمضان المبارک کی پہلی رات ہے اس میں امت محمدیہ کے روزے داروں کے لئے جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے رضوان جنت! جنتوں کے دروازے کھول دے اور اے جہنم کے داروغہ امت محمدیہ ﷺ کے روزے داروں کے لئے جہنم کے دروازے بند کر دے، اے جبریل زمین پر جاؤ اور شیطان مردودوں کو باندھ دو، پیروں میں بیڑیاں ڈال دو اور انہیں سمندر کی تہوں میں پھینک دو تاکہ وہ میرے حبیب ﷺ کی امت میں فساد نہ کریں پھر اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر رات تین مرتبہ ارشاد فرماتا ہے۔

ہے کوئی سوال کرنے والا؟ میں اس کے سوال کو پورا کروں۔

ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ میں اسکی توبہ قبول کروں۔

ہے کوئی بخشش طلب کرنی والا؟ کہ میں اسے بخش دوں۔

اور ہے کوئی قرض سے خلاصی چاہنے والا؟ تاکہ میں اسے بغیر ظلم کے

قرض سے نجات دوں۔

اور فرمایا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر رات ہزار ہزار

بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے جب جمعہ المبارک کی رات ہوتی ہے یا جمعہ

المبارک کا دن ہوتا ہے ہر گھڑی ہزار ہزار بندوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے تمام کے تمام وہ ہوتے ہیں جن پر عذاب واجب ہو چکا ہوتا ہے جب رمضان المبارک کی آخری رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن اتنے انسانوں کو جہنم سے آزادی عطا فرماتا ہے جتنے پہلے پورے ماہ میں آزاد کر چکا ہوتا ہے۔

جب لیلة القدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبریل امین علیہ السلام سے فرماتا ہے فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ جائے ان کے پاس سبز جھنڈا ہوتا ہے وہ جھنڈا لے کر خانہ کعبہ کی چھت پر گاڑ دیتے ہیں حضرت جبریل امین کے سو پر ہیں ان میں سے دو پر صرف لیلة القدر کو ہی کھلتے ہیں اور ان دونوں کو اس رات پھیلانے میں وہ مشرق سے مغرب تک کو گھیر لیتے ہیں اور جبریل امین پوری امت میں فرشتوں کو پھیلا دیتے ہیں اور وہ ہر قیام کرنے والے، بیٹھ کر ذکر کرنے والے، نماز پڑھنے والے، اور ذکر کرنے والوں پر سلامتی بھیجتے رہتے ہیں۔ ان سے ہاتھ ملاتے ہیں اور ان کے دعا مانگنے پر آمین کہتے ہیں یہاں تک کہ فجر ہو جاتی ہے۔ جب فجر ہوتی ہے تو حضرت جبریل امین کہتے ہیں اے فرشتوں کے گروہ اپنی سواریاں لو تو فرشتے حضرت جبریل سے پوچھتے ہیں اے جبریل اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے مومنین کے حوائج کا کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ تو حضرت جبریل امین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر نظر رحمت فرمائی ہے ان سے درگزر فرمایا ہے اور انہیں بخش دیا ہے سوائے چار قسم کے آدمیوں کے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وہ چار قسم کے بندے یہ ہیں شراب پینے والا، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا، قطع تعلقی کرنے والا، اور مشاحن، پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ مشاحن کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ڈاکو، جب عید الفطر کی رات آتی ہے اور اسے لیلۃ الجائزہ (یعنی بدلہ کی رات) بھی کہتے ہیں جب عید الفطر کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتوں کو ہر شہر میں بھیجتا ہے وہ زمین پر اترتے ہیں اور قطار بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آوازیں دیتے ہیں جسے انسانوں اور جنوں کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے وہ کہتے ہیں اے امت محمدیہ رب کریم کی طرف آؤ وہ بڑی بخشش عطا فرماتا ہے۔ جب وہ اپنی جگہ پر پہنچ جاتے ہیں (یعنی اپنی نماز کی جگہ پر) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! مزدور کی اجرت کیا ہے جب وہ اپنا کام پورا کر لے؟ تو فرشتے عرض گزار ہوتے ہیں اے ہمارے معبود ہمارے سردار اسکی اجرت یہ ہے کہ تو اسے پورا اجر عطا فرما تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو میرے گواہ ہو جاؤ میں نے اس کے قیام اور روزوں کا ثواب، اپنی رضا اور اپنی طرف سے مغفرت کے طور پر عطا فرمائی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مجھ سے مانگو مجھے میری عزت و جلال کی قسم آج تم مجھ سے آخرت کے بارے میں جو بھی سوال کرو گے میں تمہیں عطا کروں گا اور دنیا کا سوال کرو تو میں

نظر رحمت فرماؤں گا اور مجھے میری عزت کی قسم میں ضرور تمہارے رازوں کو پوشیدہ رکھوں گا۔ اور جو تم مجھ سے ڈرتے رہے اور مجھے میری عزت کی قسم میں تمہیں گناہگاروں کے درمیان رسوا نہیں کروں گا۔ جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا تم نے مجھے راضی کیا اور میں تم سے راضی ہو گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا فرشتے خوش ہو جاتے ہیں اور جو عطا کیا جاتا ہے اس پر خوشخبری دیتے ہیں اس امت کو جب وہ افطار کرتے ہیں۔

روزے دار کی جنت میں مہمان نوازی

۲۷: عَنْ أَبِي سُرَيْحَةَ الْغِفَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:

قَدْ أَهَلَ رَمَضَانَ لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا لَهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَتَمَنَّى الْعِبَادُ أَنْ يَكُونَ شَهْرُ رَمَضَانَ سَنَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَدِّثْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَيْنُ لِشَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْهُ هَبَّتْ رِيحٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَصَفَقَتْ وَرَقُ الْجَنَّةِ فَنَظَرَ الْحُورُ الْعَيْنُ إِلَى ذَلِكَ فَقُلْنَ: يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي هَذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجًا تَقْرَأُ عَيْنُنَا بِهِمْ وَتَقْرَأُ عَيْنُهُمْ بِنَا، فَمَا مِنْ عَبْدٍ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا زَوَّجَهُ اللَّهُ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعَيْنِ، فِي خِيَمَةٍ مِنْ دُرَّةٍ مَحْوَفَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ لَوْنٌ مِنَ الطَّعَامِ يَجِدُ لآخرِهِ مِنَ اللَّذَّةِ مِثْلَ مَا يَجِدُ لِأَوَّلِهِ وَيُعْطَى

زَوْجَهَا مِثْلَ ذَلِكَ عَلَى سَرِيرٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ سُورَانِ مِنْ
ذَهَبٍ مُرَصَّعٍ بِالْيَاقُوتِ الْأَحْمَرِ هَذَا لِكُلِّ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، سِوَى
مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ - (۲۷)

ابو سريحہ الغفاری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

رمضان کا چاند طلوع ہوا ہے، اگر بندے جان لیں کہ اس مہینے میں ان کیلئے کیا کیا اجر ہیں تو تمنا کریں کہ پورا سال ہی ماہ رمضان ہو۔

بنو خزاعہ کے ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ بیان فرما دیجئے۔ فرمایا: ماہ رمضان کیلئے ایک سال سے دوسرے تک جنت کو مزین کیا جاتا ہے۔ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش الہی کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جس سے جنت کے دروازے ہلنے لگتے ہیں۔ حورالعین اسے دیکھ کر کہتی ہیں: اے رب کریم! اس مہینے میں ہمارے لئے تیرے بندوں میں سے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ لہذا کوئی ایسا بندہ نہیں جو اس مہینے کے روزے رکھے اور اللہ تعالیٰ اس کا نکاح حورالعین سے نہ کرتا ہو، وہ حوریں کھلے منہ والے موتیوں سے بنے خیموں میں جلوہ گر ہوتی ہیں جن کی شان اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے:

(۲۷) المعجم الكبير للطبرانی ، جلد: ۲۲ ، حدیث نمبر: ۹۶۷

”حوریں جو خیموں میں باپردہ ہیں“

ان میں سے ہر عورت پر ستر پوشاکیں ہیں جن کے رنگ جدا جدا ہیں اور ہر ایک کو ستر جدا گانہ خوشبوئیں میسر ہیں جو ایک دوسرے جیسی نہیں ہیں۔ ہر عورت (حور) یا قوت سے بنے تختوں پر متمکن ہے جن میں موتی جڑے ہوئے ہیں۔ اس میں قسم قسم کے کھانے چنے ہوئے ہیں۔ ان کے آخری لقمے کی لذت ویسی ہی ہوگی جیسی پہلے لقمے میں ہے (یعنی وہ کھانے بوسیدہ نہ ہونگے) اور اس عورت کے شوہر کو بھی یہی کچھ عطا کیا جائے گا وہ بھی سرخ یا قوت کے پچھونے پر بیٹھے گا اور اس کے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہونگے جس میں سرخ یا قوت جڑے ہیں، اور یہ سب کچھ صرف روزہ رکھنے کا اجر ہے باقی نیک اعمال کا اجر اس کے سوا ہوگا۔

روزے نور کا بادل بن کر آئیں گے

۲۸: عَنْ قَيْسِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: إِنَّ كُلَّ يَوْمٍ يَصُومُهُ الْعَبْدُ مِنْ رَمَضَانَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غَمَامَةً مِنْ نُورٍ، فِي تِلْكَ الْغَمَامَةِ قَصْرٌ مِنْ دُرٍّ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ بَابٍ، كُلُّ بَابٍ يَأْقُوتُهُ حَمْرَاءُ۔ (۲۸)

حضرت قیس بن جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان المبارک کا ہر دن جس میں بندہ روزہ رکھتا ہے قیامت کے دن وہ نورانی بادل کی صورت میں آئے گا اس بادل میں ایک محل ہوگا جو موتیوں سے بنا

(۲۸)..... تخریج گزر چکی ہے۔

ہوگا اس میں ستر دروازے ہوں گے ہر دروازہ سرخ یا قوت سے بنا ہوگا۔

حضور ﷺ نے فرمایا آمین

۲۹: سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:
ارْتَقَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ دَرَجَةً فَقَالَ: آمِينَ، ثُمَّ ارْتَقَى
الثَّانِيَةَ فَقَالَ: آمِينَ، ثُمَّ ارْتَقَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ: آمِينَ، ثُمَّ اسْتَوَى
فَجَلَسَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ عَلَى مَا أَمَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّ
جِبْرِيلَ أَتَانِي فَقَالَ: رَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ
، فَقُلْتُ آمِينَ، وَرَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ أَذْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ
يَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ آمِينَ، وَرَغِمَ أَنْفُ امْرِئٍ أَذْرَكَ رَمَضَانَ وَلَمْ
يُغْفَرْ لَهُ فَقُلْتُ آمِينَ۔ (۲۹)

حضرت سلمہ بن وردان کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک کو کہتے
سنا وہ فرماتے ہیں:

رسول ﷺ منبر کی ایک سیڑھی پر چڑھے فرمایا آمین، دوسری پر چڑھے تو
فرمایا آمین تیسری پر چڑھتے ہوئے بھی یہی فرمایا آمین۔ پھر منبر پر بیٹھ گئے۔
صحابہ رام نے پوچھا یا رسول ﷺ آپ نے آمین کس بات پر کہی فرمایا جبریل علیہ

(۲۹)..... الغیلانیات، جلد: ۱، حدیث نمبر: ۱۸۱..... مسند البزار، جلد:

۴، حدیث نمبر: ۳۱۶۸..... المطالب العالیہ، جلد: ۸، حدیث نمبر: ۲۶۵۳

السلام میرے پاس آئے اور فرمایا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا اس نے آپ پر درود نہیں بھیجا تو میں نے کہا آمین پھر کہا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے ماں باپ کو پایا یا دونوں میں سے کسی ایک کو پایا لیکن جنت میں داخل نہ ہوا (یعنی انکی خدمت کے سبب جنت کا مستحق نہ ہوا) تو میں نے کہا آمین پھر کہا اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا تو اسکو بخشا نہ گیا تو میں نے کہا آمین۔

۳۰: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

رَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَرَقِيَ الْمِرْقَاةَ الْأُولَى فَقَالَ: آمِينَ، ثُمَّ رَقِيَ الثَّانِيَةَ وَقَالَ: آمِينَ، وَرَقِيَ الثَّالِثَةَ وَقَالَ: آمِينَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ إِنَّكَ رَقَيْتَ الْمِنْبَرَ فَقُلْتَ آمِينَ ثَلَاثًا، فَقَالَ: نَعَمْ رَقَيْتُ أَوَّلَ مِرْقَاةٍ فَأَتَانِي جَبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ أَبْعَدَهُ اللَّهُ وَأَسْحَقَهُ، قُلْ آمِينَ، فَقُلْتُ آمِينَ، ثُمَّ رَقَيْتُ الثَّانِيَةَ فَأَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَذْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ أَبْعَدَهُ اللَّهُ وَأَسْحَقَهُ، قُلْ آمِينَ، فَقُلْتُ آمِينَ - ثُمَّ رَقَيْتُ الثَّالِثَةَ فَأَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: مَنْ أَذْرَكَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ أَوْ قَالَ لَمْ يُغْفَرْ لَهُ قَالَ سُلَيْمَانُ الشُّكُّ مِنِّي أَبْعَدَهُ اللَّهُ وَأَسْحَقَهُ قُلْ آمِينَ،

فَقُلْتُ آمِينَ۔ (۳۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے ایک سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین دوسری پر چڑھے تو فرمایا آمین تیسری پر چڑھتے ہوئے بھی یہی فرمایا آمین۔

پھر اترے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے منبر پر چڑھتے ہوئے تین بار آمین کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہاں! جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو حضرت جبریل امین میرے پاس آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا پھر میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل امین آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اپنی بخشش نہ کروائی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہیے، تو میں نے آمین کہا پھر تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا جس نے اپنے والدین کو پایا یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا (یعنی انکی خدمت کے سبب جنت کا مستحق نہ ہوا) تو اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور کر دے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیے آمین، میں نے آمین کہا۔

(۳۰)..... الامالی لابی القاسم الحرفی، ق: ۲۲۶..... القول البدیع، صفحہ: ۱۴۲

آسمان، زمین، پہاڑ، درخت اور حشرات الارض
روزے دار کی بخشش کی دعائیں کرتے ہیں

۳۱: عَنْ كَعْبٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ: يَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ، إِنِّي
أَفْرَضْتُ الصَّيَامَ عَلَى عِبَادِي، وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ، يَا مُوسَى بْنُ
عِمْرَانَ، إِنَّهُ مَنْ وَافَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي صَحِيفَتِهِ عَشْرَ رَمَضَانَ فَهُوَ
مِنَ الْمُخْبِتِينَ، وَمَنْ وَافَى بِعِشْرِينَ رَمَضَانَ فَهُوَ مِنَ الْأَبْرَارِ، وَمَنْ
وَافَى بِثَلَاثِينَ رَمَضَانَ فَهُوَ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدِي، يَا مُوسَى بْنُ
عِمْرَانَ، إِنِّي أَمَرْتُ حَمَلَةَ عَرْشِي أَنْ يَمْسُكُوا عَنِ الْعِبَادَةِ إِذَا دَخَلَ
شَهْرُ رَمَضَانَ، وَأَنْ كَلَّمَا دَعَا صَائِمُ رَمَضَانَ أَنْ يَقُولُوا: آمِينَ،
فَإِنِّي آلَيْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَا أَرُدَّ دَعْوَةَ صَائِمِي شَهْرَ رَمَضَانَ،
يَا مُوسَى إِنِّي أُلْهِمُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ
وَالشَّجَرِ وَالْدَّوَابِّ أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِصَائِمِي رَمَضَانَ - (۳۱)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ
بن عمران علیہ السلام سے فرمایا:

اے موسیٰ بن عمران! بے شک میں نے اپنے بندے پر رمضان المبارک

(۳۱)..... الامالی لابى المطيع المصرى ۱۰ / ق ۲۷ الحلیة لابى نعیم

، جلد: ۷، صفحہ: ۱۶-۱۸

کے روزے فرض کیے ہیں۔ بے شک وہ فرمانبرداروں میں سے ہوگا جس کے نامہ اعمال میں قیامت کے دن دس رمضان المبارک کے روزے ہوں گے۔ اور جس کے نامہ اعمال میں بیس رمضان المبارک کے روزے ہونگے وہ ابراروں میں سے ہوگا اور جس کے نامہ اعمال میں تیس رمضان المبارک کے روزے ہونگے وہ میرے نزدیک شہیدوں سے افضل ہے اے موسیٰ بن عمران علیہ السلام جب رمضان المبارک شروع ہوتا ہے تو میں حملۃ العرش (یعنی جن فرشتوں نے عرش کو اٹھا رکھا ہے) کو حکم دیتا ہوں کہ عبادت کو چھوڑ دو اور جب رمضان المبارک کا روزہ دار دعا کرے تو تم آمین کہا کرو۔ بے شک میں نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے کہ میں رمضان المبارک کے روزے دار کی دعا رد نہیں کروں گا اور اے موسیٰ بن عمران، میں نے آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں، درختوں اور حشرات الارض کو الھام کر دیا ہے کہ وہ رمضان المبارک کے روزہ دار کیلئے بخشش طلب کریں۔

کوئی آسمانی کتاب کس روزے میں نازل ہوئی

۳۲: عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَزَلَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلَ لَيْلَةِ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَانْزَلَتْ التَّوْرَةُ لَيْسَتْ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ وَأَنْزَلَ الْإِنجِيلَ لِثَلَاثِ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَالْقُرْآنُ لِارْبَعٍ وَعِشْرِينَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ۔ (۳۲)

(۳۲)..... التفسیر لابن جریر، جلد: ۳، صفحہ: ۴۴۶..... =

حضرت وائلہ بن اسقع کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحائف رمضان المبارک کی ایک رات گزرنے کے بعد نازل ہوئے، تو رات چھ راتیں گزرنے کے بعد، انجیل تیرہ 13 راتیں گزرنے کے بعد اور قرآن کریم رمضان المبارک کے چوبیس راتیں گزرنے کے بعد نازل ہوا۔

پوری زندگی کے روزے بھی قضاء نہیں بن سکتے

۳۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَفْطَرَ

يَوْمًا فِي رَمَضَانَ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ، وَإِنْ صَامَهُ (۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑ دیا، پھر وہ قیامت روزے

رکھتا رہے تو بھی رمضان المبارک کے روزے کی قضا نہیں بن سکتے۔

= التفسير لابن ابي حاتم، جلد: ۱، صفحہ: ۳۱۰..... المعجم الكبير، جلد:

۲۲، حدیث نمبر: ۱۸۵..... السنن الكبرى للبيهقي، جلد: ۹، صفحہ:

۱۸۸..... التفسير الوسيط للواحدی، جلد: ۱، صفحہ: ۲۸۰..... الترغيب

والترهيب، جلد: ۲، حدیث نمبر: ۱۸۱۸

(۳۳)..... السنن لابی داؤد، جلد: ۲، حدیث نمبر: ۲۳۹۷..... المسند للامام

احمد، جلد: ۲، صفحہ: ۴۷۰

ماہ رمضان، ماہِ رحمت ہے

۳۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرُ الرَّحْمَةِ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رمضان المبارک رحمت کا مہینہ ہے، اس میں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

۳۵: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَيِّدُ الشُّهُورِ شَهْرُ رَمَضَانَ، وَسَيِّدُ الْأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ. (۳۵) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینوں کا سردار ماہ رمضان اور دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔

۳۶: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَمَنْ صَامَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَكَأَنَّمَا صَامَ أَلْفَ شَهْرٍ لَيْسَ فِيهِ رَمَضَانٌ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحَبُّ الْمُسْلِمِينَ إِلَيَّ مَنْ فَطَرَ صَائِمِي رَمَضَانَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ يُصَافِحُهُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ. (۳۶)

(۳۵).....تخریج گزر چکی ہے۔

(۳۶).....تخریج گزر چکی ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

جس نے ایمان کی حالت میں نیکی کی نیت کے ساتھ ماہِ رمضان کا روزہ رکھا اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے گئے۔ اور ماہِ رمضان کا ایک روزہ رکھا تو ایسے ہے جیسے غیر رمضان میں ہزار مہینوں کے روزے رکھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو روزے داروں کا روزہ افطار کرائے۔ بے شک جبریل امین علیہ السلام لیلۃ القدر میں اس کے ساتھ مصافحہ کریں گے اور اس پر سلام بھیجیں گے۔

افطاری کا وقت قبولیت دعا کا وقت ہے

۳۷: عَنْ عُمَرُو، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لِلصَّائِمِ عِنْدَ افْطَارِهِ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ۔ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو إِذَا أَفْطَرَ دَعَا أَهْلَهُ وَوَلَدَهُ وَدَعَا۔ (۳۷)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

وقت افطار روزے دار ایک دعا ضرور شرف قبولیت پاتی ہے اور عبد اللہ

(۳۷)..... المسند للطیالسی، صفحہ: ۲۹۹، حدیث نمبر: ۲۲۶۲ السنن

لابن ماجہ، حدیث نمبر: ۱۷۵۳ المستدرک، جلد: ۱، صفحہ: ۲۲

بن عمرو جب روزہ افطار کرتے تو اکیچنے اہل و عیال کو بلا کر دعا کرتے۔

ماہ رمضان کی دعا

۳۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ - وَحَضَرَ رَمَضَانَ - يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ
حَضَرَ رَمَضَانَ، فَمَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُولِي: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ،
فَاعْفُ عَنِّيْ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رمضان المبارک کا
مہینہ تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں کیا دعا پڑھوں؟ فرمایا: یہ دعا پڑھو:
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ، فَاعْفُ عَنِّيْ۔

قبولت کے تین اوقات

۳۹: سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: كَانَ
يُسْتَحَبُّ ثَلَاثُ مَآبَاتٍ فِي السَّنَةِ عِنْدَ رُجُوعِ حَجٍّ وَعِنْدَ رُجُوعِ مَنْ
غَزَوْا أَوْ عِنْدَ الْإِقْضَاءِ شَهْرِ رَمَضَانَ -

حضرت سفیان بن وکیع کہتے ہیں میں نے میرے والد کو کہتے ہوئے سنا:
سال میں تین مواقع ہیں جنہیں (دعا کیلئے) محبوب سمجھا جاتا ہے، حج سے واپسی پر
، جہاد سے واپسی اور رمضان کا روزہ افطار کرتے وقت۔

۴۰: الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ وَخَيْثَمَةُ قَالَا: كَانَ يُقَالُ
مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ مِنْ عَامِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ -

علاء بن مسیب اپنے والد سے اور خیمہ سے روایت کرتے ہیں دونوں نے فرمایا: (صحابہ و تابعین میں) مشہور تھا کہ جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر اس سال اس کی وفات ہوگئی تو وہ جنت میں گیا۔

نیکی کا اجر اور برائی کا گناہ دگنا ہوتا ہے

۴۱: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَّقُوا الْمَآثِمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَإِنَّ الْحَسَنَةَ تَضَاعَفُ فِيهِ مَالًا تَضَاعَفُ فِي غَيْرِهِ، وَكَذَلِكَ السَّيِّئَاتُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان میں گناہ کرنے سے بچو، بے شک اس میں نیکی میں اتنے گناہ اضافہ ہوتا ہے کہ غیر رمضان میں اتنا نہیں ہوتا اور اسی طرح گناہوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

۴۲: عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ أُمَّتِي لَنْ تُخْزِيَ مَا أَقَامُوا صِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا خِزْيُهُمْ فِي إِضَاعَةِ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: اتِّهَاكَ الْمَحَارِمُ فِيهِ، مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً زَنَى أَوْ شَرِبَ لَمْ يَتَقَبَّلِ اللَّهُ مِنْهُ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَلَعَنَهُ اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالسَّمَوَاتُ إِلَى مِثْلِهِ مِنَ الْحَوْلِ، فَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَ شَهْرَ رَمَضَانَ، فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنَةٌ يَتَّقَى بِهَا النَّارَ،

فَاتَّقُوا شَهْرَ رَمَضَانَ، فَإِنَّ الْحَسَنَاتِ تُضَاعَفُ فِيهِ مَا لَا تُضَاعَفُ فِي سِوَاهُ، وَكَذَلِكَ السَّيِّئَاتِ۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت رسوا نہیں ہوگی جب تک رمضان المبارک کے روزے رکھے، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ رمضان کو ضائع کرنے میں بھلا امت کی کیا رسوائی ہے؟ فرمایا: محارم خداوندی سے لا پرواہی برتنا۔ جس نے کوئی برا عمل کیا، زنا کیا یا شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس سے رمضان المبارک (کی عبادات) قبول نہیں فرماتا۔ اور اللہ، اس کے فرشتے، اور آسمانوں (کی مخلوق) پورا سال اس پر لعنت کرتی ہے اور اگر اگلا رمضان آنے سے قبل وہ فوت ہو گیا تو اللہ کے ہاں اس کی کوئی نیکی نہیں جس کے سبب اسے آگ سے پناہ ملے۔ (اے لوگو!) ماہ رمضان سے ڈرو بے شک اس مہینے میں نیکیوں کا اجر بڑھ جاتا ہے جتنا کہ غیر رمضان میں نہیں بڑھتا اور اسی طرح گناہوں میں بھی (اضافہ ہو جاتا ہے۔)

۴۳: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے تمام اگلے پچھلے گناہوں کو بخش دیا گیا۔

۴۴: عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاتَّبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ: فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ. (۴۴)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور ان کے بعد شوال کے چھ روزے بھی رکھ لئے تو ایسے ہی ہے جیسے اس نے پوری زندگی روزے رکھے۔
سحری میں برکت ہے

۴۵: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَسَحَّرُوا، فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَاتًا. (۴۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کیا کرو بے شک سحری میں برکت ہے۔

۴۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ

(۴۴)..... السنن لابی داؤد، جلد: ۲، حدیث نمبر: ۲۴۳۳..... السنن الکبریٰ

للنسائی، جلد: ۲، حدیث نمبر: ۲۸۶۳..... الصحيح لابن حبان معه

الاحسان، جلد: ۵، حدیث نمبر: ۳۶۲۶

(۴۵)..... تخریج گزر چکی ہے۔

الْبُرُكَّةُ فِي السُّحُورِ وَالْكَيْلِ - (٤٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے سحری اور (پورے) تول میں برکت رکھی ہے۔

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے

٤٧: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ أَجْزَاءِ النَّبُوءَةِ: تَأْخِيرُ السُّحُورِ، وَتَبْكِيرُ الْفِطْرِ، وَإِشَارَةُ الرَّجُلِ بِإِصْبَعِهِ فِي الصَّلَاةِ - (٤٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
نبوت کے ستر اجزاء میں سے سحری دیر سے کرنا، جلدی افطار کرنا اور نماز میں بندے کا انگلی سے اشارہ کرنا بھی ہے۔

٤٨: عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، [عَنْ عَمْرِو] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: فَصَلْ مَا بَيْنَ صِيَامِكُمْ وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةَ السَّحْرِ - (٤٨)

(٤٦)..... موضوع اوہام الجمع والتفريق، جلد: ١ صفحہ: ٤٦٢..... مسند

الشاميين، جلد: ١، حدیث نمبر: ٧٢٤

(٤٧)..... المصنف لعبد الرزاق، جلد: ٢، حدیث نمبر: ٣٢٤٦

(٤٨)..... المسند للإمام احمد، جلد: ٤، صفحہ: ٢٠٢..... <

حضرت عمرو بن عاص کے غلام ابوقیس، حضرت عمرو سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تمہارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔

افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے

۴۹: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُعَجِّلَ الْإِفْطَارَ۔

حضرت سہل بن سعد ؓ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے افطار میں جلدی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

۵۰: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔ (۵۰)

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

۵۱: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

>.....الصحيح لمسلم، حديث نمبر: ۱۰۹۶

(۵۰).....المصنف لعبد الرزاق، جلد: ۴، حديث نمبر: ۷۵۹۲، المعجم

الكبير للطبرانی، جلد: ۶، حديث نمبر: ۵۹۶۲

يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: إِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعَجَلُهُمْ

فِطْرًا۔ (۵۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں میں مجھے سب سے محبوب وہ شخص ہے جو افطار میں جلدی کرتا ہے۔

لیلۃ القدر کس عشرے میں ہوتی ہے

۵۲: عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: رَأَى رَجُلٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَعَتْ عَلَى هَذَا، فَاطْلُبُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ۔ (۵۲)

حضرت سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے لیلۃ القدر کو آخری عشرہ میں دیکھا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں دیکھتا ہوں کہ آپ کے خواب اس پر متفق ہو گئے ہیں بس اسے

(۵۱).....المسند للإمام أحمد، جلد: ۲، صفحہ: ۲۳۷-۲۳۸.....الجامع

لترمذی، جلد: ۳، حدیث نمبر: ۷۰۰

(۵۲).....السنن الكبرى للبيهقي، جلد: ۴، صفحہ: ۳۰۸.....الصحیح لابی

عوانہ، جلد: ۲، ق: ۲۱۳.....الصحیح لمسلم، جلد: ۲، صفحہ: ۸۲۳

آخری عشرہ میں تلاش کیا کرو۔

۵۳: عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: أَرَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَنَامِ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَعَتْ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْآخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيًا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْآخِرِ۔ (۵۳)

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ کو خواب میں لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

میرا خیال ہے تمہارے خواب اس پر متفق ہو گئے ہیں کہ یہ آخری سات دنوں میں ہے جو اس کا متلاشی ہو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

۵۴: عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ أَنَا كُنْتُ أَسْأَلُ عَنْهَا، يَعْنِي: فِي رَمَضَانَ أَوْ فِي غَيْرِهِ؟ فَقَالَ: لَا بَلْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتَكُونُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوا فَإِذَا قُبِضَتِ الْأَنْبِيَاءُ وَرُفِعُوا

رَفَعَتْ مَعَهُمْ؟ أَوْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: لَا بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: قُلْتُ: فَأَخْبِرْنِي فِي أَيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ هِيَ؟ قَالَ: التَّمِسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَحَدَّثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَحَدَّثَ فَاهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي فِي أَيِّ عَشْرِ هِيَ؟ قَالَ: التَّمِسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا، ثُمَّ حَدَّثَ، وَحَدَّثَ فَاهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهُ فَقُلْتُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِحَقِّي عَلَيْكَ لَتُحَدِّثَنِي فِي أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ فَغَضَبَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَضَبًا مَا غَضَبَهُ عَلَيَّ مِنْ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ثُمَّ قَالَ: التَّمِسُّوْهَا فِي السَّبْعِ الْآخِرِ وَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا - (٥٤)

حضرت مالک بن مرثد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں

میں نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا ہے؟

فرمایا: ہاں میں پوچھا کرتا تھا میں دوسرے صحابہ کرام کی بنسبت اس بارے میں

سوال کرنے میں تیز تھا تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجھے یہ لیلۃ القدر کے بارے میں بتائیے وہ رمضان میں ہے یا کسی اور ماہ میں؟ تو

(٥٤)..... السنن الكبرى للبيهقي، جلد: ٤، حديث نمبر: ٣٠٧..... السنن

الكبرى للنسائي، جلد: ٢، حديث نمبر: ٣٤٢٧

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں وہ رمضان المبارک میں ہی ہے میں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! یہ پہلے انبیاء کے ساتھ ہی ہوتی تھی تو کیا جب انکی ارواح کو قبض کر لیا گیا تو ان کے ساتھ یہ بھی اٹھالی گئی یا قیامت تک رہے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ قیامت تک رہے گی۔ تو میں نے پوچھا یہ رمضان المبارک کے کس عشرہ میں ہوتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو پھر رسول اللہ ﷺ باتیں کرنے لگ گئے میں نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے پوچھا یہ کس عشرہ میں ہے اے اللہ کی نبی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور اس کے بعد کسی چیز کا سوال نہ کرنا پھر آپ ﷺ باتیں کرنے لگ گئے میں نے آپ ﷺ کی بے دھیانی کو غنیمت جانتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو اپنے حق کی قسم دے کر کہتا ہوں جو میرا آپ پر ہے مجھے بتائیے یہ کس عشرہ میں ہے تو رسول اللہ ﷺ مجھے اتنا شدید غصہ ہوئے کہ نہ تو اس سے پہلے کبھی اتنا غصہ کیا نہ اس کے بعد کبھی کیا۔ پھر فرمایا آخری سات راتوں میں تلاش کرو اور اب اس کے بعد کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرنا۔

لیلۃ القدر کی فضیلت

۵۵: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ

الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (۵۵)

(۵۵)..... اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے ایمان کی حالت میں نیکی کی نیت سے لیلة القدر کی رات قیام
کیا اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۵۶: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ دَخَلَ عَلَيْكُمْ، وَهُوَ شَهْرُ اللَّهِ
الْمُبَارَكُ، فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ
كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مُحْرَمٍ۔ (۵۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رمضان المبارک
شروع ہوتا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

یہ جو مہینہ شروع ہوا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا مبارک مہینہ ہے اس میں ایک
رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو اس سے محروم رہ گیا تو اسے تمام
بھلائی سے محروم کر دیا گیا اور اسکی بھلائی سے بد بخت ہی محروم رہتا ہے۔

۵۷: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
صلی اللہ علیہ وسلم فِي رَمَضَانَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ حَتَّى تُلَاحِظَ رَجُلَانِ
فَرَفَعْتُ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔ (۵۷)

(۵۶)..... السنن لابن ماجہ، جلد: ۱، حدیث نمبر: ۱۶۴۴

(۵۷)..... اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی حتیٰ کہ دو آدمی آپس میں جھگڑے تو وہ اٹھالی گئی، اب تم اسے اٹھیو، ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔

سمندر میٹھا ہو گیا

۵۸: عَنْ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ غُلَامٌ لِعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ: يَا سَيِّدِي إِنَّ فِي هَذَا الشَّهْرِ، يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ، لَيْلَةٌ يَعْذُبُ فِيهَا الْبَحْرُ، قَالَ: فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَذِنِّي قَالَ: فَأَذَنَهُ فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعِ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةُ الْفُرْقَانِ۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں حضرت عثمان بن ابوالعاص کے غلام نے کہا اے میرے سردار بے شک اس ماہ میں یعنی رمضان المبارک میں ایک رات ایسی ہے جس میں سمندر میٹھا ہو جاتا ہے، تو آپ نے کہا: جب ایسا ہو تو مجھے خبر دینا۔ پھر جب ایسا ہوا تو غلام نے آکر آپ کو خبر دی تو وہ رمضان المبارک کی 17 ویں رات تھی لیلة الفرقان۔ (غزوہ بدر کی رات)

آخری طاق راتوں میں تلاش کرو

۵۹: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: التَّمِسُّوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ يَعْنِي: لَيْلَةُ الْقَدْرِ۔، فِي

تَاسِعَةٍ تَبْقَى ، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى ، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى - (۵۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بے شک نبی ﷺ نے فرمایا:
تم اسے رمضان المبارک کے آخری دس راتوں میں تلاش کیا کرو، یعنی
لیلۃ القدر کو اکیسویں رات تیس کی رات یا پچیس کی رات کو۔

۶۰: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَزَعَ الْقَمَرُ

كَأَنَّهُ فُلُقٌ جَفَنَةٌ قَالَ: اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ - (۶۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نکلے جب چاند چمک رہا
تھا گویا کہ وہ بڑے پیالہ کی طرح تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا آج کی رات لیلۃ
القدر ہے۔

۶۱: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ حَتَّى تُلَاحِظَ رَجُلَانِ

فَرُفِعَتْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ - (۶۱)

(۵۹).....الصحيح للبخاری ، حدیث نمبر: ۲۰۲۱.....السنن الابی داؤد،

جلد: ۲، حدیث نمبر: ۱۳۸۱

(۶۰).....اخبار اصبهان لابی نعیم، جلد: ۲، صفحہ: ۱۹۱.....زیادات المسند

، جلد: ۱، صفحہ: ۱۰۱.....المسند لابی یعلی، جلد: ۱، حدیث نمبر: ۵۲۱

(۶۱).....الموطا للامام مالک، جلد: ۱، حدیث نمبر: ۸۸۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس رمضان المبارک میں تشریف لائے اور فرمایا میں نے یہ رات یعنی (لیلۃ القدر) دیکھی تھی کہ دو آدمی جھگڑا کرنے لگے تو وہ اٹھالی گئی پس تم اسے 29، 27، اور 25 رات میں تلاش کرو۔

۶۲: عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَا حِي رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلَا حِي فَلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ، فَالْتَمِسُوا هَا فِي التَّسْعِ وَالسَّبْعِ وَالْخَمْسِ - (۶۲)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تاکہ لیلۃ القدر کی خبر دیں پس مسلمانوں میں سے دو شخص جھگڑا کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک میں تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دینے کے لئے آیا تھا فلاں، فلاں کے جھگڑا کرنے کی وجہ سے وہ اٹھالی گئی ہے قریب تھا کہ وہ تمہارے لئے بہتر ہوتی پس تم اسے 29، 27، اور 25 رات میں تلاش کرو۔

۶۳: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: تَدَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي نَفَرٍ مِنْ

قُرَيْشٍ فَأَتَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، وَكَانَ لِي صَدِيقًا ، فَقَالَ : أَلَا تَخْرُجُ بِنَا
النَّحْلَ فَنَخْرُجُنَا وَعَلَيْهِ خَمِصَةٌ لَهُ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ نَعَمْ ، اِغْتَكَفْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَخَطَبَنَا
صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نَسِيتُهَا أَوْ
نَسِيتُهَا فَالْتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي وَتَرٍ فَمَنْ كَانَ اِغْتَكَفَ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ وَرَأَيْتُ كَأَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ
قَالَ : فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرُنَا
حَتَّى سَالَ مَقْفُ الْمَسْجِدِ - وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّحْلِ - وَاقِئِمَتِ
الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُهُ يَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ حَتَّى رَأَيْتُ فِي جَبْهَةِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ - أَوْ قَالَ : أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - (٦٣)

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قریش کے ایک گروہ میں لیلۃ
القدر کے بارے میں مذاکرہ کیا تو میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ
میرے دوست تھے انہوں نے کہا میرے ساتھ کھجوروں کے باغ کی طرف چلو
گے؟ ہم باغ کی طوف چلے آئے کیونکہ ان کو بھوک لگی تھی۔

(٦٣).....المسند للطيالسي ، صفحہ: ٢٩١ ، حدیث نمبر: ٢١٨٧.....الصحیح

للبخاری ، حدیث نمبر: ٨١٣.....الصحیح لمسلم ، جلد: ٢ ، صفحہ: ٨٢٦

میں نے ان سے کہا مجھے لیلة القدر کے بارے میں خبر دیجئے کیا آپ نے نبی علیہ السلام سے لیلة القدر کا تذکرہ سنا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا تو رسول اکرم ﷺ نے بیسویں رمضان المبارک کی صبح ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ بیشک میں نے لیلة القدر کو دیکھا اور میں بھول گیا ہوں یا وہ مجھے بھلا دی گئی ہے پس تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ جو شخص رسول ﷺ کے ساتھ اعتکاف کر رہا تھا اسے چاہئے کہ لوٹ جائے میں نے دیکھا ہے میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں حضرت ابو سعید خذری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوٹ آئے اور ہم نے آسمان پر کوئی بادل وغیرہ نہیں دیکھے (اچانک) بادل آئے اور ہم پر برسنے لگے یہاں تک کہ مسجد کی چھت بہنے لگ پڑی اور وہ کھجور کے خوشوں سے بنی ہوئی تھی پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو میں نے دیکھا آپ ﷺ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے تھے یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک پر مٹی کا نشان دیکھا یا پھر آپ نے کہا کہ میں نے مٹی کے نشان کو رسول ﷺ کی پیشانی مبارک میں دیکھا۔

۶۴: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشَرَ الَّتِي فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ حِينَ يَمْسِي مِنْ عَشْرَيْنِ لَيْلَةً تَمْضِي وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرَيْنِ رَجَعَ

إِلَى مَسْكِنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ جَاوِرَ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرِ جَاوَرَ فِيهِ
تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا، فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ
اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَجَاوِرُ هَذَا الْعَشَرَ، ثُمَّ قَدْ بَدَأَ لِي أَنْ أَجَاوِرَ
هَذَا الْعَشَرَ الْوَاحِدَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَلْبِثْ فِي مُعْتَكَفِهِ
وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أَنْسَيْتُهَا فَاذْكُرُونَهَا فِي الْعَشْرِ الْوَاحِدِ
وَابْتَغُوا فِي كُلِّ وَتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي صَبِيحَتِهَا أُسْجِدُ فِي طِينٍ وَ
مَاءٍ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَأَمْطَرَتْ
فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ
، فَبَصُرْتُ عَيْنِي نَظَرْتُ إِلَيْهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ
وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌ طِينًا وَمَاءً وَوَضَعَ اصْبَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَيَدُهُ عَلَى
جَبْهَتِهِ۔ (۶۴)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا
کرتے تھے جب رمضان المبارک کی بیس راتیں گزر جاتیں اور اکیسویں رات
آتی تو آپ ﷺ اپنے گھر لوٹ جاتے اور آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کرنے

(۶۴)..... السنن المجتبى للنسائی، جلد: ۳، حدیث نمبر: ۱۳۵۵..... السنن

الکبریٰ للنسائی، جلد: ۲، حدیث نمبر: ۳۳۴۲

والے بھی اپنے اپنے گھر کو لوٹ جاتے پھر ایک دن آپ ﷺ اس رات کھڑے ہوئے جس رات آپ گھر لوٹتے تھے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور اس چیز کا حکم دیا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا میں اس عشرہ میں اعتکاف کیا کرتا تھا پھر میرے لئے ظاہر کیا کہ میں اس آخری عشرہ میں اعتکاف کروں بس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف میں تھا وہ اپنے اعتکاف میں ٹھہرا رہے تحقیق میں نے اس رات (یعنی لیلة القدر) کو دیکھا ہے اور میں بھول گیا ہوں پس تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور اسے ہر وتر رات میں تلاش کرو تحقیق میں نے دیکھا ہے کہ میں اس صبح مٹی اور پانی میں سجدہ کروں گا۔

حضرت ابوسعید فرماتے ہیں:

اس رات بادل گر جا اور بارش برسی اور مسجد کی چھت رسول اللہ ﷺ کے مصلے پر ٹپکنے لگی، یہ اکیسویں رمضان کی رات تھی۔ پس میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں کہ آپ ﷺ صبح کی نماز سے پھرے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک مٹی اور پانی سے آلودہ تھا تو آپ ﷺ نے آنکھوں پر انگلی اور پیشانی پر ہاتھ رکھ لیا۔

لیلة القدر ستائیسویں شب ہے

۶۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَحَلَفَ لَا يَسْتَشِينِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، قُلْتُ: بِمَ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟ فَقَالَ: بِآيَةٍ أَوْ بِالْعَلَامَةِ الَّتِي قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهَا تُصْبِحُ فِي ذَلِكَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ - (٦٥)

حضرت زر بن حبیش ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب ؓ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا انہوں نے قسم کھائی اور فرمایا یہ ستائیسویں رمضان المبارک کی رات ہی ہے میں نے کہا آپ یہ کیسے کہہ رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا اس نشانی یا علامت کی بنا پر جو رسول ﷺ نے بتائی تھی ”اس کی صبح سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے۔“

٦٦: عَنْ زُرِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَأَيَّمُ اللَّهِ إِنْ حَرَضَنِي عَلَى الْوِفَادَةِ إِلَّا لَقِيتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ لَقِيتُ أَبِي بَنْ كَعْبٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ فَكَانَا جَلِيسَيَّ وَ صَاحِبَيَّ فَقَالَ لِي أَبِي بَنْ كَعْبٍ: مَا تُرِيدُ أَنْ تَدْعَ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةً إِلَّا سَأَلْتَنِي عَنْهَا؟ قَالَ: وَكَأَنْتَ فِي أَبِي شِرَاسَةً فَقُلْتُ أَبَا الْمُنْدَرِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَإِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ: مَنْ يَقُمْ الْحَوْلَ يُصْبِحُهَا، قَالَ: يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَلَكِنَّهُ عُمِيَ عَنِ النَّاسِ لِكَيْلَا يَتَكَلَّبُوا عَلَيْهِ وَالَّذِي أَنْزَلَ

الْكِتَابَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ وَإِنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ ، فَقُلْتُ : إِنِّي عَلِمْتُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ ؟ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَنْبَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ لِزُرْ : مَا الْآيَةُ يَا أَبَا مَرْيَمَ ؟ قَالَ : تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتَّى طَلَعَ لَا شُعَاعَ لَهَا كَأَنَّهَا طُسْتُ حَتَّى تَرْتَفِعَ قَالَ زُرْ : فَرَمَقْتُهَا مِرَارًا لَا شُعَاعَ لَهَا حَتَّى تَرْتَفِعَ - (٦٦)

حضرت زرقہؒ بیان کرتے ہیں:

میں ایک گروہ کے ساتھ نکلا جو اہل کوفہ سے تعلق رکھتا تھا اللہ کی قسم مجھے رسول ﷺ کے مہاجر اور انصاری صحابیوں کی ملاقات نے اس سفر پر ابھارا، کہتے ہیں جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو میں حضرت ابی بن کعب اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما سے ملا وہ میرے ساتھ بیٹھا کرتے تھے میرے دوست تھے حضرت زرقہؒ کہتے ہیں مجھے ابی بن کعب نے کہا:

آپ چاہیں تو قرآن مجید کی کسی آیت کے بارے میں مجھ سے پوچھ سکتے ہیں، راوی کہتے ہیں حضرت ابی کی طبیعت میں سختی تھی۔ میں نے کہا:

ابو منذر! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں بتائیے، بے شک حضرت ابن مسعود کہتے ہیں جو پورا سال قیام کرے (یعنی راتوں کو نفل پڑھے) وہ اس رات تک پہنچتا ہے؟ فرمایا:

اللہ ابو عبد الرحمن (حضرت عبد اللہ بن مسعود کی کنیت ہے) پر رحم کرے، بے شک وہ جانتے ہیں کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہوتی ہے لیکن انہوں نے لوگوں سے اس لئے چھپائی کہ کہیں لوگ (عبادات میں) سست نہ ہو جائیں۔ اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ پر کتاب نازل فرمائی، بے شک یہ رات رمضان المبارک میں ہی ہے اور اس بات میں بھی شک نہیں کہ یہ ستائیسویں رات ہے۔

میں نے کہا: اے ابوالمندر! آپ کیسے جانتے ہیں؟

فرمایا: اس نشانی کے ذریعے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمائی ہے (راوی کہتے ہیں) میں نے زر سے پوچھا اے ابو مریم! وہ نشانی کیا ہے؟ کہا: اس رات کے بعد بغیر شعاؤں کے سورج طلوع ہوتا ہے اور ایک طشت کی مانند ہوتا ہے حتیٰ کہ بلند ہو جائے۔ زر کہتے ہیں: میں نے کئی بار اس پر غور کیا، اس کی شعاع نہیں ہوتی جب تک کہ بلند نہ ہو جائے۔

۶۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ

الْعَشْرَ الْأَوَّلَ وَآخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّىٰ قَابِضُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔ (۶۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ رمضان کے

آخری عشرے میں قیام کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی۔

(۶۷).....المسند، جلد: ۲، صفحہ: ۲۸۱.....المصنف لعبد الرزاق،

جلد: ۴، حدیث نمبر: ۷۶۸۲.....الجامع للترمذی، جلد: ۳، حدیث نمبر:

۷۹۰.....السنن الکبریٰ لנסائی، جلد: ۲، حدیث نمبر: ۳۳۳۵

شرح مائتہ عامل



علامہ مفتی محمد عبدالغفار سیالوی



یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اُردو بازار، لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

پروگنیشن بکس

معین نظر



علامہ مفتی محمد عبدالغفار سیالوی



یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور

فون 042-37124354، فیکس 042-37352795، پروگریسو بکس

پروگریسو بکس

فرائد



علامہ مفتی محمد عبدالغفار سیالوی



یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

پروگرام بکس

محدثین کرام کے حالات و واقعات

منتخب
علامہ محمد علی قادری



یوسف آرکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور

فون 042-37124354 فکس 042-37352795

پروگرسو بکس

کلام بیدار شاہ آرشی

محمد عون المصطفیٰ قادری



یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

پروگریسو بکس

مَا لِمَضَانِ ہماری خطائیں اور اصلاح

تکمیل

مفتی محمد عرفان قادری

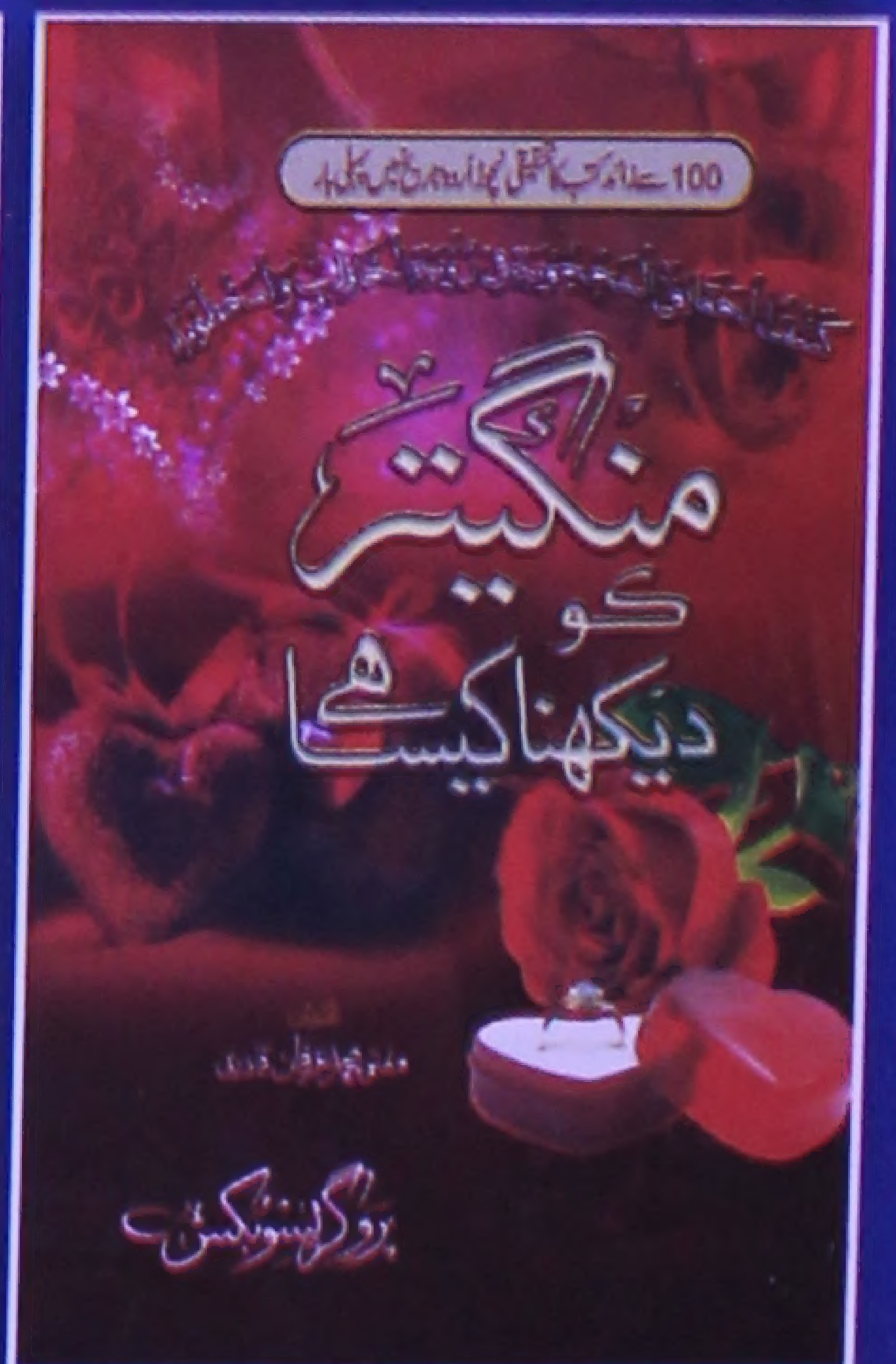
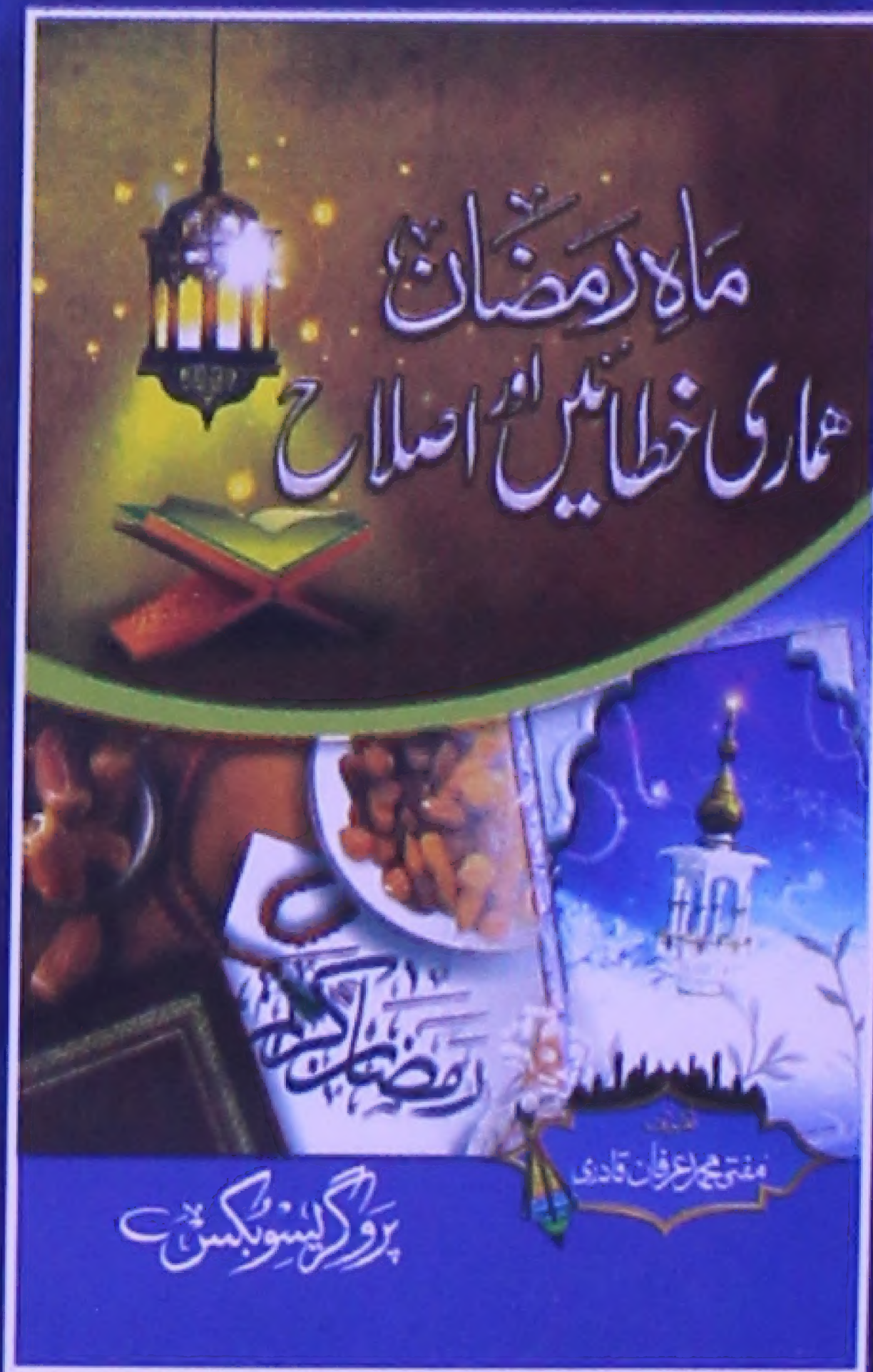
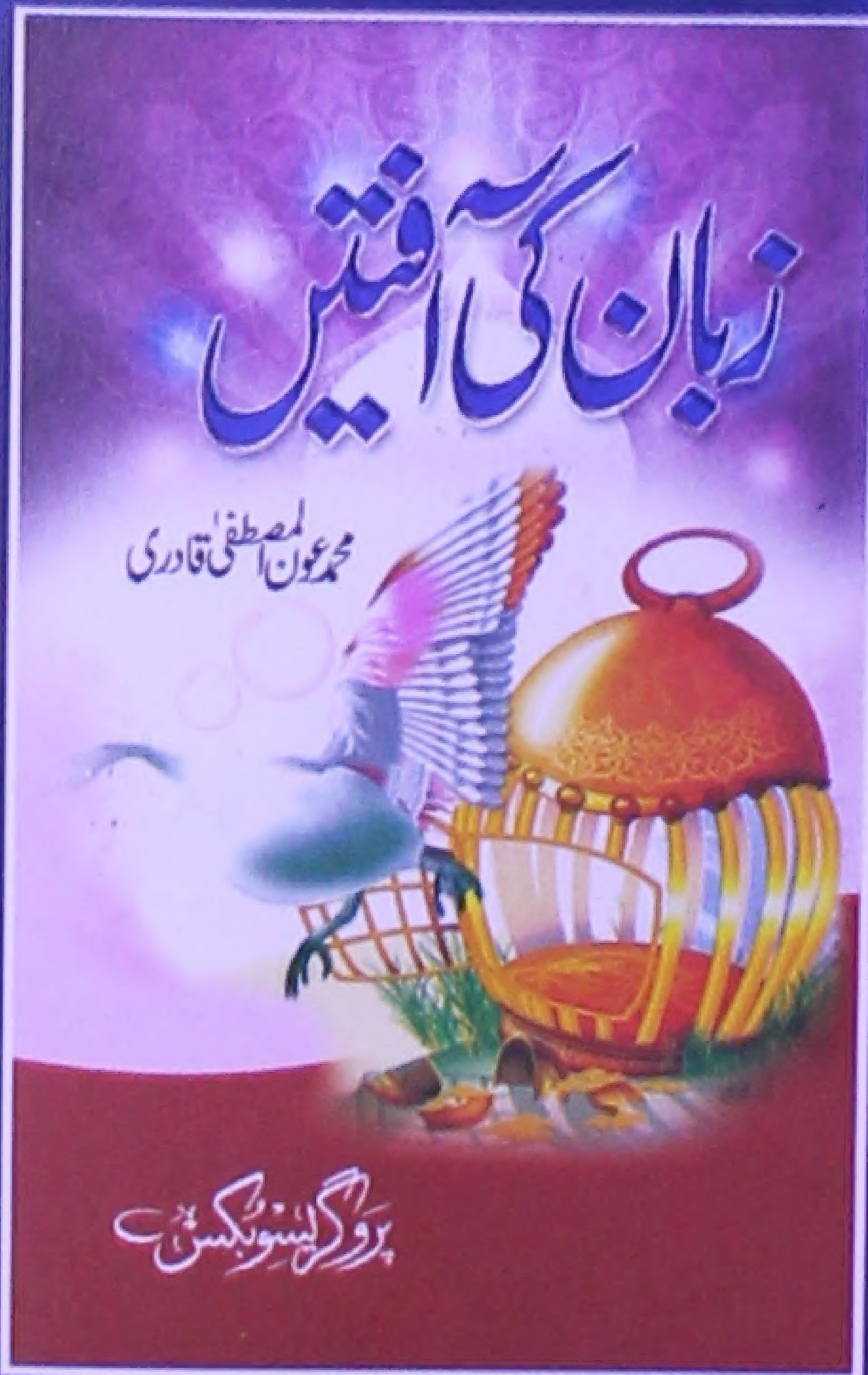
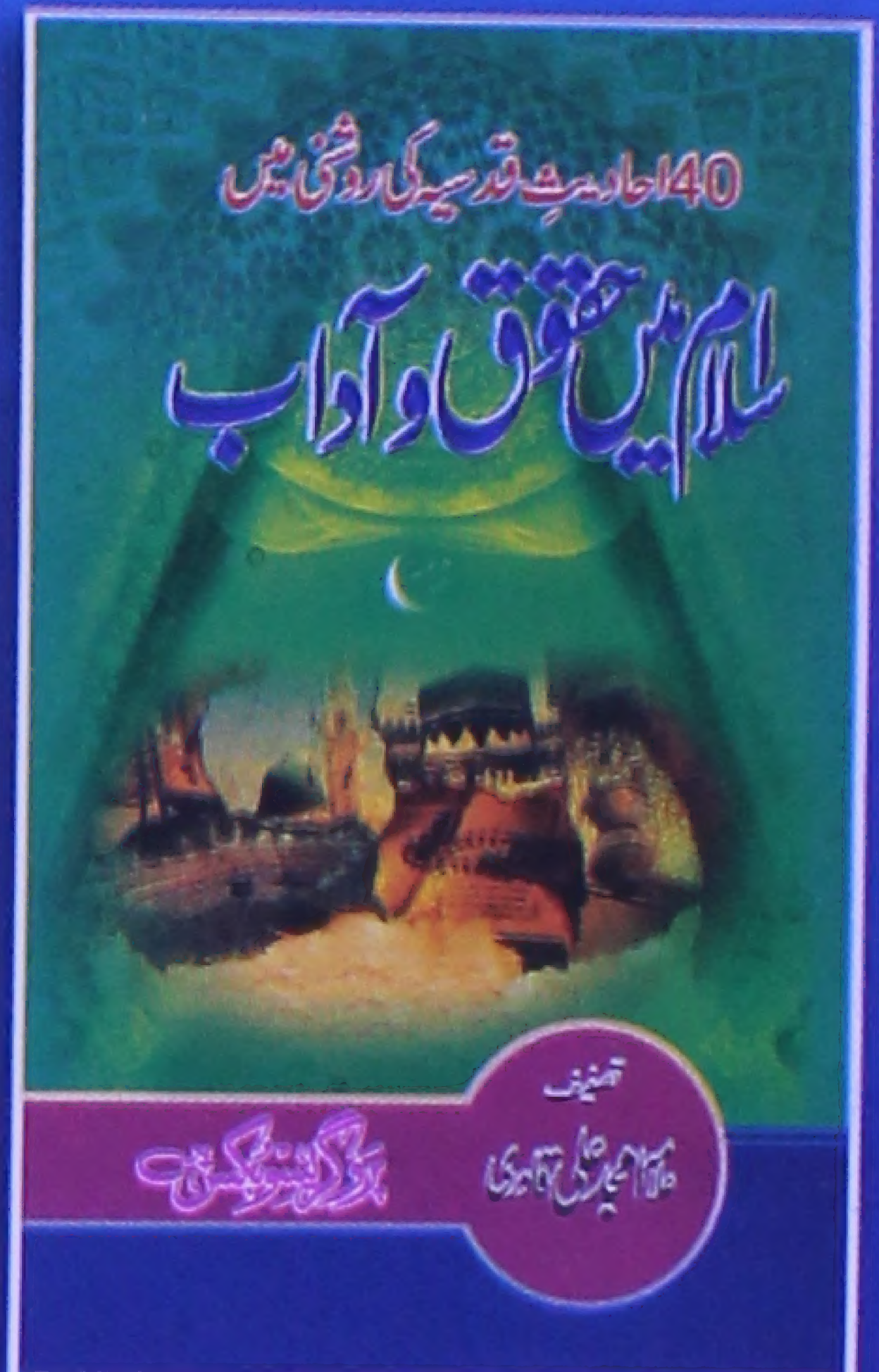
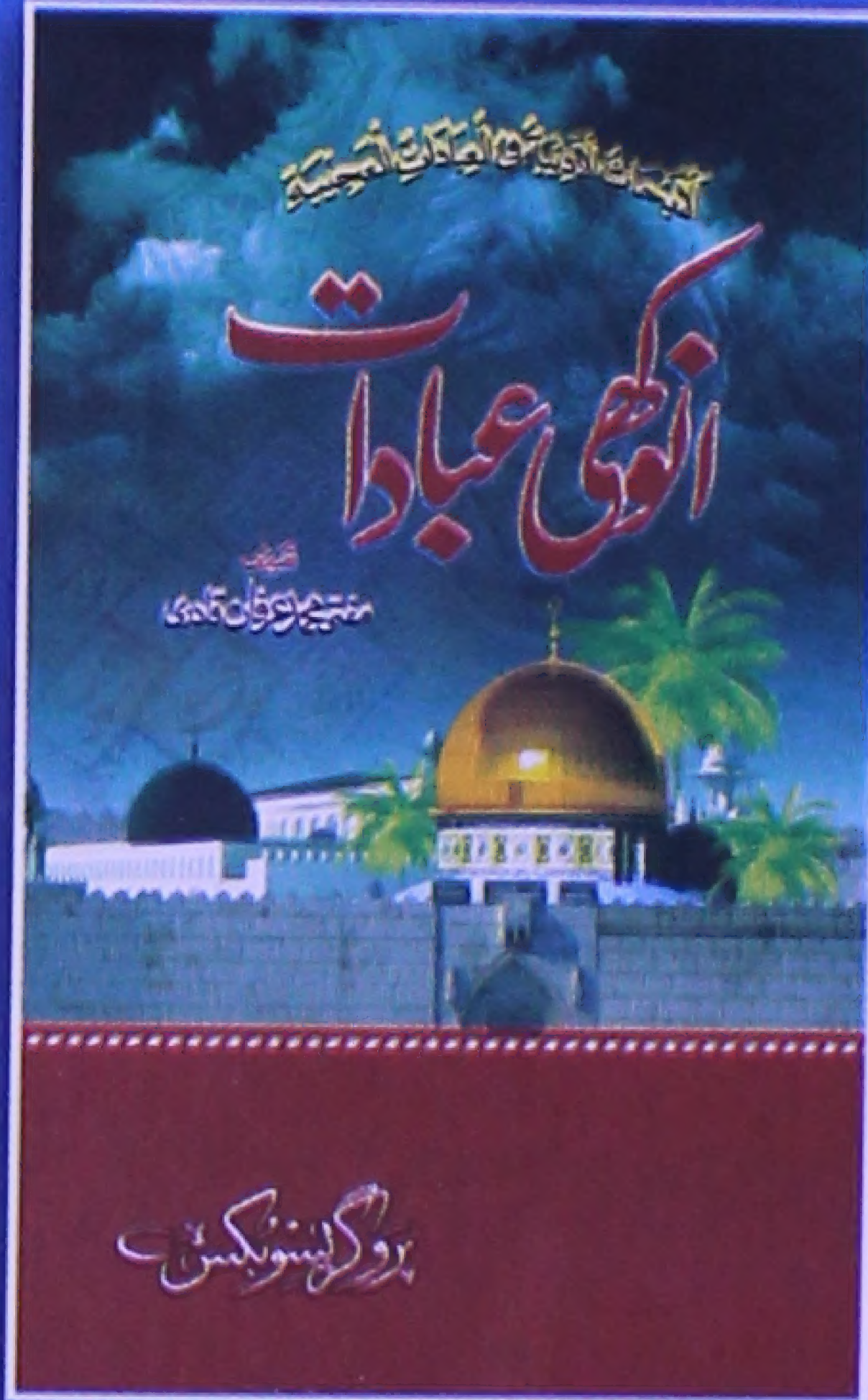
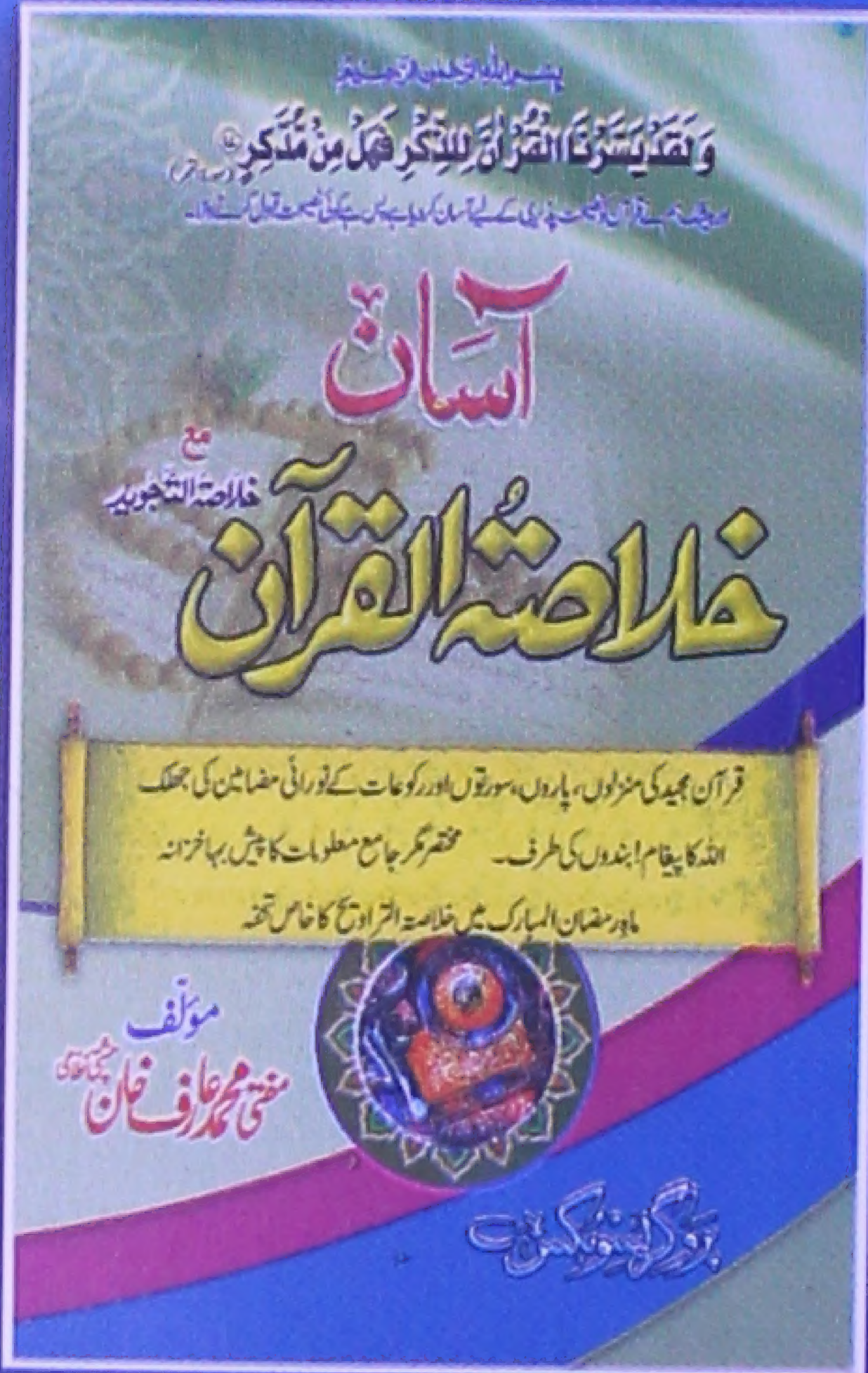


یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور

فون 042-37124354، فکس 042-37352795

پروگرام پبلشرز

ہمارے ادارے کی دیگر مطبوعات
دلکش طباعت تحقیقی اور منفرد موضوعات معیار اور جدت کی علامت



یوسف نازکیٹ • غفرانی سٹریٹ
اردو بازار • لاہور
فون 042-37124354 فکس 042-37352795

پروکسٹوبکس